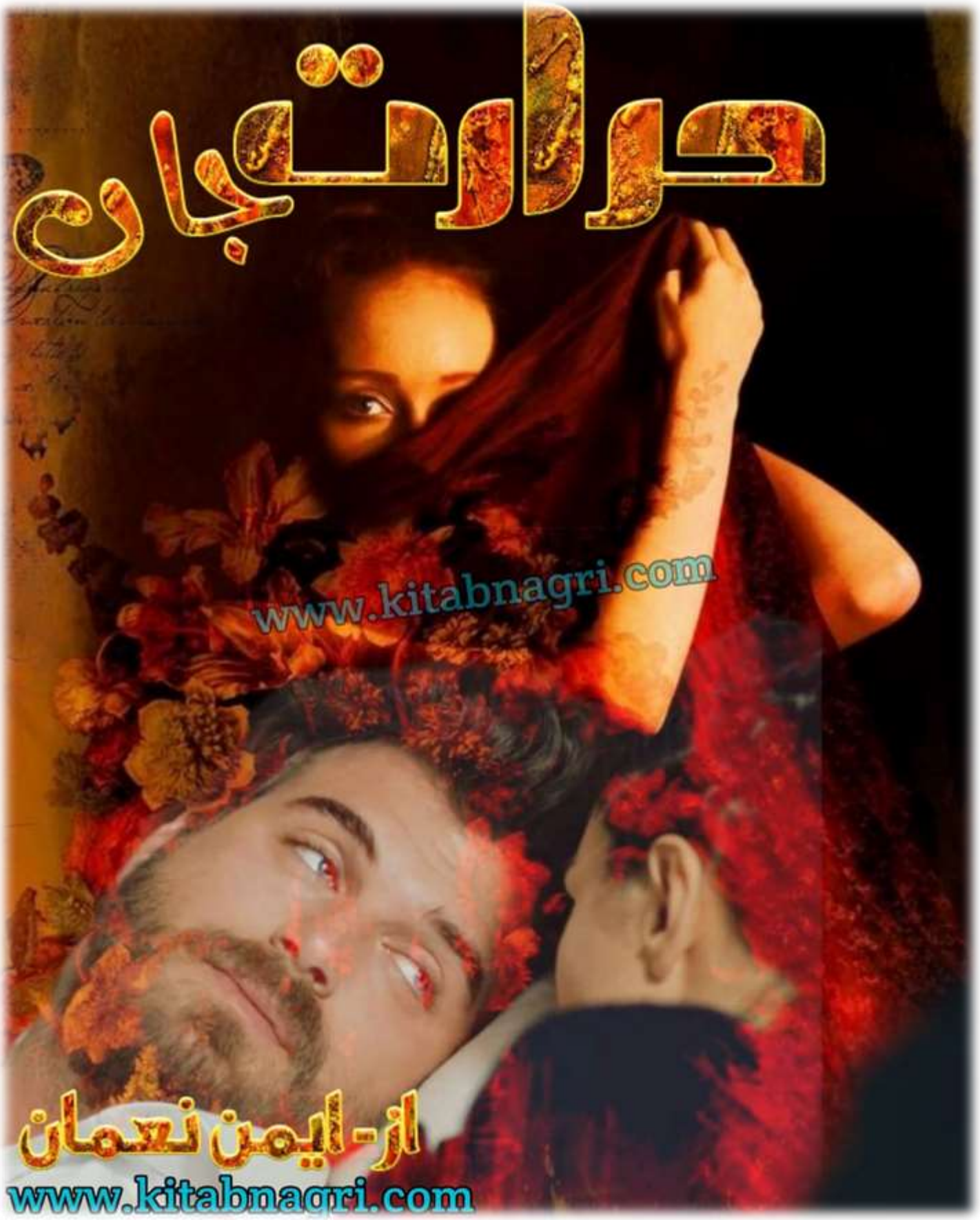
حرارتِ جاں
www.kitabnagri.com
از-ایمن نعمان
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

حرارت جاں

بقلم ایمن نعمان

گیٹ کھلا ہوا تھا وہ خود میں بڑی مشکل سے ہمت پیدا کرتی اندر داخل ہو گئی۔ وہ یہ سب مجبوری کے تحت کر رہی تھی مگر پھر بھی اس کا دل بے چین و نادم تھا۔

قدم من بھر کے ہو رہے تھے یہ تجربہ اس کیلئے نیا تھا۔ وہ کیا اس کے علاوہ کوئی بھی لڑکی اس کی جگہ ہوتی تو اتنی ہی بے حوصلہ اور خوفزدہ ہی ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ وہاں موجود سنگل سیٹر صوفے پر ٹک گئی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔ یہ ایک اپارٹمنٹ تھا لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کبھی کبھی ہی کوئی شاذونادر ہی ادھر آتا ہو گا پورا اپارٹمنٹ گرد و دھول مٹی سے اٹا ہوا اس کی نفیس طبیعت پہ گراں گزر رہا تھا۔

فرنیچر کے نام پہ لاؤنج میں بس دو ہی صوفی موجود تھے باقی پورا ڈائننگ ایریا خالی تھا۔لاؤن سے ملحقہ دو دروازے تھے شاید بیڈ روم کے تھے لیکن وہ دونوں ہی دروازہ بند تھے جبکہ کچن لاؤنج میں ہی بنایا گیا تھا۔

ایک سنک اور دو اوپر کی طرف لگے کیبنیٹ پہ مشتمل یہ کچن کسی بھی قسم کے برتن اور چولہے سے بے نیاز اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اس کا شک سو فیصد درست ہے۔

یہ اپارٹمنٹ کسی کے مکمل رہائش میں نہ تھا۔

وہ وہشت زدہ سی اٹھ کھڑی ہوئی لمحے بھر میں اس کی چھٹی کسی انہونی کا پتہ دے رہی تھی۔

عبایا جھاڑتی وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھنے لگی۔اسے فلحال یہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت نظر آرہی تھی۔

لیکن جانے کے بعد اسکے ساتھ کیا ہونا تھا یہ سوچ کہ ہی ج وہ پل بھر میں لرز گئی لیکن ادھر رہ کر جو ہوتا اس کے ساتھ یہ سوچ بھی اس کے لئے جسم کی روح فنا کر دینے کے مترادف تھی۔

وہ اپارٹمنٹ کا دروازہ عبور کر باہر نکلنے کو تھی لیکن ادھر وہ قدم دروازے سے باہر نکالتی ہی جب نہ جانے کہاں سے وہ دروازے کے بیچوں بیچ دیوار بنا حائل ہو چکا تھا۔ سامنے موجود شخص کو دیکھ وہ بے طرح سہمی تھی دو قدم خود بخود پیچھے کھسکے تھے۔

"ارے ارے بیبی ابھی تو آئی ہو اور بغیر مجھے اپنا دیدار کا شرف بخشے کہاں چلیں مائی ڈیر وائف؟؟؟"

"میں تو تمہارے نوخیز حسن سے لطف اندوز ہونے کا پورا پورا حق رکھتا ہے۔۔"

"پلیز مجھ سے ایسی گفتگو نہ کریں"

"تو پھر کس سے کروں ایسی باتیں ویسے تم میری ہونا جانیمن تو بیوی سے ہی کرو نگا نہ یار باتیں اور؟؟؟"

معنی خیزی سے اسکا عبایا میں ڈھانپا ہوا وجود دیکھ کر گمینگی وڈھٹائی کی تمام حدود کر چکا تھا وہ شخص۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں آپ کی وائف نہیں منکوحہ ہوں"۔

"فلحال"!!!!

"بہتر ہے کہ آپ مجھے وہ تصاویر جلد سے جلد دکھا دیں جن کا اپنے فون پر ذکر کیا تھا۔۔"

وہ ہتھیلی پھیلا کر برہمی سے بوی مرد کا یہ کونسا روپ تھا وہ چھوٹی سی لڑکی سہم ہی تو گئی تھی۔

"میری کمسن کھلتی کلی بھولی بیوی میں قربان جاؤں تمہاری معصومیت پر"۔۔

"آپ کو سمجھ نہیں آرہی مجھ سے دور رہیں اور مجھے وہ تصویریں۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ اپنے شانوں سے جھٹکتی کچھ اور بھی فاصلے پہ ہوئی تھی۔

"اوہ ہاں وہ تصاویر تم خود ہی دیکھ لو اور یہ بھی دیکھ لینا کہ جو لباس تم نے زیب تن کیا ہے اس میں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہے ورنہ بعد میں تمہیں شکوہ ہو گا جب سب کی نظروں سے گزرے گیں وہ پکس"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ برے طریقے سے الجھ گئی تھی اس کے سامنے کبھی کسی نے اس طرح کہ غلیظ لہجے میں بات نہ کی تھی باپ نے اس کو سختی سے رکھا تھا۔ ہمیشہ زمانے کی گرم و سرد سے بچانے کی مکمل کوشش کی تھی مگر یہ کیا ہو رہا تھا اب اس ساتھ۔۔!!

"میں نے کہا نہ میں ابھی آپکی وائف نہیں ہوں۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ بھرا گیا۔

"چلو مان لیا جانیمن کہ تم میری منکوحہ ہو"

وہ اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ہی کہہ رہی تھی۔ جتنی اسکی عمر تھی اس حساب سے تو وہ پھر بھی کافی حد تک سمجھداری سے کام لے رہی تھی۔

"تو کیا منکوحہ کو بیوی بننے میں بہت بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟؟؟؟"

وہ اسکی کم عقلی پہ تمسخرانہ لہجے میں دریافت کر رہا تھا۔

سامنے موجود شخص (جو کہ اس کے شوہر کے رتبے پر فائز تھا) کہ چہرے پہ جھلکتی خباثت کو دیکھ وہ لرز اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چھوٹی ضرورت تھی کم عمر تھی زندگی کی بہت ساری حقیقتوں سے واقف نہ تھی مگر ایک لڑکی ضرور تھی خود پہ پڑھنے والی غلیظ نگاہوں کا مطلب کافی حد تک سمجھ چکی تھی۔

اس کو دو دن سے ذہن پر زور ڈالنے کے باوجود یہ یاد نہیں پڑ رہا تھا کہ ان دونوں کے نکاح کے دن لی گئی تصاویر میں سے ایسی کونسی تصاویر ہیں جو اس کے ماں باپ کی عزت پامال کرنے کا باعث بن سکتی تھی؟؟

زندگی بھی نہ جانے کیسے کیسے امتحان لینے پر بضد تھی اس سے ابھی تین ماہ پہلے ہی تو اس کا نکاح ہوا تھا اور یہ اس کے شوہر سے اس کی پہلی ملاقات تھی ان تین ماہ میں نکاح کے بعد۔۔۔۔۔۔!!

"مجھے جانا ہے واپس ابھی اور اسی وقت"۔۔

"تم جانا چاہتی ہو تو بے شک جاوں مگر تمہارے گھر پہنچنے سے پہلے تمہارے گھر کے دروازے پہ طلاق نامہ پہنچ چکا ہو گا"۔۔۔

"اور پھر ایک دفعہ یہ تو سوچو کہ تم سمیت تمہارے گھر والے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے طلاق یافتہ بیٹی کہلانے کے بعد۔۔۔۔۔"

اسکے شخص کے الفاظ تھے یا بم کا گولا وہ سہم چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارا دل کا مریض باپ کیا منہ دکھائیگا کسی کو؟؟؟"

"جب اس چھوٹے سے محلے میں جان پہچان کے لوگوں سے ملے گا اور تمہاری ماں وہ تو شاید اس خبر کو سن کے مر ہی جائے گی ارے ہاں آخر میں تمہاری بہن بھی تو ہے وہ شاید اس کا تو اللہ ہی حافظ ہے ہو سکتا ہے وہ باقی کی زندگی اپنی ماں باپ کی دہلیز پہ ہمیشہ تمہاری وجہ سے لگنے والے ڈھبے کے باعث ایڑیاں رگڑتی رگڑتی بوڑھی ہو جائے۔۔"

وہ سفاکی سے کہتا زبردستی اس کو بازو سے تھام کے اندر واپس لاؤنج میں لے کر آ گیا تھا ایسا لگ رہا تھا اس بیدرد شخص کے اندر دل ہی نہ ہو۔

ہوشیاری سے اپارٹمنٹ کا دروازہ جو کہ پورا چاک ہوا تھا بوٹ کی نوک سے بند کرنا نہیں بولا تھا وہ۔۔۔

(

دوسری طرف وہ تھی جو صرف آج اسی لیے یہاں موجود تھی کہ اس شخص جو کہ اس کے شوہر کے روپ میں بھیڑیا بنا ہوا تھا۔ اسے دھمکی ہی ایسی دی تھی کہ اس کو آتے ہی بنی۔

اور اب یہاں آ کے وہ سوچ رہی تھی کہ کم از کم ماں کو تو بتا دیتی کسی بغیر بتائے آنے کا نتیجہ اس کو سامنے نظر آ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

")اگر تم نہیں آئیں مجھ سے ملنے تو تمہارے نکاح والی تصاویر میں کچھ ایسی تصویر میرے پاس موجود ہیں جن میں تمہارے کپڑوں میں کچھ کمی دیکھی ہے میں نے۔

اور اگر تم آؤ مجھ سے ملنے تو میں وہ تصاویر تمہارے حوالے کر دوں گا اور نہ آنے کی صورت میں یا کسی کو بھی کچھ بھی بتا کہ آنے کی صورت میں اپنے انجام کی تم زمیدار ہو سکتی ہو۔۔("

وہ دو دن تک مسلسل خود سے جنگ لڑتی رہی مگر پھر مجبوراً ماں باپ اور خود کے نکاح کو بچانے کے لئے یہاں پہ اس کے گھر یہ سوچ کے آئی کے باقی گھر والے بھی موجود ہوں گے اسکے جو لوگ نکاح کے وقت تھے ماں اور بہن بھائی۔ لیکن یہ اسکی سب سے بڑی غلطی تھی ماں باپ کو لا علم رکھنا ایسے معملات میں انکو نا شامل کرنا سب سے بڑی غلطی تھی اسکی۔

"آپ کے پاس میری جو بھی تصاویر ہے مجھے براہ کرم واپس کر دیں اسکے بعد میں یہ رشتہ خود ہی ختم کر دوں گی ۔۔۔۔"

"ہاں ضرور ختم کر دینا یہ رشتہ مگر اس سے پہلے ایک ضروری کام ہو جائے زرا"

وہ صوفے پر سے دھکا دے کر اس کو زمین پہ گرا کہ اسکے اوپر جھکا تھا۔

یہ۔۔۔۔؟؟؟

یہ سب کیا ہے؟؟؟؟؟

وہ بری طرح خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کچھ زیادہ نہیں ہے بس۔۔۔۔۔"۔۔

"بسسسس کیاااا چھوڑو مجھے"

"اب تک تو کوئی تصویر نہیں تھی تمہاری میرے پاس لیکن آج کے دن میں تمہاری اتنی تصویریں بناؤں گا کہ تم دیکھتے نہیں تھکو گی میری کمسن اور معصوم چھوٹی سی پری۔۔۔"۔۔۔

"مم۔۔۔۔۔مطلب کیا آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟؟؟"

"بالکل اس وقت جھوٹ بولا تھا مگر اب سچ کہہ کر اس جھوٹ کو حقیقتکا نام دے تو رہا ہوں۔"

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"!

"کہا نا بیبی اس وقت تو جھوٹ تھا مگر اب سچ کر کے دکھاؤں گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس کو گرا کے اس کے اوپر جھکا۔

"صلہ جلدی کرو بیٹا تمہارے بھائی کو دیر ہو رہی ہے"

"جی امی بس ابھی آئی"

آج اس کا میٹرک کا آخری پیپر تھا تیاری مکمل ہونے کے باعث وہ ریلیکس ہو کر تیاری کر رہی تھی جانے کی۔ جب امی کی چنگھاڑتی آواز سن کے اس نے اپنے پشت پہ بکھرے بالوں کو جلدی جلدی کنگھا کر کے چوٹی بنانے کے بجائے جوڑے کی شکل میں باندھ کے عبایا پہنا اور اسکارف میں پن لگاتی بہار آگئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"امی مجھے یہ نہیں کھانا"۔۔

"انڈہ پراٹھا کیوں نہیں دیتی آپ"

دانی نے منہ بسورا چائے پاپے کو دیکھ کر۔

دانی صلہ سے چار سال چھوٹا تھا اس سے بڑی سارہ اور ساری سے سال بھر بڑی صلہ تھی۔

سارہ بخار کے باعث آج گھر میں تھی اور سو رہی تھی اور وہ دونوں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

"کیاہوادانی کھانا کیوں نہیں کھارہے؟؟؟"

وہ ماں کی چہرے پہ رقم بے بسی کو نوٹ کر چکی تھی۔

کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں چھوٹے بھائی سے مخاطب ہوئی۔۔

"آپی یار مجھے یہ پاپے نہیں کھانا آپ کو پتہ ہے انڈا پراٹھا مجھے اچھا لگتا ہے صبح ناشتے میں ورنہ پھر اسکول میں بھوک لگتی ہے جائے پاپا کھاکے جاؤتو۔۔"

وہ روٹھا ہوا تھا۔

"اچھا چلو آج کھالو دانی!! آج اصل میں امی کو دیر ہو گئی اٹھنے میں اس لیے چائے پاپا دیا ہے کل پکا تمہیں پراٹھا ضرور دونگی میں خود بنائونگی۔۔

"مگر آپ ءمجھے تو روز ہی امی ایک ہفتے سے یہی ناشتہ دے رہی ہیں"

"مجھے یہ نہیں کرنا۔۔"

"اچھا چلو آج تو کر لو پھر کل سے جو ہے تمہیں انڈا پراٹھا ہی ملے گا۔"

اس نے ابھی فی الحال بات ختم کی۔

"امی جان مجھے دیر ہو رہی ہے جلدی کرو دانی یار پلیز"۔

وہ اپنا ناشتہ اٹھا کے جلدی کھانے لگی امتحان کا سینٹر چونکہ گھر سے کچھ ہی فاصلے پر پڑھا تھا اس لئے کرائے کی ٹینشن نہ تھی ورنہ کرایہ نکالنا بھی اس وقت مہینے کے آخر میں مشکل ترین ہو جاتا اس کی ماں کے لیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صلہ کے والد بشیر احمد صاحب پرائیوٹ فرم میں اچھی مگر درمیانی پوسٹ پہ فائز تھے۔ گزر بسر بہت اچھی ہو رہی تھی۔

ایک دن بائیک پہ آتے ہوئے آفس سے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا کسی گاڑی سے بری طرح ٹکرائی۔

ایکسیڈنٹ اتنا شدید تھا کہ انکی بائک دور جا کر گری جبکہ اس کار کا ڈرائیور اسی وقت رکے بغیر گاڑی آگے بھگا لے گیا اور بشیر احمد صاحب بے بس وہاں پڑے رہے دھول اڑاتی گاڑی کا نمبر معاوف ہوتے زہن میں محفوظ کرنے کی کوشش کی۔

جتنی جمع پونجی تھی عائشہ بیگم نے ساری شوہر کے علاج میں لگا دیں۔ڈاکٹروں نے بشیر احمد صاحب کی جان تو بچا لی مگر وہ اپنے دونوں پاؤں سے ہمیشہ کے لئے معذور ہو کے رہ گئے۔

جاب چلی گئی حالات دن بدن بڑھتے گئے پھر عائشہ بیگم نے اک دن سلائی مشین سنبھال لی اور وہ سلائی کر کر کے اپنا اور بچوں سمیت شوہر کا بھی دوائیوں کا حساب کتاب دیکھنے لگی مگر یہ سب اتنا آسان نہ تھا ان کے لیے بھی اور باقی سب کے لئے بھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یار کبیر کے لیے کسی کیئر ٹیکر کا انتظام کرنا ہے میرے گھر سے نکلنے کے بعد وہ بالکل اکیلا ہو جاتا ہے۔"

حذیفہ نے فون اٹھا کے ازمیر کے لئے کافی کا آرڈر دیا۔

ازمیر اس کا چچازاد بھائی تھا جو کہ اس کا بزنس پارٹنر بھی تھا۔

"ارے کیا کہہ رہے ہو ابھی کوئی پندرہ دن پہلے ہی تو اک کیئر ٹیکر تیری بھابھی نے رکھ وائی تھی۔

ازمیر نے حیرت سے بولا ابھی۔۔

"یار بس کبیر کو وہ سمھ نہیں آئی"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب تو زینی گھر میں ہوتی ہے وہ اسکی دیکھ ریکھ کر لیگی"

ازمیر نے کافی کی چسکیاں بھرتے ہوئے حل پیش کیا۔

"یار ابھی تو وہ چھٹیوں پہ ہے لیکن جب وہ بھی چند دن بزی ہو جائیگی تب؟؟؟"۔

حزیفہ پریشانی سے کہتا اب اپنی چیئر سے اٹھ کے اضطرابی انداز میں پشت پہ ہاتھ باندھے چکر کاٹ رہا تھا۔

"یار ابھی تو وہ چھٹیوں پہ ہے لیکن جب وہ بھی چند دن بزی ہو جائیگی تب؟؟؟"۔

حزیفہ پریشانی سے کہتا اب اپنی چیئر سے اٹھ کے اضطرابی انداز میں پشت پہ ہاتھ باندھے چکر کاٹ رہا تھا۔

ہممم سہی کہا تم نے اور حمزہ؟؟؟

ازمیر نے بھنوا چکائی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"اسکی تو تم رہنے دو رات دن ضد، لڑائی، جھگڑا، بدتمیزی زینی سے تو اب اسکا مزید بدترین رویہ ہو گیا ہے۔۔۔"

"ارے میرے بھائی رویہ تو اسکا کسی سے بھی کبھی بھی ٹھیک نہیں رہا تو ٹینشن نہ لے وقت کے ساتھ سنبھل جائیگا وہ حزیفہ۔"

"کب سنبھلے گا؟؟"

"ازمیر وہ اب ۲۶ سال کا تو ہو چکا ہے ڈاکٹر بن نے والا آچند ماہ میں اور کتنا بڑا ہو گا؟؟؟؟؟"

وہ غصہ ہونے کے باوجود اپنے چھوٹے بھائی کے لیے حد درجہ فکر مند تھا۔۔

"چلو اچھا تم پریشان مت ہو میں کہتا ہوں سحر ش کو کچھ نہ کچھ حل نکالنے کی۔۔۔"

"کوئی نہ کوئی کیر ٹیکر کا انتظام ہو جائے گا ایک سے دن میں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر ایسا ہو جائے تو ازمیر !!تو میں تیرا پھر سے ایک دفعہ شکر گزار ہوں گا۔۔"

حذیفہ کچھ ہلکا پھلکا ہوا ازمیر کے لب مسکرا رہے تھے جیسے پیٹ میں کوئی سوال کلبلا رہا ہوں۔۔

"حزیفہ یار ایک بات تو بتاو اب کونسا نمبر ہو گا کیر ٹیکر کا یہ والا۔۔۔؟؟؟؟"

لہجے کو سنجیدہ بنانے کی ناکام کوشش کی گئی۔۔

"میرے خیال سے ساتواں نمبر ہے یہ"

اس کے چہرے کی مسکراہٹ نوٹ کیے بغیر سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا لیکن جیسے ہی ازمیر کے چہرے پہ ناچتی مسکراہٹ دیکھی تو خود بھی سلگ اٹھا۔۔

"یار تو میرا مذاق اڑا رہا ہے؟؟؟؟"

"میں کتنا پریشان ہو تو نہیں جانتا کیا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو کیا پریشان ہے؟؟؟"

"ہر دفعہ کی طرح اپنی پریشانی میرے سر منڈ کے خود کسی پرائیوٹ پروجیکٹ کی سائیڈ دیکھنے نکل جائے گا انجینئر جو ٹھہرا۔۔"۔۔

"اچھا چل اب کھانا منگوا کچھ میرا پیٹ خالی ہے صبح سحرش کافی خوشگوار موڈ میں اٹھی تھی اس لیے طنز کا ناشتہ ہی کر کے آیا ہوں۔۔"

"ہاہاہا سحر ش بھابھی سلام آپکو!!یہی ہونا چاہیئے تمہارے ساتھ"

وہ ہنس دیا اور یہ کام ایک ایسا کام تھا جو حذیفہ کبھی کبھی کرتا تھا

حذیفہ کی پرورش اس کے نانا اور ماموں ممانی کے ہاتھوں پروان چڑھی تھی۔وہ اور حمزہ اپنے ماں باپ کی دو ہی اولادیں تھے۔

سات سال کی عمر میں ایک دن ایک بہت عجیب سا واقعہ پیش آیا جو کہ سب کو ہلا کے رکھ گیا۔ہنستی بستی زندگی ہمیشہ کے لئے کہیں کھو کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ ایک ایسا واقعہ پیش ہوا تھا اس گھرانے کے ساتھ کہ ہستی بستی زندگیوں میں روشنیاں گل ہو کے رہے گئیں۔۔

ایک روز انکی ماں ان دونوں کیلئے سردیوں کی شاپنگ کرنے بازار گئی اور پھر وہ ہو گیا جس کا کسی نے کبھی تصور نہ کیا تھا مریم کو گھر سے گئے ہوئے صبح سے رات ہو گئی مگر مریم واپس نہ لوٹی ہر ایک ہسپتال سرد خانہ پولیس

سٹیشن ہر جگہ مریم کے باپ ستار شیخ نے اسکو تلاش کر ڈالا ہدیہ کہ ماموں نے بھی اپنے تمام ذرائع استعمال کیے مگر کچھ حاصل نہ ہو سکا حذیفہ کے والد نے بھی کئی مہینوں تک بیوی کو تلاش کیا اپنی مگر کچھ اتا پتا نہ چلا سکا تھا۔۔

وقت کا کام تھا گزرنا کچھ ماہ بعد حزیفہ اور حمزہ کے باپ نے دوسری شادی کر لی اور وہ ہمیشہ کے لئے باہر ابراڈ میں شفٹ ہو گیا حذیفہ کے والد صاحب کی دوسری بیوی نے بچوں کو رکھنے سے انکار کر دیا۔

پھر نانا اور ماموں ممانی نے ان کو اپنے گھر لا کے بالکل ماں باپ کی طرح پال پوس کر بڑا کیا۔۔

اس وقت حذیفہ سات سال کا تھا جب کہ چھوٹا حمزہ پانچ سال کا ماموں ممانی نے دونوں بھائیوں کو سگی اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا آخر کار اللہ تعالی نے ان سونی گود ہری کر دی تھی ان دونوں بھائیوں کے روپ میں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حذیفہ اور حمزہ کے قدم ماموں اور ممانی کی زندگی میں ایسے خوشگوار اور مبارک شامل ہوئے کہ خدا نے ان کو شادی کے بارہ سال بعد بیٹی سے نوازا۔

زینش حزیفہ سے آٹھ سال چھوٹی تھی جب کہ حمزہ سے چھ سال۔۔

ممانی نے ان دونوں بھائیوں کو اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہا تھا اپنی اولاد ہو جانے کہ باوجود۔

حزیفہ کے دل میں ان کے لئے شدید محبت اور احترام تھا زینی بھی اس کے لئے بالکل ہمزہ کی طرح تھی اس نے کبھی یہ فرق نہیں رکھا تا کہ وہ اس کی بہن نہ ہو۔

دوسری طرف زینی کے ہونے کے بعد حمزہ مزید خود سر و بد تمیز ہو گیا پہلا دھچکا اس کے دماغ سے نہیں نکلا تھا ماں باپ کا کہ دوسروں اس کو مزید بد تمیز بنا گیا ماموں ممانی حد درجہ لاڈ کرتے اسکو مگر پھر بھی اس کو لگتا جیسے ان کی محبت میں کمی آگئی ہو بد تمیز کے ساتھ خود غرض بھی ہو گیا وقت کے ساتھ۔

اس کے نزدیک ماموں ممانی اپنی بیٹی سے زیادہ محبت کرنے لگے تھے وہ صرف حزیفہ کے کا بو میں آتا اور اسی کے بات کو اہمیت دیتا۔ ورنہ کسی کو بھی اس نے اہمیت نہیں دینی تھی۔ ممانی سے کچھ محبت کرتا یا شاید بہت کرتا تھا تب ھی زینی کی آمد کو برداشت نہ کر سکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دونوں بھائیوں میں فرق بس اتنا تھا کہ حزیفہ کی پرسنیلٹی بہت سوبر اور ایسی تھی کہ اس کو جج کوئی نہیں کر سکتا تھا خود میں سمٹی فیملی کے لئے جان دینے والی وہ انتہا سے زیادہ فیملی اوریئنٹڈ بندہ ثابت ہوا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف حمزہ تھا جو انتہا سے زیادہ منہ زور بد تمیز خود سر اور چڑچڑی فطرت کا مالک۔

کچھ سال بعد اللہ تعالی نے ماموں ممانی کو کبیر سے نوازا مگر کبیر ذہنی طور پہ ایک مکمل بچہ نہ تھا وہ ذہنی طور پر بڑا تو ہو جاتا لیکن رہتا وہی 12 سال کا بچہ اور یہی ہوا تھا کہ وہ آج بھی ۲۲ سال۔ کا ہونے کے باوجود بھی ایک 12 13 سال کا بچہ ہی رہ گیا تھا۔

کبیر کا دکھ ماموں کو جیسے جونک کی طرح کھا گیا تھا وہ اک دن اچانک ہارٹ اٹیک کے باعث اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ممانی بھی صدمے سے زیادہ دن نہ جی سکیں اور چند سال بعد وہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔۔

رہ گئے نانا۔۔۔انکو کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی ہو اپنے کمرے تک محدود ہو کے رہنے لگے تمام تر ذمہ داری حذیفہ نے اپنے کاندھوں پر اٹھالیں وہ ایک باپ کی طرح کبیر زینی اور حمزہ کے لیے تناور درخت بن چکا تھا۔

شوخی تو اس کی جیسے اس وقت ہی ختم ہو گئی تھی جب اس کی ماں لاپتہ ہوئی تھی لیکن وقت اس کو محض ۲۳ سال کی عمر میں ہی اپنی عمر سے بہت بڑا کر ڈالا۔۔۔

"بیٹا تمہیں کل کچھ لوگ دیکھنے کے لیے آئیں گے"

وہ سب زمین کے اوپر دستر خوان بچھائے رات کا کھانا کھا رہے تھے جب عائشہ نے بیٹی صلہ کو مخاطب کیا یہ ان کا ہمیشہ سے اصول رہا تھا کہ کھانا سنت کے مطابق ہی کھانا چاہیے۔

اچھے وقتوں میں بھی وہ زمین پہ ہی دستر خوان بچھا کر کھانا کھایا کرتے تھے اکھٹے بیٹھ کر بعد نماز مغرب اور آج بھی یہی معمول تھا۔

"امی ابھی پلیز مجھے کسی کے سامنے نہیں جانا!!ابھی تو مجھے بہت سارا پڑھنا ہے۔پڑھ لکھ کہ قابل بنو نگی تو ہی تو مجھے کوئی اچھی جاب ملے گی اور میں ابو کا سہارا بن سکوں گی"

"مجھے اپنے بہن بھائی اور ماں باپ کی ذمہ داری اٹھانی ہے امی ابھی ایسی کوئی بات نہ کریں کہ۔۔۔۔"

"اس طرح سے نہیں ہوتا صلہ بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں اور پھر ابھی تو بس وہ لوگ آئیں گے باقی کے سب معاملات تو بعد میں ہی تہ ہونگے بات بن جانے کی صورت میں۔"

وہ۔اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ گئیں۔

"مگر امی ابھی تو میرے پیپرز ختم ہوئے ہیں اور آپ ابھی سے"

وہ رو دینے کو تھی

"بیٹا پیاری بیٹیاں کبھی بھی اپنے ماں باپ کے آگے نہ نہیں کرتی کیوں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا میں؟؟؟"

وپ اپنے مزاجی خدا کو بھی بیچ میں گھسیٹ چکی تھی۔

"اور ویسے بھی ہم ابھی سے تھوڑی تمہارے ہاتھ پیلے کر دیں گے۔ تمہارے انٹر کرنے کے بعد ہی تمہاری شادی کریں گے دو سال ہے ابھی چندہ تمہارے پاس۔"

"اور پھر جب لڑکیاں بڑی ہو جاتی ہے تو ہر ایک لڑکی کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیوں بشیر صاحب ؟؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عائشہ نے ٹیبل پر کھانا کھاتے اپنے مزاجی خدا کو اک دفع پھر بیچ میں گھسیٹ لیا۔ وہ ابھی اسلئے کچھ نہیں کہہ رہے تھے کہ پہلی پوری بات تو سن لیں۔

بشیر صاحب معذوری کے باعث زمین پر نہ بیٹھ سکتے تھے اس لیے ان کی چھوٹی سی ٹیبل دستر خوان سے کچھ ہی فاصلے پر لگا دی جاتی تھی۔

"بھئی میری بیٹی جو کہے وہ ہونا چاہیے"۔۔

"آپ لوگ دیکھ لو پھر دیکھتے ہیں کیا فیصلہ کرنا ہے"

وہ صلہ کے سر پر دست شفقت رکھ کے بولے۔وہ ان کے پاس ان کی ٹیبل کے قریب ہی بیٹھا کرتی تھی زمین پہ
۔

جبکہ دوسری طرف دانی اور جفا کھانا کھاتے ہوئے اپنے کسی کارنامے پہ کھی کھی کر رہے تھے بڑوں کی باتوں سے بے نیاز اپنے ہی آپ میں مگن دونوں باتیں بھی کر رہے تھے اور کھانا بھی کھا رہے تھے مگر جفا اتنی بھی مگن نہ تھی۔کان اس کے مکمل ادھر ہی لگے ہوئے تھے کہ بڑوں میں بات کیا ہو رہی ہے آخر!!بظاہر وہ دانی کے ساتھ مصروف تھی جانتی تھی اگر ذرا سا بھی کان لگایا مزید یا کچھ بولی تو ان دونوں کو یہاں سے ہٹنا پڑ جائے اور پھر امی کے حکم کے آگے تو پھر کسی کی نہ چلنی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلو بچوں آپ جلدی جلدی کھانا سمیٹ لو اور پھر آکر اپنے اپنے سارے دن بھر کے کام بتاؤ مجھے کیا کیا آج کے دن۔؟"

بشیر صاحب نرمی سے اپنے تینوں بچوں کو دیکھتے ہوئے مخاطب ہوئے کھانے کے بعد نماز عشاء سے پہلے اپنے تینوں بچوں کو اسی طرح ارد گرد بیٹھا کہ پورے دن کی قصے کہانیاں سنتے اور اپنی سناتے کچھ پرانے وقتوں کی اچھی اچھی باتیں کیا کرتے۔

۔

"ویسے لڑکا کیا کرتا ہے؟؟"

"کہاں کے رہنے والے ہیں؟؟؟"

"ذات کیا ہیں ان لوگوں کی؟؟؟؟"

تینوں بچوں کے جانے کے بعد ایک دفعہ پھر کچھ سوچ کے وہ بیگم سے سنجیدگی سے مخاطب ہوئے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لڑکا اکلوتا ہے ایک بہن ہے جو کہ اسلام آباد میں رہائش پزیر ہے اور لڑکا سول انجینیرنگ کا ڈپلومہ کر کے دوبئ میں اچھی نوکری کر رہا ہے۔"

انہوں تمام معلومات فراہم کیں۔

"وہ توسب ٹھیک ہے مگر باہر کا رشتہ ہے دیکھ بھال کر لوں میں پہلے اچھی طرح سے چھان بین کروالوں پھر لوگوں کو بلاؤ تم گھر"

باپ تھے ناوہ اسلئے ڈرتے تھے کئی خدشات شاہد لہجے میں آیاں انکے۔

"تمام ترچیزیں مجھے بتاؤ کہاں کا رہنے والا ہے عائشہ پھر ہی کوئی فیصلہ کرونگا میں"

"ارے نہیں وہ پڑوسی ہیں نہ خالدہ باجی ان کی سگی بہن کا بیٹا ہے ماں باپ نہیں ہے بہن آئی ہے بھائی کے پاکستان آنے پر کراچی!!اس کی شادی کروانے کے لیے ابھی صرف وہ لوگ نکاح کرنا چاہتے ہیں"

KitabNagri
www.kitabnagri.com

"غذات بنیں گے پھر رخصتی کے بارے میں کچھ بات ہو گی۔۔"

"خالدہ۔۔۔۔۔۔خالدہ کون۔؟؟؟؟"

وہ ذہن پر زور ڈالنے لگے۔

"ارے وہی خالدہ جو ابھی چھ ماہ پہلے ہمارے سے دو گھر فاصلے پہ شفٹ ہوئی ہیں اور ان کے بیٹے نے تمام معلومات حاصل کر لی ہے کامران کے بارے میں۔

"دیکھ لو عائشہ جلد بازی مت کرو ایسا نہ ہو کہ کچھ غلط ہو جائے گے"۔۔

وہ اب بھی مطمئین نہ ہوئے معزوری نے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا انکو۔

"آپ بد فعلی تو نہ نکالیں کیا وہ میری بیٹی نہیں ہے؟؟؟؟ میں اس کا برا چاہوں گی"۔

"کل دیکھ کے فیصلہ کر لیں گے ویسے ان کو ہماری صلح بہت پسند آگئی ہے اور پھر پہلا رشتہ ٹھکرانا بھی نہیں چاہیے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے میری مرحومہ ماں کہا کرتی تھی کہ پہلا رشتہ اللہ کی رحمت ہوتا ہے اس کو بغیر کسی وجہ کے ٹھہرانا ناشکری ہے"۔۔

"اس کہاوت کو آپنی حقیقی زندگی میں اپلائی مت کرو"۔۔۔

وہ یہ سب نہیں مانتے تھے وہ جو آج ہے بس اسی کے مطابق جیا کرتے تھے۔۔

"چلے بس میں اٹھ رہی ہو اب آپ بچوں کے ساتھ تھوڑا وقت گزارے میں دیکھو کچھ کپڑے ہیں سلنے والے کل دو نگی تو پھر ہی کل کا کچھ انتظام ہو گا مہمانوں کی خاطر مدارت کیلئے۔"

عائشہ اٹھ کھڑی ہوئیں ان کے لیے یہی خوشی کافی تھی کہ اللہ نے ان کے گھر ایک اچھا رشتہ بھیجا تھا ان کی بیٹی کی زندگی سنوارنے کیلئے ورنہ جس طرح کے ان کے حالات تھے ایسے حالات میں بیٹیوں کا رشتہ ہونا اور جہیز وغیرہ کی پریشانی بھی ایک الگ ہی مسئلہ تھا۔

خالدہ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ لڑکے والوں نے کسی بھی قسم کا جہیز وغیرہ لینے سے انکار کر دیا۔ لڑکے کو یہ سب چیزیں پسند نہیں وہ بس سیدھے سادے سادگی سے نکاح کرے گا اور رخصت کروا کے چند لوگوں کی موجودگی میں لے جائے گا۔۔

وہ اپنی ہر طرح اسے دلی تسلی کر چکی تھیں

زینش جلدی سے حمزہ کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر غڑاپ سے اس کے بیڈ روم میں داخل ہوئی تھی۔

اس کے انداز میں چوری پکڑے جانے کا خوف واضح تھا۔۔

"اوئے ہوئے یہ تو گڈ ہو گیا!! آج تو میں موصوف کی تمام فرینڈز کے بارے میں جان کر ایسی حزیفہ بھائی سے کہ موصوف کی سات پشتیں یاد رکھیں گی"۔۔۔

"ثبوت کے طور پر پکچرز بھی لوں گی آج سارے اگلے پچھلے حساب برابر ہو جائیں گے حمزہ صاحب آپ کے اور میرے۔۔"

زینش اسکا لیپ ٹاپ کھلا دیکھ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی آج کافی دن بعد اس کو یہ موقع ہاتھ لگا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ کر جلدی جلدی اس میں ادھر ادھر فائلز میں گھس چکی تھی۔

دروازے کی طرف اس کی پشت اور یہی اس کی سب سے سنگین بھول تھی۔

"میری جاسوسی اگر کرلی ہے تو میرا لیپ ٹاپ بند کر دو ذینی اور نکل ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔"

وہ اس کے سر پے کھڑا خشمگین لہجے میں کہتا جھٹکے سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا چکا تھا۔غصے سے آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹی پڑھ رہی تھیں۔

"میں کیوں کروں گی آپ کی جاسوسی بھلا؟؟؟؟"

وہ کون ساڈرنے والوں میں سے تھی حمزہ سے خود ہی پنگے لیتی تھی اکثر جان بوجھ کے تاکہ وہ غصے میں ہی سہی مگر دو گھڑی اسے مخاطب تو ہوا کرتا تھا ورنہ تو وہ ہمیشہ ہی اسکو دیکھ بری بری شکلیں بناتا حد تو یہ تھی کہ چہرے نقوش میں بھی تیکھا پن سما لیتا وہ اسکے اس طرح بے دردی سے اگنور کرنے پہ کلس کہ رہ جاتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر میرے لیپ ٹاپ میں کیا کھانے بنانے کی ریسیپی دیکھنے کا شوق چڑھ آیا ہے تم کو ہاں؟؟؟؟؟؟"

"ہاں ہاں بالکل ٹھیک کہا آپ نے میں کھانا بنانے کی ریسیپی تو دیکھ رہی تھی تاکہ بعد میں آپ کے لیئے مزے مزے کے کھانے بنا سکوں۔۔"

وہ اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی اٹھلا کے شوخی سے کہتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا ایک شانا سے حمزہ کے شانے سے ٹکرایا۔انداز میں لاپروائی واضح پی۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"واٹ دی ہیل از دس"!!

"اپنی حدود میں رہوں یہ کیا بیہودگی ہے؟؟؟؟

وہ سیخ پاہوا۔اسکو نفرت تھی زینش کی حد سے زیادہ بولڈ نیس سے۔

"یہ بے ہودگی نہیں اپنائیت ہے اور ہاں یاد آیا اس کو شاعر محبت بھی کہتے ہیں۔۔۔"

ڈھائی سے جواب حاضر ہوا۔۔

"شرم نہ لحاظ کچھ بھی نہیں ہیں تم ہے تمہارے اندر"

حمزہ نے بری طرح لتاڑہ تھا اسکو۔

"جان جس نے کی شرم اسکے پھوٹے کرم اس لئے شرم کو آنے سے پہلے ہی میرے پاس میں نے اسکو ٹاٹا بائے بائے کہہ دیا"

"دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے زینی کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کچھ ایسا ویسا کر گزروں میرے صبر کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے تمہاری ان خرافات کی وجہ سے۔۔"

"افففف ایک تو آپکا یہ زینی کہنا مجھے رات بھر سونے نہیں دیتا اب میرا کیا قصور اس میں حمزہ بتائیں نا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بسسس بہت ہوا جسٹ گیٹ لاسٹ زینی رائٹ نائو!!اسٹوپڈ ڈٹی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے"

"ہائے تو آج ہوئی جائے آپ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہم بھی تو دیکھتے ہیں کتنے ڈیشنگ لگتے ہیں آپ"۔۔۔

وہ ٹھنڈی آہیں بھر رہی تھی۔۔

لیکن حمزہ بھرک اٹھا تھا اس کی کلائی کو ایک دم سے اپنی گرفت میں لیکر اسکی کمر پہ لے جا کے روتے ہوئے انتہائی خرخت لہجے میں گویا ہوا۔۔

"تم جیسی لڑکی میرے معیار پر پورا نہیں اترتی تم اگر آخری لڑکی بھی ہو گی تب بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس افتاد پر اس کے تقریب ہوئی تھی کلائی پر دباؤ پڑھنے سے اب تکلیف میں شدت آچکی تھی مگر پھر بھی لبوں پر مسکراہٹ رقصاں تھی اسکے۔

"ہائے آج میری کلائی سے مجھے جلن ہو رہی ہے کیا قسمت ہے میری کلائی کی جو آپ کے خوبصورت ہاتھ میں قید ہے مجھے بھی قید کر لیں نہ اپنا بنا کے پنجرے میں بند کر دیں میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔"

تمہیں اپنا بنانے کی مجھے نہ خواہشیں اور نہ ہی ضرورت ہے۔ہاں پنجرے کی بات ہے تو چڑیا گھر خالی کروا کے اس میں ایک بڑا سا پنجرا تمہارے لئے بنوا سکتا ہوں۔"

"واہ واہ شاہجہاں نے تو اپنی محبوبہ کے عشق میں مقبرہ بنوایا تھا اور آپ میرے لیے پنجرہ بنوا رہے ہیں وہ چڑیا گھر میں امیزنگ !!یہ ہوئی نہ بات ہیر وو الی"۔

"پیسے حمزہ آج بتا ہی دیں کہ محبت کرتے ہیں آپ مجھ سے ہیں نا؟؟؟"۔۔

آج وہ دل کی بات دلیری سے زبان پہ لے ہی آئی۔

"اظہار محبت صرف مرد کے لبوں سے اچھا لگتا ہے زینی اور

ابھی پتہ چل جائے گا تمہیں کہ میرے لیے تمہاری کیا حیثیت ہے اور تمہاری ان بے ہودہ باتوں کی بھی۔۔"

وہ اس کی کلائی بے دردی سے تھام کہ گھسیٹنے کے انداز میں اس کو کمرے سے باہر لا کہ ایک دم سامنے کھڑا کر کے دروازے کے بیچ میں خود ہو گیا۔۔

"یہ ہے تمہاری حیثیت میرے لیے اور آئندہ میرے سامنے مت آنا"۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر اس نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر ڈالا۔۔۔

"ھائے ےےےےےےء ظالم۔۔"

"میں ہاری پیا تیرے لیے ظالم انسان۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شاید ھمزہ کی محبت میں حد سے زیادہ آگے نکل چکی تھی۔۔

ابھی بھی آنکھوں میں آنسوں کے بجائے لبوں پہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی اسکے۔۔۔

صلہ کا سمیر سے ہوئے نکاح گھنٹہ گزر چکا تھا سب لوگ ہی خوش گپیوں میں مصروف تھے جب جفانے کھانا لگنے کی اطلاع دی۔

سمیر کے ساتھ بس اس کی بہن اور بہنوئی اور پڑوس والی خالدہ شریک تھیں نکاح کی تقریب میں جبکہ بشیر احمد صاحب کی طرف سے صرف ایک ان کے بڑے بھائی کی فیملی تھی چند لوگوں کی موجودگی میں بہت سادگی سے نکاح ہوا تھا اور صلہ بشیر احمد صلح سمیر بن چکی تھی۔

وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی اندر سے اپنی بدلتی

ہوئی کیفیت کو یا شاید یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے ہر اس لڑکی، کے لئے جب لمحوں میں سب کچھ بدل جاتا ہے۔

کھانا لگتے ہی عائشہ کے کہنے پر جفا اس کو تینوں کے مشترکہ کمرے میں چھوڑ گئی تھی۔

صلہ کافی دیر تک جفا کے جانے کے بعد خود کو ہلکے گلابی رنگ کے جوڑے میں میک اپ کے نام پے کاجل اور لبوں پے ہلکی سی گلابی رنگ کی لپ گلوس لگائے دیکھ رہی تھی کمسنی کا حسن اور نکاح کا روپ دونوں شیشے میں اپنی آب و تاب سے جھلملا رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

شادی جیسے رشتے کا بس وہ شاید اتنا ہی مطلب جانتی تھی کہ یہ اس کے خدا اور رسول کا حکم تھا اس لحاظ سے وہ بس ماں کے سمجھانے پر خود کو ہمیشہ غیر محرم کے سامنے ڈھانپ کر رکھتی اور خوامخواہ میں آنے سے گریز کرتی کسی

بھی پرائے کے سامنے۔عائشہ نے شروع سے اپنی دونوں بیٹیوں کے دماغ میں یہ ڈال دیا تھا کہ وہ کسی کی امانت ہیں اور ان کو خود کی حفاظت کرنی ہے۔

وہ خود کو ہافی دیر تک یقین دلاتی رہی تھی کہ شیشے میں جلا تا عکس اسی کا ہے

ہلکی سی دستک دینے کے بعد جفا اور دانی کے ساتھ اس کا چند منٹوں پہلے بنا مزاجی خدا کمرے میں داخل ہوا تھا لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے چہرے پہ شوخی سجائے سمیر اس کی طرف بڑھتے ہوئے مکمل جائزہ بھی لے رہا تھا اب اپنی منکوحہ کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صلہ نے دوپٹہ مزید پیشانی پر گرایا وہ تو شکر تھا دونوں بہن بھائی بھی ساتھ ہی کمرے میں آ گئے تھے سمیر کے عائشہ کے حکم پر ورنہ وہ تو جیسے بے ہوش ہیں ہو جاتی تنہا سمیر کو اپنے کمرے میں موجود پا کر۔

"ویسے مجھے آپ سے ملنے کا بہت شوق تو نہیں کہہ سکتے ہاں اپنی بیوی سے ملنے کے لیے بے قراری بہت تھی یقین جانیئے بہت مشکل سے اجازت ملی ہے لیکن میرا مقصد آپ کو پریشان کرنے کا نہیں"۔۔

وہ خاموش ہی رہی محض گردن ہلا کر ہوں ہاں ہی کی نہ جانے کیوں وہ سمیر کی موجودگی میں کچھ عجیب سا محسوس کر رہی تھی عجیب سی گھٹن ہونے لگی تھی اس کو اپنے ہی کمرے میں ٹھنڈک کے باوجود یا شاید یہ نئے رشتے کا اعجاز تھا کے وہ فطری جھجک کی وجہ سے سراسیمہ ہو رہی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کے سمیر نے اپنے تعیں اس کو ریلیکس کرنا چاہا تھا وہ بوکھلائی ضرورت تھی مگر خود اعتمادی اب بھی اس میں اتنی موجود تھی کہ سمیر اگر مزید بات چیت کرتا تو وہ اپنی بوکھلاہٹ بآسانی چھپا سکتی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مس میں بس آپ کے ساتھ کچھ تصاویر لینا چاہتا ہوں۔وہ کیا ہے کہ جب بھی آپ کی صورت دیارِ غیر میں دیکھنے کا دل چاہے تو فوراً دیکھ سکوں۔

موبائل فون وغیرہ تو آپ کی امی نے بتایا آپ کے پاس ہے ہی نہیں سرے سے لیکن لینڈ لائن پر میں آپ سے بات چیت ضرور کیا کروں گا۔

جی اچھا بہتر آپ امی ابو سے پوچھ لیں جیسا ان کو مناسب لگے۔

وہ لب کچلتی اب بھی بہت سمجھداری کا مظاہرہ کر رہی تھی اس سے باتوں میں۔

چلیں ٹھیک ہے مگر تصویر تو آپ اور میری میں اسی وقت لوں گا کیونکہ اتنا تو میرا حق بنتا ہے۔

سمیر کے لہجے میں جذبات کی مٹھاس بول رہی بہت پیاری لگ رہی تھی وہ کچھ پر سکون ہوئی سمیر کا پولائٹ اور انڈر سٹینڈنگ انداز اس کو کافی حد تک ہلکا پھلکا کر گیا تھا۔

کافی ساری تصاویر اس نے اپنے موبائل سے جفا سے کلک کروائی تھی۔

صلہ بھی مطمعین تھی کیونکہ دونوں بہن بھائی بھی ساتھ موجود تھے اور کمرے کا دروازہ مکمل چاک ہوا تھا جس کے باعث لاؤنج میں بیٹھے اس کی اماں ابا بھی تمام تر مناظر سے آگاہ تھے کمرے میں ہوتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ بھائی مجھے یاتو کوئی ٹیچر ارینج کر دیں یا پھر اپنے اس "ظلمی" سے کہیں کہ مجھے پڑھائی میں مدد کرے"

وہ اسکے حمزہ کو ظلمی کہنے پہ بے ساختہ مسکرا دیا تھا جب ان دونوں کا کوئی عظیم معرکہ ہوتا تو وہ حمزہ کو ایسے ہی القابات سے نوازہ کرتی تھی۔

"خیریت تو ہے نازینی بچے یا آج پھر پانی پت کی جنگ لڑ کہ آئی ہو؟؟؟"

وہ ابھی گھر آکر بس فریش ہو کہ واپس لیونگ روم میں آیا تھا جب زینش اسکیلئے چائے بنا کر لائی تھی۔ چہرے کے تاثرات خاصے بگڑے ہوئے ہونے کے ساتھ ساتھ رو دینے والے بھی بنائے گئے تھے جیسے آج بہت بڑا ستم ٹوٹ پڑا تھا اس پہ۔ سمجھ تو وہ چکا تھا کہ یہ مطلع تب تک ابر آلود رہے گا جب تک وہ اپنے عزیز از جان "ہلا کو خان "بھائی کی اچھی خاصی تواضع نہیں کر دیگا۔ وہ اب چائے کی چسکیاں لیتا بغور اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"بھائی میرا لیپ ٹاپ نہیں چل رہا تھا اور مجھے بہت ضروری ریسرچ کرنا تھی! تو میں ظلمی کے پاس گئی سمجھنے کیلئے مگر وہ کافی دیر انتظار کے باوجود بھی نہ۔ آئے تو میں انکا لیپ ٹاپ یوز کرنے لگ گئی کیونکہ میڈیکل کی سیم فیلڈ ہی ہے ہماری بس وہ دو سال مجھ سے سینئر ہیں مگر لگتا ہے خود کو ابھی سے دنیا کا جانا مانا ڈاکٹر سمجھنے لگے ہیں"

وہ نان اسٹاپ کہتی اپنا کام کر گئی تھی بڑی معصومیت سے کیونکہ اب تو اسکو پورا یقین تھا کہ اس ظالم عرف ظلمی (یہ تازہ تازہ نام آج ہی اسنے ٹی میں "کریکٹ میچ" دیکھتے ہوئے رکھا تھا اسکا) کی ٹھیک ٹھاک عزت افزائی ہو گی۔

"پھر کیا ہوا زینی؟؟؟"

"کہیں اسنے تم سے بد تمیزی تو نہیں کی کسی بھی قسم کی؟؟؟؟"

حزیفہ کی تیوریاں چڑھی تھیں پل بھر میں حمزہ کے خطرناک حد تک خود سری و سرد مہری سے وہ اچھی طرح واقف تھا نہیں چاہتا تھا کہ اسکے بھائی کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف ان دونوں بچوں کو پہنچے جن کے سروں پہ ماں باپ کا سایا نہیں رہا تھا۔ وہ ماموں ممانی کی مخلص و بے لوس محبتوں کا قرض دار تھا۔ محسن تھے اسکے ماموں ممانی ان دونوں بھائیوں کے بھلا پھر کیسے وہ انکی محبتوں کو جان سے زیادہ نہ چاہتا؟؟؟؟ ان دونوں کے والدین کے انتقال کے دن سے وہ خود کو کبیر اور زینش سمیت حمزہ کو بھی ایک باپ کی طرح دیکھنے لگا تھا۔ جتنا سنجیدہ وہ باہری دنیا میں نظر آتا تھا اتنا ہی نرم و خوشگوار موڈ میں وہ اپنے گھر کے تمام فریقین کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ شاید ان میں سے ہو چکا تھا جو اپنی فیملی کیلئے جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

"اور پھر بھائی ظلمی نے مجھے خوب ڈانٹا اور میری کلائی کو اتنی زور سے دبوچا کہ میرے ہاتھ سے درد ہی نہیں جا رہا ہے۔۔۔۔۔"

"بند کرو یہ بکواس اپنی زینی بہت ہو گیا اب"

وہ حزیفہ کی گاڑی کو اپنے ٹیرس کی کھڑکی سے باہر کھڑا دیکھ نیچے آنے کیلئے بیڈروم سے باہر نکلا تھا جب اسکو اوپر سے ہی زینی کی آواز سنائی دے گئی تھی۔زینا چونکہ لونگ ایریا میں ہی بڑی خوبصورتی سے نکالا گیا تھا اسلئے وہ درمیانی سیڑھیوں پہ رک کہ پہلے حمزہ نے اپنی خطا جان لینا ضروری سمجھا کیونکہ زینی اسکے نزدیق ایک ایسی لڑکی تھی جو صرف اسکو نیچا دکھانا چاہتی تھی اسکو اپنے ہی بھائی کے سامنے شرمندہ کرنے پہ کمر کس چکی تھی۔شدید ترین نفرت تھی اسکو زینی سے اور شاید اس سب کی وجہ خود زینی ہی تھی۔اسکی محبت نہیں بلکہ عشق میں اس قدر وہ آگے نکل آئی تھی کہ اسکی توجہ حاصل کرنے کیلئے ہر وہ کام بغیر سوچے سمجھے کر جاتی تھی جس کے بعد حمزہ کی نفرت میں مزید اضافہ ہی ہونا تھا لیکن زینی کے ساتھ ساتھ وہ بھی غلط تھا بچپن سے ہی خود ہی خود اس سے خدا واسطے کا بیر باندھ لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی آپکی لاڈلی بہنا میری جاسوسی کرنے کیلئے میرے بیڈروم میں سے برآمد ہوئی تھی اور میرے لیپ ٹاپ میں سے مواد اکھٹا کرنا چاہ رہیں تھیں آپ سے میری تزلیل کروانے کا۔۔۔۔۔۔"

وہ خفت سے سرخ ہو رہا تھا زینی کی کلائی پکڑنے والی بات سے حزیفہ کے سامنے کہہ دینے پر مگر جیسے ہی زینی کو زچ کر دینے والی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے دیکھا لمحے میں وہ تو جیسے غصے سے حتے ہی سے اکھڑ گیا تھا وہ ابھی زینش

کی طبیعت ہرن کرنے کیلئے لب واہی کر رہا تھا جب وہ اک دفع پھر ظلم کی داستاں حزیفہ کے سامنے الاپنا شروع ہو چکی تھی۔

"دیکھیں بھائی کیسے آپکے سامنے مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور آپکے پیچھے تو انہوں حد ہی کر دی تھی"

وہ اور بھی شیر ہوئی معصوم سی صورت بنائے حزیفہ کے برابر میں تھری سیٹر صوفہ پہ ہی ٹک گئی اسکے بازو کے ہالے میں بھی جگہ بنا چکی تھی وہ جلدی سے۔

"خاموش ہو جائو حمزہ بہت سن لی تمہاری میں نے سمجھے!!!میری نرمی کا تم ناجائز فائدہ مت اٹھائو سمجھے بند کرو یہ اپنی خودسری اور منہ زوری"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں مجھے تو لگتا ہے جیسے میں آپکا سگا ہی نہیں ہو۔"

حمزہ بری طرح سے آگ کے دہکتے شعلوں کی زد میں آ چکا تھا مگر سامنے بیٹھا حزیفہ روپ و دبدبے سمیت غصے میں اس سے دس قدم آگے تھا۔۔

"تم میرے سگے ہو تبھی اب تک میرے قہر سے محفوظ ہو!!تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک آدھا زمین کے اندر ہوتا باقی خود تم بہت زیادہ اپنے آپ ہی خود کو بہت سمجھدار اور بڑا تو سمجھتے ہی ہو"۔۔۔۔

حزیفہ دو منٹ رکا تھا مگر پھر دوبارہ کچھ یاد آنے پہ اسکی تیری چڑھ چکی تھی۔

"اور یہ کیا تم نے میرا کمرہ لگا رکھا ہے؟؟؟"

"وہ کمرہ جتنا تمہارا ہے اتنا ہی میری بہن کا بھی ہے سمجھے۔۔۔۔۔۔۔"

"بھائی آپ مجھ سے بلکل محبت نہیں کرتے آج مجھے یقین آگیا ہے اس حقیقت پہ اور میرا کمرہ صرف میرا ہے اس کو تو اب میں اپنے کمرے تو کیا خود کی پرچھائی تک اسکی رسائی حاصل نہیں ہونے دونگا"۔

www.kitabnagri.com

"تم مجھے مجبور مت کرو حمزہ کہ میں وقت سے پہلے کوئی خاص قدم اٹھالوں اور ہاں بس اب روزرات کے کھانے کے بعد تم اسکو پڑھائو گے سمجھلو ورنہ میری ناراضگی کو تمہارے لئے برداشت کرنا ناممکن ہو جائیگا۔

کھانا لگائو زینی بچے میں کبیر کو لیکر آتا آرہا ہوں لان میں سے اب تک اسکے دوست بھی جاچکے ہونگے اور ہاں بلکہ ہم سب ہی آرہے ہیں۔

وہ اس پہ دزدیدہ نظر ڈالتا چبا چبا کے بولا تھا تاکہ حمزہ۔ مزید کوئی بد تمیزی نہ کرے اور شرافت سے کھانے کی ٹیبل پہ اپنی تشریف کا ٹوکرا اٹھا لائے۔

جبکہ حزیفہ کی پشت پہ کھڑی زینش اسکو وکٹری کا نشان بنانے کے بعد فلائنگ کسز بھیجتی بھرپور انداز میں پیٹرول چھڑک کے آگ دہکانے کا کام کر چکی۔ تھی۔

وہ۔ اسکی چلا کی پلس ڈھٹائی پہ بس پیچ و تاب ہی کھا کہ رہے گیا فلحال کچھ بھی کہنا اپنے ہی بھائی سے خود ہی مزید شامت بلوانے کے مترادف تھا۔ مگر حساب برابر کرنے کا وہ پورا ارادہ کر چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی جان اسکی گھر کے اندر والی ویل چیئر ادھر ہے میں لیکر آتا ہوں اسکو"

حمزہ نے کچن میں جاتی زینش پہ اک۔ قہر آلود نظر دوڑانے کے بعد حزیفہ کو منانے کیلئے کہا تھا۔

"رہنے دو میں اسکو گود میں لیکر آتا ہوں۔"

وہ اسکے نرم پڑنے پہ خوف بھی کچھ ٹھنڈا ہوا۔

"مگر بھائی وہ جسمانی طور پہ تو ۲۲ سال کا ہی ہے نا آپ کیسے اسکو اٹھائینگے"

"جیسے ہمیشہ گود میں سمالیتا ہو ویسے ہی۔۔۔۔"

وہ بغیر پلٹے کہتا دروازہ کے باہر لان کی طرف بڑھ گیا۔

اگلے کچھ دن بعد بشیر احمد صاحب کے سابقہ آفس کے دوست تیمور صاحب ان سے ملنے کیلئے انکے گھر آئے تھے۔۔۔۔۔۔

سب کیسے ہیں تمہارے گھر میں تیمور؟؟؟؟

بشیر صاحب نے انکو چائے کے ساتھ بسکٹ بھی پلیٹ میں رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میرے گھر میں سب ٹھیک خدا کا بہت کرم ہے لیکن تم یہ بتائو کہ تمہارے دل کا مرض اب کیسا ہے؟؟

کیسا ہو گا تیمور بس کرم ہے خدا کا سانسیں چل۔رہی ہیں۔

مطلب تم نے اعلاج نہیں کروایا اب تک؟؟؟

"شروع میں دوا ک دفع گیا تھا مگر پھر پیر ہی نہیں رہا اک معزوری نے کمر توڑدی ساری زمیداری عائشہ بیگم کے ناتواں کاندھوں پہ آگئی ہے گھر بچے میں سب کچھ وہی کر رہی ہیں"

اپنے پیارے اور غمگسار دوست کے سامنے انہوں نے شاید اتنے عرصے میں پہلی دفع کسی سے اپنا دل ہلکا کیا تھا۔

"پھر کیسے سب کچھ گزر بسر ہو رہا ہے بشیر ؟؟"

وہ فکر مند ہو گئے تھے اپنے پیارے دوست کی معاشی حالت کو جان کہ۔

"بس یہی پریشانی ہے بیٹی کا نکاح کر دیا اب اسکی رخصتی کی فکر لاحق ہو گئ ہے کہنے کو تو لڑکے والوں نے جہیز سے منع کر دیا ہے مگر یار میری بیٹی کیا خالی ہاتھ سسرال رخصت ہو گی ؟؟؟"

"بس یہی کچھ پریشانیاں ہے اوپر سے پہلے اک وال بند کر تھا دل کا کہ اب دوسرا بھی ہو چکا ہے ایک ڈاکٹر کے پاس گیا تھا اسکا کہنا ہے کہ جلد از جلد اگر اینجیو پلاسٹی نہ ہوئی تو تیسرا وال بھی بند ہو سکتا ہے۔۔۔"

"پریشانی کی تو بات ہے مگر اللہ بڑا رحمن ہے میرے بھائی سب راستے کھل جائینگے۔"

"ہاں بس وہ ہی سہارا ہے ہمارا تو۔۔"

"میرے پاس اک ہل ہے تمہارے کچھ مسائل کم ہو جائینگے"

وہ کچھ سوچ کہ بولے تھے۔

"کیسا ہل۔ تیمور مجھے بھی بتائو جلدی؟؟؟؟"

بشیر صاحب کے چہرے پہ اک موہوم سی امید جاگی تھی کسی جگنو کی طرح۔

"میں جس دفتر میں اب کام کرتا ہوں وہاں میری۔ بہت اچھی سلام دعا ہونے کے ساتھ ساتھ پوسٹ بھی بہت اچھی ہے میں ادھر کا مینیجر ہوں"

وہ ٹھہر کے بولے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مگر مجھ اپاہج کو بھلا کوئی کیسے نوکری دے سکتا ہے مجھے صرف اک دفع وہ گاڑی والا مل جائے میں اسسے اتنا ضرور پوچھونگا کہ مجھے صرف اسپتال تک ہی چھوڑ دیتے تو شاید وقت پہ پہنچنے سے میری ٹانگ بچ جاتی زندگی میں اگر کبھی وہ مجھ سے ٹکرایا تو میں اسکو بتائونگا کہ میں اسکو کبھی معاف نہیں کرونگا۔"

"ارے تم نوکری نہیں کر سکتے تو کیا ہوا تمہاری بیٹی صلہ تو اب اس قابل ہے نا کہ گھر کے کچھ حالات بہتری کی طرف جا سکیں۔"

"بڑی عجیب بات کی ہے تم نے تیمور صلہ نے ابھی میٹرک کے پرچے دیئے ہیں اسکا تو رزلٹ بھی نہیں آیا اب تک"

"میں نے ابھی تو تمہیں یہ بتایا ہے کہ میں آفس کا مینیجر ہوں اور پھر ویسے بھی ہمارے آفس میں ریسیپشنسٹ کی جگہ دو دن پہلے ہی خالی ہوئی ہے"

"مگر وہ تو کام۔ نہیں۔ جانتی ریسیپنسٹ کا"

بشیر صاحب حیران تھے تیمور کی باتوں پہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تم کیا بولنا چلناماں کے پیٹ سے سیکھ کے آئے تھے؟؟؟؟

نہیں نا۔۔۔

"تو پھر وہ بھی سیکھ جائیگی سب سے بڑی بات اسکا تایا تیمور بھی تو اسکی پوری مدد کریگا"

'

تم بس کل اسکو میرے ڈرائیور کے ساتھ صبح کو بھیج دینا باقی میں سب سنبھال لونگا۔"

نہیں رکو پہلے اسکی ماں سے تو مشورہ کرلوں پھر فون کر کے بتاونگا۔

انہوں ہامی نہ بھری کیونیہ عائشہ کی فطرت سے وہ بہت اچھی طرح سے آگاہ تھے۔وہ کبھی بھی صلہ کو آفس میں کام کرنے کی اجازت نہیں دیتی اس بات کا انکو پورا یقین تھا۔اک ٹیس سی انکے دل میں اٹھی تھی کہ کاش وہ آج معزور نہ ہوئے ہوتے تو ان کے بچوں کو اتنے سخت حالات جاسامنانہ کرنا پڑتا۔۔۔

رات میں انکی طبیعت اچانک سے ہی بگڑی تھی جب انہوں نے بری طرح کھانستے ہوئے عائشہ بیگم کو اٹھایا تھا۔

عائشہ کے رونے کی آواز سن کے صلہ بھی اٹھ کہ بھاگتی ہوئی ماں کے پاس آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کک۔۔۔کیا ہوا امی؟؟؟؟

بیٹا تم اور جفامل کر کر جلدی سے بابا کو اپنے وہیل چیئر پہ بٹھاؤ میں ٹیکسی لیکر آرہی ہوں۔

وہ روتے ہوئے کہتی اپنی شال اوڑھ کہ تیزی سے رات کے دو بجے گھر کا تالا کھول کر باہر ٹیکسی کی تلاش میں نکلی تھیں۔

ان تینوں بہن بھائیوں نے بڑی مشکل سے باپ کو وہیل چیئر پہ بٹھایا اور گھر کے مین گیٹ پہ ماں کا انتظار کرنے لگے۔

تینوں بہن بھائی زار و قطار رو رہے تھے۔

کچھ دیر بعد عائشہ کالی ٹیکسی لیکر پہنچ چکی تھی۔

ڈرائیور کی مدد سے بشیر صاحب کو ٹیکسی میں بٹھایا تھا۔

"امی ہم بھی چلینگے"

صلہ نے لبوں کو بے دردی سے کچلتے ہوئے ماں سے پوچھا تھا۔

"ہاں چلو"

وہ کہتی ہوئی اندر سے اپنا پرس اور گھر کو تالا لگا کہ۔ جلدی سے ٹیکسی میں بیٹھ کے ہسپتال۔ کیلئے روانق ہو چکی تھیں۔

قریبی ہسپتال لیجانے پہ پتا چلا کہ ہارٹ اٹیک ہوا تھا بشیر صاحب کو اور ایسی صورت میں وہ چھوٹا سا کلینک نما ہسپتال انکا اعلاج کرنے سے انکاری تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بڑی مشکل سے خود سمیت ان تینوں کو بھی سنبھالتے ہوئے واپس دوسری۔ ٹیکسی کر کہ آغا خان ہسپتال پہنچی تھی۔وہ نہیں جانتی تھیں کہ پیسا کہاں سے آئیگا اتنے بڑے ہسپتال میں داخل کروانے پر لیکن خدا کا نام لیکر وہ ادھر آہی گئیں تھیں۔

"ہمیں فوری آپریشن کرنا ہو گا آپ ایسا کریں ۸۰ ہزار روپے کاِونٹر پہ جما کروادیں تب تک ہم آپریشن کی تیاری کرتے ہیں باقی کی رقم۔بعد میں کروادئے گا۔"

نرس نے ڈاکٹر کے روم سے آ کہ جلدی میں کہا اور واپس پلٹ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۸۰ ہزار کہاں سے آئینگے امی؟؟؟؟

صلہ کی سکتے میں سے بڑی مشکل۔سے آواز نکلی تھی۔

"بیٹا اللہ بڑا کریم ہے میں کوئی انتظام کر کے آتی ہوں تم ڈاکٹر سے کہو کہ وہ آپریشن شروع کریں میں پیسے لینے گئیں ہوں۔"

"اور تم دونوں چلو گھر میرے ساتھ پڑوس میں شمیم باجی کے گھر چھوڑ دو نگی تم دونوں کو انہی کے پاس جا رہی ہوں۔"

"نہیں امی ہم بھی یہیں آپی کے ساتھ پلیز امی"

وہ دونوں ماں سے فریاد کر رہے تھے۔وقت ہی ایسا تھا وہ اثباب میں سر ہلاتی ہسپتال سے چلی گئیں۔

عائشہ بیگم کو گئے ہوئے محض پندرہ منٹ ہی گزرے تھے جب وہی نرس دوبارہ صلہ کے پاس آئی۔

"آپ نے پیسے جمع کرائے نہیں ہے اب تک ہماری پوری تیاری مکمل ہے آپ لوگ جلدی کریں پلیز"

"آپ ڈاکٹر سے کہیں وہ میرے۔بابا کا ٹریٹمنٹ شروع کریں میری امی پیسے لیکر آ رہی ہیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا نہیں ہوتا یہ ہمارے ہسپتال کے رولز کی پالیسی نہیں ہے جب تک آپکی ماں پیسے جمع نہیں کروائینگی تب تک۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور تب تک اگر انکے والد صاحب کو کچھ ہو گیا تو؟؟؟؟؟"

وہ روتے ہوئے چونک کہ پلٹی تھی بھاری گھمبیر آواز پہ جو کہ اس سے کچھ ہی فاصلے پہ موجود شخص کی تھی۔

چھ فٹ دو انچ قد کے مالک اس اجنبی شخص کو اسکو گردن اونچی کر کہ دیکھنا پڑا تھا وہ اسکے کندھے تک بھی بامشکل ہی تھی قد میں۔

"سر جی آپ کون ہیں انکے آپ پلیز اپنا کام کریں اور ہمیں ہمارا"

نرس چڑھ گئی اسکو اندر واپس پہنچ کے مریض کا بی پی وغیرہ بھی چیک کرنا تھا۔

"میں اپنا کام ہی کر رہا ہوں آپکی طرح ایک انسان کو تڑپتا نہیں چھوڑ سکتا۔"

حزیفہ جو کہ کبیر کے ڈائلیسس کروانے رات کے ۹ بجے ہر ہفتے اسکو لیکر آتا تھا اسکے مستقل اٹینڈینٹ ڈاکٹر کے پاس۔ آج بھی وہ کبیر کے ڈائلیسس ہونے کے بعد کچھ گھنٹے اسکو ہسپتال میں ہی رکھتا تاکہ کوئی بھی کبیر کو مشکل نہ ہو گھر جاکے۔ وہ کبیر کو پرائیوٹ روم میں شفٹ کروا کہ بس اب کچھ کھانے کیلئے کینٹین کی طرف جا رہا تھا جب کوریڈور سے گزرتے ہوئے اسکو ایک سولا سے سترہ سالہ عمر کی لڑکی اپنی بہن بھائیوں کو دلاسا دیتی خود بری طرح سسک رہی تھی۔ وہ اسکی معصومیت دیکھ کہ ساکت و جامد وہیں۔ تھم سا گیا اسکی آنکھوں کے سامنے جیسے اپنا وقت گھوم گیا تھا۔ وہ بھی تو اپنی ماں کیلئے ایسا ہی تڑپتا تھا آج تک انکو کو خاموشی سے تلاش کر رہا تھا۔

وہ لڑکی اسکو اپنی ہی پر چھائی لگی۔

"مس آپ چلیں میر ساتھ"

وہ اس کو کہہ کے کاونٹر کی طرف اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا۔

صلہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے پیچھے پیچھے کاونٹر تک پہنچی تھی جہاں وہ پیسے جمع کروانے کے بعد اسکے سامنے سائن کرنے کیلئے پیپر بڑھا چکا تھا۔

"عزت نفس کا تو پتا نہیں مگر محبت میرے اندر ضرور پیدا ہو کر تناور درخت بن چکی ہے پوری آب و تاب سے اور مائی ڈیئر ہبی محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔"

"تم نے خود اپنے لئے پچھتاوے کا انتخاب کیا ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسنے زینش کو بے دردی سے صوفے پہ دھکیلا اور اسکی تھوڑی کو جکڑ کہ اس پہ جھکتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا ۔زینی کی آنکھوں میں خوف اترا تھا حمزہ کے خطرناک تیور اسکو سہا گئے تھے۔

"پچھتاوا وہ نہیں جسے آپ حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں!!میرے لئے تو یہ فقت عشق ہے اپنی جنوں خیزیوں کو بلندی اتھا گہرائیوں تک چھوتا ہوا۔۔۔۔۔محسوس کرتا اور۔۔۔۔۔میرے ارد گرد دھیر ساری خوشیاں بکھیرتا۔۔۔۔۔۔"

وہ سٹپٹانے کے باوجود آنکھوں کو زور سے مینچے اک خزب کے عالم میں اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کے درمیاں حال دل سنانے سے اب بھی نہ باز آئی تھی۔مگر ہمزہ کو اسکے کھرے جملے جیسے جھنجوڑ گئے تھے۔وہ تیزی سے پیچھے ہٹا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکو شدید حیرت کا دھچکا لگا جب نظر سفید ٹائلز لگے فرش پہ گئی جہاں زینش کے پیروں کے نشان لہو سے بنے ہوئے تھے۔بے چین نگاہ نے بے قراری سے اس سر پھری لڑکی کے نازک پیروں تک کا سفر طے کیا تھا۔

وہ حق دق کھڑا کبھی اپنے پیروں کو دیکھتا جو سلیپرز پہ قید ہونے کے باعث کانچ کے زخم پہنچانے سے محفوظ تھے اور پھر زینی کے پیر اور فرش کو۔۔۔۔۔!!

"یہ کیا کر لیا تم نے اپنے ساتھ احمق لڑکی؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وحشت زدہ سی آواز ہمزہ کے لبوں سے نکلی تھی جو زینش کو اندر تک پر سکوں کر گئی۔زینی کیلئے یہی خیال فرحت بخش تھا کہ اسکا اکھڑ مزاج مجبوب اسکے پیروں سے رستے لہو کو دیکھ مضطرب تھا۔اسکی تکلیف محسوس کر رہا تھا

"محبت تم کو بھی ہے ہم سے بے پناہ میرے صنم!!مگر انا کی تھپکی کے آگے محبت بے خبر سی گہری نیند سو رہی ہے تمہاری"

ذینی کے لب بہت دھیرے سے پھڑ پھڑا کہ خاموش ہو گئے تھے وہ صرف ابھی ان لمحات میں جینا چاہتی تھی۔

ھمزہ اپنے بالوں کو سختی سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑ کہ زور سے چھوڑ تا تیزی سے زینی کو صوفہ سے اٹھا کہ اپنے بازوں میں بھر کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے بیڈروم کے اندر جا پہنچا تھا جبکی زینی نے بڑے اطمینان کا مظاہری کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بڑے استحقاق سے حمزہ کی گردن کے گرد باندھ لئے۔

"زخم اتنے گہرے آئے ہیں کیا ضرورت ہے تمہیں ایسے کام سر انجام دینے کی؟؟"

"کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو زینی ہر بار؟؟؟؟؟"

ہمزہ کا لہجہ کافی حد تک نرم پڑ چکا تھا غصے کی جگہ اب پریشانی و فکر نے لے لی تھی۔وہ سنگدل ضرور تھا مگر تھا تو انسان ہی نا!!!سینے میں نرم و نازک دل رکھنے والا۔۔۔حساس انسان۔۔۔۔۔۔

"یہ زخم تھوڑی ہے۔۔۔۔"!!

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے زیر لب مسکرائی اور ہمزہ کے پیشانی پہ بکھرے بالوں کو بکھیرتی آنکھوں میں اسکو قید کر رہی تھی جبکہ ہمزہ مگن سا لب بھینچے پیروں میں سے کانچ کے زرے ٹیوزر کی مدد سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔کئی دفع تو کانچ نکالتے وقت ہمزہ کے خود کے چہرے کے تاثرات میں درد گھل جاتا جیسے زینش کے بکائے درد اسکو ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر کیا ہے یہ تمہارے نزدیق؟؟؟"

اک زرا بڑا کانچ کا ٹکڑا نکالنے سے پہلے اسنے زینی کا زہن بٹانا چاہا تھا تاکہ درد کی شدت کچھ ماند پڑ جائے۔

"میرے نزدیق ہمزہ!!یہ زخم تمہاری محبت کی پہلی پھوار ہے جو مجھ پہ لمحہ بالمحہ تمہاری توجہ کی صورت میں مجھے نم کر رہی ہے۔۔۔۔۔"

"نادانی ہے تمہاری زینی کہ میں تم پہ محبت نچھاور کر رہا ہوں اپنی!!! محض ہمدردی کو تم کیسے کم عقلی و نا فہمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاہت کا نام دے سکتی ہو؟"!

"سسسیییییییی۔۔۔۔۔۔"!

ایڑھی سے کانچ کافی تیزی سے نکالا گیا تھا تکلیف کی شدت سے وہ پہلی دفع سسک اٹھی تھی یا پھر ہمزہ کی زبان سے نکلے نوکیلے تیر کا درد تھا جو سیدھا دھل میں کھپنے سے ریزہ ریزہ ہونے کے باعث خون کے آنسوں کو دیا تھا۔

"تم چھوڑ دو یہ سب اوچھے طریقے آزمانا مجھے متوجہ کرنے کیلئے کیونکہ تم جیسی بولڈ لڑکی میری لائف پارٹنر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❤❤❤

"معاف کیجیے گا مس میں تو بس"

حزیفہ خود کو لمحوں میں واپس اپنے خول میں قید کرتا ہچکچاتا ہوئے یکدم سیدھا ہوا تھا البتہ دوپٹہ پیشانی پہ ڈھانپنا نہیں بھولا تھا اس پری پیکر کہ۔

"آپ۔۔۔۔۔۔۔آپ بہت خراب ہیں"۔۔

آنسوؤں کا گولا اس کے حلق میں جا پھنسا تھا۔

"میں تو بس آپ کا دوپٹہ "۔۔۔۔۔۔۔!!!!

وہ اس کی آبشار جیسی پلکوں پہ چمکتے موتی دیکھ شدید خود پہ نادم ہوا تھا مگر سامنے موجود ہستی اس بات سے ہی انکاری تھی کہ مقابل پشیماں ہے اپنی بے اختیاری کے باعث۔۔۔۔۔۔۔

حزیفہ نے یہ سب جان کر ہر گز نہ کیا تھا۔ وہ تو خود صنفِ نازک سے دور بھاگنے والوں میں سے تھا مگر صلہ نے کہیں نہ کہیں اس کو متوجہ کر ڈالا تھا یا پھر اس کی معصومیت نے شاید!! وہ لمبا چوڑا مرد بے بس محسوس کر رہا تھا خود کو اس بے زرز۔ سی لڑکی کے آگے۔

"جو بے بس ہوتے ہیں نا!! انسان تو انسان زندگی بھی ان کے ساتھ اتنی سختی سے پیش آتی ہے صاحب"۔۔

وہ بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے شدید مایوس لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں تو بس آپ کے سر پر دوپٹہ برابر کر رہا تھا میرا ارادہ آپکو ہر گز بھی۔۔۔۔۔۔"۔

ادھوری بات کہہ کر وہ لب بھینچ گیا اس سے آگے کچھ بھی کہنا حزیفہ کو کچھ عجیب ہی محسوس ہوا تھا اسی لئے چپ سادھ گیا۔ تاہم وہ صلہ سے ہر گز اتنی گہری بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

۔کتنا غلط سمجھ بیٹھی تھی وہ اس کو لیکن اس میں قصور اس کا بھی نہ تھا وقت اور حالات انسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں بالکل اس کی خود کی زات کی طرح۔

"ہاتھ میرے بھی ہیں!!میں اپنے سر کی زینت اور تن کی غیرت کی خود بہت بہتر حفاظت کر سکتی ہو!!"

"کچھ وقت درکار رہے گا بس مجھے لیکن میں آپ کے پیسے بہت جلد لوٹا دوں گی!!یہ میں نے آپ سے کہا تھا پہلے بھی اور میں وعدہ خلافی کرنے والوں میں سے ہر گز نہیں براہ کرم مجھ سے دور رہیں"

"میں کہہ رہا ہوں نا آپکو غلط فہمی ہوئی ہے"
صلہ کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ وہ دبے دبے غصے میں اپنے ارد گرد نظر گھما کہ گویا ہوا۔وہ تو شکر تھا صبح ہونے کی وجہ سے رش نہ تھا کاروڈور میں اور ریسیپشنسٹ بھی جا چکی تھی۔

"غلط فہمی مجھے نہیں بلکہ آپ کو خوش فہمی بہت ہے یا پھر آپ ہم غریبوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں!!تسکین ملتی ہے آپ جیسے لوگوں کو یہ گھٹیا ترین اوچھی قسم کی حرکات و سکنات سر انجام دیکر ہقیناً۔
۔".

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ہکا بکا چاروں شانے چت کھڑا خود پہ برستی الزامات کی بارش کو خاصی خندہ پیشانی سے سینے پہ ہاتھ باندھے اک بھنو کو اچکائے بڑی توجہ سے سن رہا تھا اور دل ہی دل میں تہیہ کر چکا تھا آج کے بعد کسی بھی لڑکی کا دوپٹہ تو کیا کچھ بھی ڈھلک یا گر جائے لیکن وہ اپنی خدمات ہر گز نہیں پیش کریگا۔

"کسی ذعم میں مت رہیے گا مسٹر!!میں آپ کی عنایت کا جواب آپ کے طریقے سے دونگی جس طرح آپ چاہ رہے ہیں مجھ سے کہ میں بک جاؤں گی آپکے تو یہ آپ کی سوچ ہے۔۔۔"

"لاحولاولا قوۃ"۔۔۔

بے ساختہ اسکے لب پھڑ پھڑائے تھے اور لبوں پہ بڑی دلچسپ مسکراہٹ لمحے بھر کیلئے حزیفہ کے لبوں پہ گھر جر گئی تھی جو وہ بڑی صفائی سے چھپا گیا تھا۔

"لاحولا قوۃ کے ساتھ استغفار بھی پڑھ لیں ویسے بھی آپکو استغفار پڑھنے کی اشد ضرورت ہے گناہ کی پوٹلی آپکی آپکے سر کے بالوں تک مکمل بھر چکی ہو گی اب تک"۔۔۔

اک اور ستارہ جرت اس کو رد کیا گیا۔

"مس میں کہہ چکا ہوں آپ سے پہلے بھی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے بالکل غلط سمجھ رہی ہیں"

حزیفہ اس کی الزام تراشیوں پہ بھونچکا ہی تورہ گیا۔ آنکھوں میں کچھ دیر قبل صلہ کے لیے نرم تاثرات میں اب سرد مہری ابھر آئی تھی جو صلہ کو اس کی آنکھوں کے ذریعے خود میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہ پل میں سہمی تھی مگر اپنے تاثرات چھپانے میں شاید بہت ماہر ہو چکی تھی۔ اس کی گہری بولتی نظروں سے نگاہ چر آتے ہوئے وہ اب بھی حزیفہ کو خود اعتمای کا جھنڈا بلند کرتی محسوس ہوئی۔ اور یہی پلس پوائنٹ حزیفہ کو اس کی طرف مزید راغب کر گیا تھا کیونکہ اسکے نزدیک ایک لڑکی کو اتنا خود پہ بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے زور بازو مشکلات و کڑے وقت میں خود کو ہر قسم کی آزمائش سے نکالنے کا ہنر رکھے۔

معصومیت اور عدم اعتمادی کا ہونا اب کے جدید ترین دور میں خود کے لئے اپنی قبر آپ کھودنے کے مترادف ہے۔

جیسے جیسے وہ صلہ کو سمجھ رہا تھا ویسے ویسے اسکو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سمجھدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی عمر سے پہلے ہی کافی بڑی ہو چکی ہے۔

"آپ کی رقم بہت جلد آپکو مل جائیگی!!یہ میں نے آپ سے کہا تھا نہ پہلے بھی؟؟؟"

"اک دفع پھر کہہ رہی ہوں یہی اور میں وعدہ خلافی کرنے والوں میں سے ہر گز نہیں۔براہ کرم میری زبان پر اعتبار کریں اور مجھ سے بے تکلف ہونے کی قطعاً کوشش نہ کریں"

"اور میں آپ کو بالکل ٹھیک سمجھی ہو میں!!اب آپ مہربانی کریں اور اپنا مجھے ایڈریس یا کانٹیکٹ نمبر دے دیں تاکہ میں ہر ماہ آپ کا قرض آپکے پاس پہنچا سکوں"۔

صلہ نے اپنے تعئیں بات کو لپیٹا وہ جلد سے جلد اس شخص کی نظروں سے آزادی چاہ رہی تھی اس کی بولتی نگاہیں اس کو عجیب الجھن و بے چینی میں گرفتار کر رہی تھی۔۔عائشہ کی بات اس کے کانوں میں بار بار گردش کر رہی تھی کہ۔۔۔

"بیٹا نامحرم کبھی بھی آپ سے مخلص نہیں ہو سکتا چاہے وہ آپ سے لاکھ دعوے کرے یا قسمیں کھائے اس کی نیت اور اس کے دل کا حال صرف خدا ہی جان سکتا ہے!!اچھی و سمجھدار لڑکیوں کو خود اپنی عزت کی حفاظت اور رکھوالی کرنی پڑتی ہے اور اسکیلئے انکو محتاط رہنا ضروری ہے۔"

ماں کی کہی بات جیسے اس کے دل میں ہمیشہ کے لئے لوح محفوظ کی محفوظ ہو گئی تھی۔

"یہ لیں میرا کونٹیک نمبر!!میں آپ سے ہر ماہ لازمی کچھ نہ کچھ رقم وصول کروں گا اور ہر ماہ آپ کو لازمی مجھے کچھ نہ کچھ تھوڑی میری رقم دینا۔"

"اور جیسا کہ آپ مجھے پہچان ہی چکی ہیں تو سن لیجئے اپنے کانوں کو کھول کہ اگر اس ماہ کے آخر میں مجھے میری رقم میں سے کچھ رقم نہ ملی تو آپ خود سمجھدار ہیں۔"

وہ ٹشو پیپر جیب سے نکال کے اس پر اپنا کنٹیکٹ نمبر لکھ کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے آنکھوں میں نہ جانے کیا تاثر تلاش کر رہا تھا صلہ کی لیکن اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کی آنکھوں میں رچی بے بسی کی پڑھ کر دل ہی دل میں مزاق اڑا رہا ہو اسکا مسکرا رہا ہو جیسے "۔۔

"جی بہتر !! آپ کو آپ کے پیسے مل جائیں گے "۔

وہ ابھی بات پوری بھی نہیں کہ پائی تھی اپنی جب ہسپتال کی راہداری تیزی سے عبور کرتی کلثوم آنٹی (پڑوس) ان کے شوہر کے ساتھ اسٹیچر پہ عائشہ کو لے کر حراساں ہوئی اس کے قریب سے گرنے کو تھیں۔

"امیییییییی۔۔۔۔۔"۔

اپنی ماں کے وجود کو خون میں لت پت اسٹریچر پہ سے گزرتا دیکھ اسکی روح فرزاء چیخ کاریڈور کے در و دیوار کو ہلا گئی تھی۔

حزیفہ نے پلٹ کے پریشانی سے دیکھا تو صورتحال کی سنگینی اس کا دل سہا گئی۔وہ تیزی سے اسٹیچر کی طرف لپکا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❤❤❤❤

"عزت نفس کا تو پتا نہیں مگر محبت میرے اندر ضرور پیدا ہو کر تناور درخت بن چکی ہے پوری آب و تاب سے اور مائی ڈیئر ہبی محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

"تم نے خود اپنے لئے پچھتاوے کا انتخاب کیا ہے"

اسنے زینش کو بے دردی سے صوفے پہ دھکیلا اور اسکی تھوڑی کو جکڑ کہ اس پہ جھکتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا ۔زینی کی آنکھوں میں خوف اترا تھا حمزہ کے خطرناک تیور اسکو سہما گئے تھے۔

"پچھتاوا وہ نہیں جسے آپ حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں!!میرے لئے تو یہ فقت عشق ہے اپنی جنوں خیزیوں کو بلندی اتھا گہرائیوں تک چھوتا ہوا۔۔۔۔۔محسوس کرتا اور۔۔۔۔۔میرے ارد گرد دھیر ساری خوشیاں بکھیرتا۔۔۔۔۔۔"

وہ سٹپٹانے کے باوجود آنکھوں کو زور سے مینچے اک خرب کے عالم میں اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کے درمیاں حال دل سنانے سے اب بھی نہ باز آئی تھی۔مگر ہمزہ کو اسکے کھرے جملے جیسے جھنجوڑ گئے تھے۔وہ تیزی سے پیچھے ہٹا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکو شدید حیرت کا دھچکا لگا جب نظر سفید ٹائلز لگے فرش پہ گئی جہاں زینش کے پیروں کے نشان لہو سے بنے ہوئے تھے۔بے چین نگاہ نے بے قراری سے اس سر پھری لڑکی کے نازک پیروں تک کا سفر طے کیا تھا۔

وہ حق دق کھڑا کبھی اپنے پیروں کو دیکھتا جو سلیپرز پہ قید ہونے کے باعث کانچ کے زخم پہنچانے سے محفوظ تھے اور پھر زینی کے پیر اور فرش کو۔۔۔۔۔!!

"یہ کیا کر لیا تم نے اپنے ساتھ احمق لڑکی؟؟؟"

وحشت زدہ سی آواز ہمزہ کے لبوں سے نکلی تھی جو زینش کو اندر تک پر سکوں کر گئی۔زینی کیلئے یہی خیال فرحت بخش تھا کہ اسکا اکھڑ مزاج مجبوب اسکے پیروں سے رستے لہو کو دیکھ مضطرب تھا۔اسکی تکلیف محسوس کر رہا تھا

"محبت تم کو بھی ہے ہم سے بے پناہ میرے صنم!!مگر انا کی تھپکی کے آگے محبت بے خبر سی گہری نیند سو رہی ہے تمہاری"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینی کے لب بہت دھیرے سے پھڑ پھڑا کہ خاموش ہو گئے تھے وہ صرف ابھی ان لمحات میں جینا چاہتی تھی۔

ھمزہ اپنے بالوں کو سختی سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑ کہ زور سے چھوڑ تا تیزی سے زینی کو صوفہ سے اٹھا کہ اپنے بازوں میں بھر کر لمبے لمبے ڈگ بھر تا اپنے بیڈ روم کے اندر جا پہنچا تھا جبکی زینی نے بڑے اطمینان کا مظاہری کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بڑے استحقاق سے حمزہ کی گردن کے گرد باندھ لئے۔

"زخم اتنے گہرے آئے ہیں کیا ضرورت ہے تمہیں ایسے کام سر انجام دینے کی؟؟"

"کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو زینی ہر بار؟؟؟؟؟"

ہمزہ کا لہجہ کافی حد تک نرم پڑ چکا تھا غصے کی جگہ اب پریشانی و فکر نے لے لی تھی۔وہ سنگدل ضرور تھا مگر تھا تو انسان ہی نا!!!سینے میں نرم و نازک دل رکھنے والا۔۔۔حساس انسان۔۔۔۔۔۔

"یہ زخم تھوڑی ہے۔۔۔۔"!!

وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے زیر لب مسکرائی اور ہمزہ کے پیشانی پہ بکھرے بالوں کو بکھیرتی آنکھوں میں اسکو قید کر رہی تھی جبکہ ہمزہ مگن سا لب بھینچے پیروں میں سے کانچ کے زرے ٹیوزر کی مدد سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔کئی دفع تو کانچ نکالتے وقت ہمزہ کے خود کے چہرے کے تاثرات میں درد گھل جاتا جیسے زینش کے بکائے درد اسکو ہو رہا تھا۔

"پھر کیا ہے یہ تمہارے نزدیق؟؟؟"

اک زرا بڑا کانچ کا ٹکڑا نکالنے سے پہلے اسنے زینی کا زہن بٹانا چاہا تھا تاکہ درد کی شدت کچھ ماند پڑ جائے۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"میرے نزدیق ہمزہ!! یہ زخم تمہاری محبت کی پہلی پھوار ہے جو مجھ پہ لمحہ بالمحہ تمہاری توجہ کی صورت میں مجھے نم کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔"

"نادانی ہے تمہاری زینی کہ میں تم پہ محبت نچھاور کر رہا ہوں اپنی!!! محض ہمدردی کو تم کیسے کم عقلی و نا فہمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاہت کا نام دے سکتی ہو؟"!

"سسسیییییییی۔۔۔۔۔۔"!

ایڑھی سے کانچ کافی تیزی سے نکالا گیا تھا تکلیف کی شدت سے وہ پہلی دفع سسک اٹھی تھی یا پھر ہمزہ کی زبان سے نکلے نوکیلے تیر کا درد تھا جو سیدھا دل میں کھبنے سے ریزہ ریزہ ہونے کے باعث خون کے آنسوں کو دیا تھا۔

"تم چھوڑ دو!!اب بس بھی کرو یہ سب اوچھے طریقے آزما کر مجھے متوجہ کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ تم جیسی بولڈ لڑکی میری لائف پارٹنر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

بی پریپیئر یور مائنڈز زینی ڈیئر!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویری سون آئی ول گیو ہو ڈائیورس۔۔۔۔سوئیٹ ہارٹ۔

وہ نخوت بھرے لہجے میں کہتا اسکے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھما کر اپنے ہی کمرے سے واک آوٹ کر چکا تھا۔ماضی کی کچھ تلخ یادیں اک دفع پھر سے اسکے دماغ گردش کرنے لگی تھیں۔

"مجھ جیسی لڑکی"۔

"میں کیا غلیظ ہوں یا زمانے بھر کا گند میں اپنے ناتواں کاندھوں پہ لئے گھوم رہی ہو؟؟؟

یا پھر میری بولڈ نیس نے مجھے ناپاک کر دیا ہے؟؟؟

کیا میں نے کسی اجنبی کے ساتھ وقت گزاری کی ہے؟؟؟؟

جو میرا شوہر مجھ جیسی لڑکی سے کلام کرنا تو دور کی بات شاید تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔"

آج شاید اسکی حد جواب دے گئی تھی اور وہ زارو قطار پھوٹ پھوٹ کہ رو دی۔اسکی سسکیوں نے در و دیوار تک کو ہلا ڈلا تھا۔کوئی تو نہ تھا اسکے پاس جو اسکے آنسوؤں پونچھ سکتا۔

امی بابا آپ کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر؟؟؟کاش مجھے بھی اپنے ساتھ لیجاتے کاش میری بھی سانسیں بند ہو جاتی نہیں سب سے اچھا ہوتا کہ میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔۔۔۔

آج پہلی دفع وہ بری طرح ٹوٹ کے بکھر رہی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے کچن کی طرف دوڑی تھی دل پہ لگنے والی چوٹ کے آگے اسکو تلووں کی تکلیف اور اٹھتی ٹیسیں محسوس ہی نہ ہو رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا ہوا تمہیں اور یہ تم کیا کر رہی ہو زینی؟؟؟؟

حزیفہ کی چنگھاڑتی آواز بھی اسکو اپنے اقدام سے روک نہ سکی تھی۔

❤❤❤

"کیاہوا بچے کیوں اس طرح سے حواس باختہ سی کچن کی طرف بھاگ رہی ہوں؟؟؟؟"

"اور یہ تم نے اپنا حولیہ کیا بنا رکھا ہے گڑیا؟؟"

حزیفہ جلد بازی میں اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ رہا تھا مگر لاونج سے گزرتے ہوئے ذینی کو اندھا دھند کچن کی طرف جاتا دیکھ کر وہ ٹھٹک کے چنگ لمحوں کیلئے تھما تھا کیونکہ زینی عام طور پہ بھی کبھی اسطرح اجاڑ حالت میں گھر تک میں ناگھوما کرتی مگر اس وقت حزیفہ کو زینی کا اجڑا بکھرا سراپہ شدید فکر مندی میں مبتلا کر گیا تھا۔وہ اسکو اپنے حواسوں میں نا لگی تھی۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک جا پہنچا تھا مبادہ اگر زرا سی بھی دیر ہو جاتی تو بہت بڑی کوئی انہونی کا اندیشہ اسکے دل میں زور زور سے دستک دے رہا تھا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی میری برداشت جواب دے گئی ہے"۔۔۔

وہ حزیفہ کو دیکھ کہ زارو قطار رودی تھی اسکے شفیق بازو پہ اپنی پیشانی ٹکائے اور اسکی کلائی کو سختی سے جکڑے زینی حزیفہ کو کسی قسم کی شدید زہنی ازیت کا شکار محسوس ہوئی۔

"ایسے کیسے ہماری کوئل کی برداشت ختم ہو گئی؟؟؟؟"

"ہممممم۔۔۔۔۔۔"!!!

"میرے خیال سے ضرور حمزہ سے آج جنگ ہاری ہو وہ بھی تیسری جنگ عظیم۔۔۔۔۔۔ سہی کہہ رہا ہوں نا؟؟؟؟؟؟"

حزیفہ نے زینی کے سر پہ دست شفقت رکھا اور ہلکے پھلکے انداز میں وہ وجہ معلوم کرنا چاہی تھی جس کے باعث زینی اس قدر مایوس تھی۔

"سہی کہا آپ نے بھائی بلکل۔۔۔۔"!!!

"میں محبت کی جنگ ہار بیٹھی ہوں۔۔"

"بس ابھی ابھی اپنی مردہ محبت کا جنازہ پڑھا ہے میں نے۔۔۔۔"

زینی کا لہجہ بتا رہا تھا جیسے بہت بڑی قیامت آ کے گزری ہو کچھ وقت قبل آج!!! قیامت سے پہلے ہی قیامت آ چکی تھی اس کے لئے جو اسکے دل سمیت وجود کو بھی کرچی کرچی کر گئی تھی۔ آنکھوں خوابوں کی امنگ نوچ کے اپنے ساتھ کہیں دور ویرانے میں قید کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سہی کہا ہے کسی نے یک طرفہ محبت بڑی ظالم ہوتی ہے!!دیمک کی طرح کھا جاتی کے مریض محبت کو۔۔۔۔"

زینی کا دکھ محسوس کر کے کرب سے وہ سوچ کے رہے گیا۔۔۔۔۔

"آپ کی بہن آج ہار گئی بھائی"۔۔۔

"بس اور نہیں سکتی مجھ میں!!نہیں سکت باقی رہی اب کچھ بھی سہنے کی مجھ میں۔"

"ان کے رویے نے آج مجھے توڑ دیا ہے!!عرش سے فرش تک کا دشوار ترین سفر میں طے کر چکی ہوں آج بھائی"

وہ اس کے گلے لگی زار و قطار رو رہی تھی۔حزیفہ کی شکل میں اس کو اپنے بابا نظر آ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کیا ہے حمزہ نے؟؟؟اک اک لفظ مجھے سہی سہی بتائو"

حذیفہ کو شدت سے معاملے کی سنگینی کا احساس ہو چکا تھا مگر پھر بھی ذہن کو جھٹکتے ہوئے اسکا سر شفقت سے سہلاتے ہوئے اصل بات دریافت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن زینی خاموش رہی جیسے اب تمام تر شکوہ شکایت دم توڑ گئے تھے۔لفظوں کا ذخیرہ اس کے پاس ختم ہو چکا تھا۔

"تمہارے پیروں کو یہ کیا ہوا ہے ذینی؟؟؟؟؟"

"اب بس مجھے اتنا بتاؤ کیا اس سب کے بھی پیچھے حمزہ کا ہاتھ ہے؟؟؟؟؟؟"

"اس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟؟؟؟؟"

"بولو بچے ڈرو نہیں" !!!

"میں تمہارا باپ بھائی سب کچھ"

"کیا ہے حقیقت گڑیا؟؟؟؟؟؟"

"میری حقیقت۔۔۔۔۔۔۔"!!!!

وہ جیسے اپنے حواسوں میں ہی نہ رہی تھی بات کا رخ وہ کہاں سے کہاں موڑ گئی۔

"مم۔۔۔۔میں آپکو اپنی حقیقت بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"!!

"میں اک بد کردار آوارہ لڑکی ہوں جو کہ لڑکوں سے ٹائم پاس اور دوستیاں کرنے جیسے معیوب مشاغل کی مالک ہے"۔۔

"وہ مجھے سخت ناپسند کرتے ہیں!! نفرت ہے انکو مجھ جیسی خود اعتماد لڑکیوں سے بھائی""۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ سب کچھ تم سے حمزہ نے کہا ہے نا"

آج اسکی عقل ٹھکانے لگاتا ہوں!! بہت اونچی اڑان اڑ رہا ہے ناوہ۔۔۔۔خود کو ہمارا باپ سمجھنے لگا ہے ۔۔۔۔سب کس بل اسکے نکالتا ہوں آج۔۔۔۔۔"

حزیفہ نے سلگتے ہوئے لہجے میں کہا۔غصے وضبط سے اسکی شریانیں پھٹنے کو تھیں۔اگر حمزہ اس وقت سامنے ہوتا تو شاید اب تک حزیفہ کے عتاب کا نشانا بن چکا ہوتا۔

وہ ذینی کو ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بٹھانے لگا اور فرج میں سے پانی لینے کے لئے مڑا تھا مگر اس کے پیر کو دیکھ کے وہ جیسے سن سا ہی رہے گیا۔۔۔

یہ پیر تمہارے؟؟؟؟؟؟؟؟

پیروں کا مکمل جائزہ لینے کے بعد اسکو اپنی ہی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حذیفہ کا اتنا کہنا تھا اور یہ شدت غم سے نڈھال ہوئی مزید بلک بلک کے زارو قطار رونے لگی۔

حزیفہ کے سامنے اس طرح ٹوٹ کے بکھرنے کا اسنے نہیں چاہتا تھا مگر اس سب میں اس کا بھی تو کوئی قصور نہ تھا اس کے کاندھے کے علاوہ سر رکھ کے رونے کے لئے کوئی اور شفیق کاندھا بھی تو اس کے پاس میسر نہ تھا۔۔

"آج نہیں بخشوں گا میں اس کو!!!بہت تکلیف دی ہے حمزہ تم نے میری بہن کو!!!بہت کرلی تم نے اپنی من مانی ۔۔۔"

وہ غصے میں حمزہ کا فون نمبر ڈائل کرنے لگا جو کہ مسلسل بزی جارہا تھا موبائل سائڈ پر پٹخ کے اس نے ذینی کو زبردستی پین کلرز اور خواب آور ادویات دے کر وہ زینی کو اس کے بیڈروم کے دروازے تک چھوڑ کر چلا گیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ ایک دفعہ پھر سے حمزہ کا نمبر ملاتے ہوئے اپنے بیڈروم کی طرف گیا کیونکہ اسکی اس وقت گھر میں موجودگی کی بڑی وجہ اپنے بیڈروم سے رقم لینا تھی مگر گھر کے اندر کی صورتحال نے تو جیسے اس کا اندر تک خون کھولا کر رکھ دیا تھا۔۔

"حمزہ تمہاری ہٹ دھرمی اور خود سری بہت بڑھ گئی ہے!!!کچھ نہ کچھ تمہارے لیے سوچنا پڑے گا۔۔"

اس سے شدید ذہنی تنائو کی حالت میں کار تک ڈرائیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

❤۔

ہسپتال پہنچنے پر جو روح افزاء خبر اس کی منتظر تھی اس کو سن نے بعد تو جیسے بچا کچھا اطمینان بھی رخصت ہو گیا۔

صلہ کی والدہ کی روح خالق حقیقی سے جا ملی تھی۔

عائشہ بیگم موت سے جنگ ہار بیٹھی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایکسیڈنٹ ہی اتنا شدید تھا کہ ہسپتال پہنچنے تک جو چند سانسیں چل رہی تھیں وہ بھی دم توڑ گئی تھیں۔

عائشہ بیگم جب اپنے پڑوسی گے گھر سے باہر نکلیں کچھ رقم پڑوسن کے خاوند سے دھار لیکر۔۔اس وقت فجر کی آزانیں ہو رہی تھیں۔پریشانی میں وہ پیچھے آتی گاڑی نہ دیکھ سکیں تھیں اور دھند بھی آج روز کے معمول سے کافی زیادہ تھی۔بس ناگہانی آفت کا شکار ہو گئیں۔

کچھ دیر بعد جب پڑوس کے لوگوں نے انکو دیکھا خون میں لت تو انکو لیکر ہسپتال جا پہنچے مگر خدا کے فیصلوں کے آگے بھلا کب کسی کی چلی ہے۔!!!

اب کوئی فائدہ نہ رہا تھا رقم جمع کروانے کا۔ حزیفہ کا دل دکھ سے بھر گیا۔

لمحوں میں سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ سامنے صلہ اپنے دونوں بہن بھائیوں کو سینے سے لگائے چپ کی چادر اوڑھے کھڑی تھی۔ جیسے ضبط کی کڑی منزلیں طے کر رہی ہو پھر بھی خود کو مضبوط ظاہر کرنا نہیں بھولی تھی۔

حزیفہ اسکے دنگ سا اس کو ہی تکے چلا جا رہا تھا۔ کیسے کوئی لڑکی خود پہ اتنے سخت ضبط کے پہرے بٹھانے میں کامیاب ہو سکتی تھی؟؟

مگر شاید صلہ کی پرورش ان اصولوں کی بنیاد پہ کی گئی تھی جن میں خود اعتمادی اور خداری کوٹ کوٹ کے بھری جاتی ہے کمسن زہنوں میں بچپن سے ہی۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❤❤❤❤❤

خود کو بہت بڑا سمجھ بیٹھے ہو تم!؟؟؟

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کے ساتھ بد سلوکی کرنے کی؟؟!!

بولو حمزہ جواب دو؟؟؟!

حزیفہ، کبیر اور زینش تینوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔ حزیفہ خود کھانے کے ساتھ ہی ساتھ کبیر کو بھی چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر کھلا رہا تھا۔

دوسری طرف زینی تھی جو خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکی تھی لیکن دل ہی دل میں آنے والے طوفان کے باعث شدید خوفزدہ تھی۔

ھمزہ خاموشی سے اپنے بیڈ روم سے بآمد ہوا اور با آواز بلند سلام کر کہ اپنی کرسی کھسکا کر بیٹھنے ہی والا جب حزیفہ اتناسب کچھ سر انجام دینے کے بعد بھی اسکی دیدادلیری دیکھ کر اپنا غصہ قابو نا کر سکا اور حمزہ کی کرسی کو شدید غصے کے عالم میں کک ماری۔ کرسی دور جا کر گر چکی تھی جبکہ حمزہ نے خونخوار نگاہوں سے زینش کو گھورا تھا۔ وہ اسکی قہر پرساتی نظروں پہ اک نظر ڈالتی چہرا جھکائے پلیٹ میں رکھے چاولوں کو بے دردی سے کچلنے لگی ۔آنکھوں سے کئی موتی پلیٹ میں گرے تھے محبوب کی نظر میں نفرت دیکھ کہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے نہیں پسند آپکی چہیتی کی چھچھوری ہرکتیں اور بے حیاء دعوت دیتی ادائیں!!! میں نے جو کیا بلکل ٹھیک کیا ہے"

حمزہ اپنے معقوق پہ فائز تھا کسی بھی قسم کی شرمندگی اس کے چہرے پہ نہ تھی۔ حد تو یہ تھی کہ وہ زینش کو لاک کر دینے والی گھوریوں سے بھی نواز رہا تھا۔

"خبر دار اک لفظ اور مت کہنا میری بہن کے بارے میں سمجھے "!!!

"بھائی میں تو تلخ حقیقت ہی بیاں کر رہا ہوں بس!!!جو جیسا ہوتا ہے اسکے بارے میں رائے اسکے کردار کے مطابق ہی دی جاتی۔۔۔۔۔"

کتنا سنگدل تھا وہ کیسے اک محبت سے گندھی لڑکی کی انا کو تار تار کر رہا تھا۔

"تو تم باز نہیں آو گے ایسے "۔۔۔۔۔۔۔

حزیفہ نے زور سے کرسی پیچھے دھکیلی جس پر وہ برجمان تھا اور سیدھا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

دو قدم اور آگے بڑھ کے وہ حمزہ کے عین مقابل آن کھڑا ہوا سر تا پیر مکمل ترہم آمیز نظروں سے حمزہ کا جائزہ لیا اور پھر "چٹاااااخ"۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی مت کریں ایسا پلیز"

حزیفہ نے پوری قوت سے حمزہ کے چہرے پہ اک گھما کہ تھپڑ رسید کیا تھا۔صورتحال بد سے بدترین ہوتی جا رہی تھی۔کبیر نے سہم کر آنکھیں بند کر لیں تھی۔جبکہ زینی اپنی کرسی سے اٹھ کر حزیفہ کی طرف لپکی تھی اسکو اتنے شدید اقدام سے باز رکھنے کیلئے۔۔۔۔۔

"آپ میرے بھائی ہیں بس" !!!!

"ہر کوئی ایرا غیرا آپکا سگا بہن یا بھائی بنے کا حقدار نہیں ہے سمجھے آپ۔۔۔"

"اور تم آگ لگا دی ہے اب تو جشن بھی منائونا جا کر۔۔۔۔"

"حمزہ آواز نیچے رکھ کے بات کرو ورنہ تمہارا حولیہ بگاڑ دونگا!!! نکاح میں ہے یہ لڑکی تمہارے سمجھے۔۔۔۔"

"آپ کی وجہ سے خاموش ہو جاتا ہوں مگر آج سہی معنوں میں مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں یتیم ہو گیا ہوں"!!!

حزیفہ پہ حسرت بھری نظر ڈال کر وہ لاونج سے اٹھا اور بیرونی دروازہ عبور کر گیا گھر کا۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھائی آپ نے یہ کیا کر دیا؟؟؟

اب کیا ہو گا؟؟؟

بھائی حمزہ کو روک لیں!! مت جانے دیں"

زینی نے حزیفہ کو روتے ہوئے جھنجوڑ ڈالا لیکن حزیفہ کو ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ خود باہر کی طرف ڈور لگا دی مگر حزیفہ کی گرجدار آواز نے اسکے پیروں میں جیسے بیڑیاں کس دی تھیں۔

"جانے دو اسکو!! کہیں نہیں جاتا آجائیگا عقل ٹھکانے آتے ہی"۔۔۔

❤❤❤❤

آج عائشہ بیگم کو دنیا سے گئے ہوئے تیسرا دن تھا۔سب رشتے دار اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو گئے تھے۔احمد بشیر صاحب بہتر تھے اب مگر ہسپتال میں ہی چند دن مزید زیر اعلاج رہنا تھا انہوں نے۔

احمد بشیر صاحب سے یہ بات چھپالی گئی تھی فلحال کہ عائشہ بیگم انتقال کر گئیں ہیں۔۔مگر کب تک چھپ سکتی تھی اتنی بڑی بات۔۔

سمیر اور اسکی بہن بھی سوئم میں آئے تھے اور شدید غم سے نڈھال دکھائی دے رہے تھے۔ڈیڑھ ماہ سے زائد ہو چکا تھا صلہ کے نکاح کو مگر وہ جیسے دل سے تسلیم ہی نہیں کر پا رہی تھی اپنے کسی کی منکوحہ ٹھہر جانے کی حیثیت کو یا شاید حالات ہی اتنے سنگدل ہو گئے تھے کہ سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

رات تینوں بہن بھائی پہلی دفع گھر میں تنہا رہے۔دانی تو ماں کو یاد کر کر کے آخر کار تھک کے صلہ کی گود میں سو گیا جبکہ وہ دونوں بہنے اک دوسرے سے گلے لگ کے خوب روئیں ماں کو یاد کر کر کے آنکھیں سوج چکی تھی مگر ماں کہاں رہی تھی جو آنسوں پونچھنے آتی۔

اگلے دن کی صبح صلہ نے دونوں بہن بھائیوں کو دیر تک سونے دیا تا کہ انکا ذہن کچھ پر سکون ہو کے اور خود فجر کے بعد سے ماں کیلئے اپنی سورہ ملک پڑھتی رہی جائے نماز بچھائے رو رو کے اپنی ماں کی مغفرت کیلئے دعائیں کی۔

۹ بجے کے وقت وہ جائے نماز تہہ کر کے اٹھی اور بابا کا فون لیکر لاونج میں مجود سوفے پہ آ بیٹھی۔

کافی دیر تک بابا کے دوست کو فون ملاتی رہی جنہوں نے اسکو جاب آفر کی تھی مگر وہ تھے کہ فون ہی نہ اٹھا رہے تھے۔ مما کے انتقال کی خبر بھی اسنے انکو دے دی تھی اور بابا کے ہاسپٹلائز ہو جانے کی بھی مگر وہ نہ آئے اور نہ کوئی رابطہ کیا۔

صلہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی یہ سب ہو کیا رہا ہے؟؟؟

شاید وقت نے ابھی مزید امتحان لکھ رکھے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❤❤❤❤

ھمزہ مسلسل ایک ہفتے غائب تھا گھر سے مگر حزیفہ نے اس ایک ہفتے میں اسکو شدت سے یاد کرنے کے باوجود فون نہیں کیا۔

زینی کو بھی سختی سے منع کیا ہوا تھا حمزہ سے فلحال کسی بھی طرح کانٹیکٹ کرنے سے۔

عجیب حالت تھی دونوں کی۔حزیفہ غلطی سے اپنا موبائل کسی کام سے جاتے ہوئے گھر ہی بھول گیا تھا۔

زینی نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کہ حزیفہ کے موبائل سے حزیفہ کے ہی انداز حمزہ کو گھر آنے کیلئے میسج کر دیا تھا

۔۔

"میسج میں بہت محبت سے اس نے لکھا تھا معاف کر دو اور گھر واپس آجائو پلیز"

"ٹائپ کرتے ہوئے وہ یہ یکسر فراموش کر بیٹھی تھی کہ وہ حزیفہ کی طرف سے میسج کر رہی ہے"

"ٹھیک ہے بھائی میں آجاتا ہوں مگر میری کچھ شرائط ہیں اور آپکو مجھ سمیت قبول کرنا پڑینگی۔۔۔"

لمحے کے ہزارویں حصے میں میسج موصول ہوا جو زینی کہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھیرنے کا باعث بنا۔

"منظور بس آجائو جلدی"

"اوکے آتا ہوں ایک گھنٹے تک"

"اوکے ہو می ٹیک یور ٹائم"

موبائل میں سے جھٹ سارے میسجز ڈیلیٹ کر کہ وہ اٹھ کر بیڈ روم کی طرف دوڑ گئی تا کہ اپنا حولیہ درست کر سکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم چاہے مجھسے میری روح بھی مانگ لو دیدونگی!!چاہے مجھے سنوار دو یا چاہو تو برباد کر دو لیکن" !

"تم میری دھڑکن ہو بس میرے ساتھی ہمیشہ میرے پاس رہو"!!!!!!

وہ شاور لینے کے بعد ڈریسر کت سامنے بال سلجھاتے ہوئے زیر لب مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ کتنی صاف دل تھی کہ پچھلی رمام تلخ باتوں پہ بڑی آسانی سے مٹی ڈال گئی تھی۔

وہ بس کانوں میں اک نگ کے ٹاپس پہن رہی تھی جب باہر سے شور اٹھا۔

"ہمم تو جناب آگئے ہیں"

جلڈی سے ڈریسر پہ رکھا بکے اٹھایا جو اسنے خود اپنے لان کے پھولوں کو توڑ کے حمزہ کیلئے بنایا تھا کچھ ہی دیر پہلے وہ بال سلجھانے کے بعد لان میں بھاگی تھی اور جلدی جلدی پھول جما کر کہ واپس بیڈ روم میں آکر ہلکی لپ گلوز کے بعد ٹاپس پہنے تھے۔

شانوں پہ دوپٹا پھیلائے باٹل گریں اور فروزی کے امتزاج کا جدید ڈیزائنر کا لان کا سوٹ پہنے اس نے آخری نظر شیشے میں خود کو دیکھے اور مسکرا کہ بالوں کو ننھے سے کیچر کی قید سے بھی آزاد کر دیا۔

وہ خوش آئندہ خواب سجائے نیچے اتری تھی نگر آخری سیڑھی پہ قدم رکھتے ہی اسکی آنکھیں پھٹی رہے گئی تھیں ۔بکے زمین پہ گرا تھا ہاتھوں سے چھوٹ کے نگائیں ساکت رہے گئیں تھیں۔

سامنے اسکا محبوب موجود تھا مگر رر حمزہ اکیلا ہر گز نہ رتھا۔۔۔۔۔۔۔"

❤❤❤❤❤

کون ہے یہ تمہارے ساتھ؟؟؟

اور کیونکر اس قدر استحقاق سے کھڑی ہے حمزہ یہ تمہارے ساتھ؟؟؟

جواب دو؟؟؟؟

حزیفہ نے ہی گھر کا بیرونی دروازہ کھولا تھا حمزہ کو اتنے دن بعد واپس دیکھ کے اسکے چہرے پر خوشی کے کئی رنگ بکھرے تھے۔

رشتوں کے نام پر اللہ نے اسکو چند ایک ہی رشتوں کی دولت سے ہی تو نوازا تھا اور ان محدود رشتوں کو وہ ہرگز کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دروازے کی چوکھٹ سے ہٹ کر سائیڈ پہ ہو کر حمزہ کے لیے اندر آنے کا راستہ بنا گیا تھا لیکن اندر آنے کے چند سیکنڈ بعد حمزہ نے اشارتاً کسی اور کو بھی اپنے پیچھے اندر آنے کا کہا۔

اندر آنے والی "ہستی" کو دیکھ حمزہ کے چہرے پہ بڑی دلفریب مسکراہٹ بکھی تھی جو کہ حزیفہ کو سخت ناگوار گزری۔۔

حزیفہ کی تیوریوں پر ناقابل فہم بل پڑے تھے جو کہ حمزہ کی نگاہوں میں جلن سی بیدار کر چکے تھے۔

تقریباً ۲۲ سے ۲۳ سالہ لڑکی عبایا پہنے گھبرائی ہوئی جھکی جھکی نظروں کے ساتھ جھجکتے ہوئے اندر داخل ہوئی

۔۔

"میری برداشت کا مزید امتحان مت لو حمزہ"!!

"بھائی آپ نے کہا تھا نا مجھ سے کہ آپ کو میری ہر شرط منظور ہو گی اگر جو میں گھر واپس آجاوں؟؟"

حمزہ نے مان سے بڑے بھائی کے شانے پر ہاتھ بڑھا کہ رکھا لیکن حذیفہ نے اس کو ایک دم جھٹکے سے خود سے دور کیا اور شعلہ بار لہجے میں گویا ہوا۔۔

"اول تو میں نے ایسا کچھ تم سے کہا ہی نہیں ہے اور یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ کا بس نہیں چل رہا کہ وہ حمزہ کی حد سے سوا ہوئی دیدہ دلیری پہ دو تین تھپڑ ایک دفعہ پھر اس کے چہرے پر جڑ دے لیکن وہ اجنبی لڑکی کے سامنے بمشکل خود پر پہرے بٹھانے پہ مجبور صبر کی آخری حدود کو چھو رہا تھا اس کا ضبط۔

"میں نے شادی کر لی ہے"!!

"بھائی یہ میری بیوی ہے حریم احمد"۔

حمزہ نے اپنی "نئی نویلی دلہن" کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا جیسے حذیفہ کے سامنے اسے پروڈکشن فراہم کر رہا ہو۔ جیسے وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کی بیوی کے احساسات کس قدر خوف میں لپٹے ہوئے ہیں اور بس یہی وہ لمحہ تھا جب زینش کے ہاتھوں سے محبت سے گندھا گلدستہ زمین پر گر کہ فرش پہ بکھرا تھا بالکل اس کے نصیب کی طرح خوابوں کو بھی ریزہ ریزہ کر گیا تھا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے!! !

افف۔۔۔۔۔یہ محبت۔۔۔۔۔!!!

"نکل جاؤ ابھی اور اسی وقت حمزہ اور آئندہ مجھے اپنی شکل کبھی مت دکھانا سمجھے"!!

"اگر یہ تمہاری بیوی ہے تو پھر یہ لڑکی کون ہے جو پچھلے کئی سالوں سے تمہاری منکوحہ کے نام سے پہچانی جاتی ہے؟؟؟؟"

"اور لڑکی کیا تمہیں پتا ہے کہ جس شخص کی تم بیوی بنی ہو وہ پہلے سے شادی شدہ ہے؟؟"

حزیفہ نے "دلہن صاحبہ" کو بھی بری طرح سے جھاڑ دیا۔بس نہیں چل رہا تھا کہ ہاتھ بڑھا کہ اسکو گھر سے باہر کر دے اور حمزہ کی زندگی سے نکال پھینکے مگر شاید وہ اپنی فطرت کت خلاف جا ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"اور اگر لڑکی تمہیں یہ بات پتا تھی تو تم پر میں سلام پیش کرتا ہوں کیوں کہ تم نے بھری چارپائی پر اپنی سیٹ سجانے کے خواب بنے ہیں۔۔۔"

"ایک عورتوں ہو کہ تم کیسے دوسری عورت کا گھر برباد کر سکتی ہو!؟؟"

"دیکھنے میں تو تم مجھے بہت معصوم لگتی ہو مگر کام تمہارے۔۔۔۔۔۔۔""

"بس کریں بھائی!! آپ میری بیوی سے اسطرح پیش نہیں آسکتے"۔۔۔۔

"میں اس سے زیادہ بھی برا پیش آونگا کیونکہ یہ زینی کا معملہ ہے اور زینی میری بہن، میری بچہ ہے"۔۔۔

"اور میں آپکا سگا بھائی ہوں!! میری خوشی آپکو عزیز ہونی چاہئے نا کہ غیروں کی"

حمزہ نے اک چبھتی ہوئی نظر زینی پہ ڈالی۔

"میری بیوی بے شک معصوم و باپردہ رہنے والی پاکیزہ لڑکی ہے" !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آل رائٹ!!تو تم نے لڑکی انہیں معصوم اداؤں سے میرے بھائی کو اپنے شیشے میں اتارا ہے نا؟؟؟"

حزیفہ نے نفرت سے نقاب سے جھانکتی دو نین برساتی آنکھوں میں دیکھ کر نخوت سے کہا۔

"بس بھائی بہت ہو گیا میں اپنی بیوی کے بارے میں اب مزید اک الفاظ نہیں سنوں گا"!!

"میری بھی بہت سادہ اور بے قصور ہے"

"جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کریں۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ حمزہ میرا ہاتھ تم پر ایک دفعہ پھر سے اٹھ جائے گا تمہارے اوپر۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ نے ازیت سے زینی کو دیکھا جس کی حالت شدید دکھ سے بے حد غیر ہو رہی تھی،لبوں پہ جیسے تالا لگا بیٹھی تھی اور آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں مگر آنسوں ندارد تھے۔۔۔۔

"اٹھایئے نا ہاتھ!!کیوں نہیں اٹھا رہے آپ مجھ ہاتھ؟؟؟"

"ایک دفعہ پہلے بھی مجھے اس لڑکی کی وجہ سے مار ہی چکے ہیں آپ!!تو آج بھی مار کر دیکھ لیں ہو سکتا ہے زینی سمیت آپ کو بھی سکون مل جائے۔۔۔"

"کس سکون کی بات کرتے ہو تم؟؟؟

بولو؟؟؟"

"میں کہتا ہوں میری بہن کو آزاد کرو ابھی اور اسی وقت نہیں تو میں۔۔۔۔۔۔"

حذیفہ نے اپنے لاڈلے بھائی کا گریبان سختی سے مٹھیوں میں جکڑا تھا جبکہ اس کے اس قدر غصے کو دیکھ کے حمزہ کے ساتھ کھڑی ہے اس کی نئی دلہن تھر کانپنے لگی جیسے قیامت سے پہلے کا منظر دیکھ لیا ہو آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے تھے حریم کے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور جس لڑکی کو تم بار بار اپنی اہلیہ ثابت کر رہے ہو تو اس کے بارے میں کیا سوچا ہے؟؟؟"

"آزاد کرو اس معصوم کو اس نام نہاد بندھن سے۔"

حذیفہ نے آنسوں پیتی زینی کے سر پہ دست شفقت رکھا۔جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔

"کہ میں ہوا ابھی"

" صحیح کہا بھائی آپ نے زینی میری بیوی ہے مگر حریم میری من چاہی بیوی ہے"۔

'امید ہے آپ کو بیوی اور محبوبہ میں فرق کا علم ضرور ہو گا۔"

حمزہ کے لہجے کی طرح چہرے پر بھی کسی قسم کی شرمندگی کے آثار موجود نہ تھے۔

دوسری طرف وہ تھی جس کی روح میں حمزہ بستا تھا آج لیکن وہ تہی دامن تھی۔

اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود بھی زینی کی آنکھوں میں ایک آنسو تک نہ جھلکا تھا۔شاید اب بھی وہ اس بے وفا کے سامنے مزید کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی جو وہ پہلے یہ ایک دفعہ کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دفع ہو جاؤ نکل جاؤ تم اس گھر سے"

"اور جس لڑکی کو تم اپنی من مانی کر کے بہا کر لے کر آئے ہو اس کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔!!

"اب زینی سمیت میرا اور کبیر کا تم سے کوئی تعلق نہیں رہا!!میں تمہارے سے اپنا جینا مرنا ختم کرتا ہوں۔۔"

"بھائی آپ جانتے ہیں آپ جس لڑکی کے لئے مجھے ذلیل کر کے گھر سے نکال رہی ہیں اس کی اصلیت کیا ہے؟ ؟؟"۔۔۔

"کونسی اصلیت کی بات کر رہے ہو؟؟؟؟"

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

"میری بہن کے اوپر اگر تم نے کسی بھی قسم کا گھناؤنا الزام داغا نا تو میں تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دوں گا !!میری بہن پاک دامن ہے۔۔۔"

ھزیفہ کا گویا حوصلہ جواب دے گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کتنی پاکدامن ہے آپکی چہیتی میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں"۔۔۔

"ملنے چلی تھی محترمہ اپنے محبوب سے اور وہ بھی ٹیلیفونک فرینڈ شپ کی بنیاد پے۔۔۔"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

حمزہ تو جیسے پھٹ پڑا تھا اور ذینی!!اس کے لئے تو جیسے زمین میں دفن ہو جانے کا مقام تھا وہ جانتی تک نہیں تھی یہ کونسے الزام وہ اس وقت اس کی کردار پہ لگا رہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس جو تم اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو؟؟؟"

حذیفہ نے ایک تھپڑ تو پہلے حمزہ کے چہرے پر دھرا تھا اور اس کے بعد اتنی زور سے چیخا کہ پورے گھر کے در و دیوار تک کانپ اٹھے۔۔

"ثبوت۔۔۔!!ثبوت چاہیے آپ کو بھائی تو ثبوت یہ لڑکی ہے۔"

"تحریم اپنا نقاب اتارو۔۔"

"مجھے اس قسم کی صفائی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی مجھے کوئی ثبوت چاہیے مجھے میری بہن کے اوپر بہت بھروسہ ہے تمہاری بات کا یقین کرنا نہ کرنا مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا اسلئے دفع ہو جاؤ اپنی نام نہاد بیوی کے ساتھ اور کبھی مت اپنا چہرہ دکھانا آئندہ۔"

حذیفہ نے حمزہ کو دھکے دے کر گھر سے نکالنے کے لئے آگے بڑھایا ہی تھا مگر زینی نے بیچ میں آکر کسی دیوار کی طرح حذیفہ کا راستہ روکا۔

"بھائی آپ کو میری جان کی قسم معاف کر دیں حمزہ کو یہ اس کا شرعی حق ہے ایک شادی کرے یا دو!!اور رہی بات میری تو ہم بعد میں آرام سے فیصلہ کریں گے کہ آگے کا کیا کرنا ہے۔"

وہ کیوں دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتی اس لیے جھٹ حذیفہ کیلئے اپنی محبت کی قربانی دے بیٹھی۔۔۔

"نہیں بیٹا اب ایسا ممکن نہیں ہے کیوں کہ میں۔۔۔"

"بھائی اگر آپ کو میری جان عزیز ہے اور مجھ سے محبت کرتے ہیں تو پلیز۔۔۔"!!

"دیکھ لیا تم نے ایک وہ لڑکی ہے جو گھر سے نکلوانے کے درپے ہے اور ایک یہ لڑکی ہے جو تمہیں اب بھی گھر میں رہنے کے لئے میری منتیں کرتی ہے۔۔"

"فرق کا اندازہ اگر تمہیں ابھی نہیں ہوا تو بعد میں بھی نہیں ہو گا۔۔"

حزیفہ نے اک قہر آلود نظر حمزہ اور حریم پر ڈالی اور خود جارحانہ انداز میں گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے نکل گیا ۔۔۔۔اب اس کا رخ سکون کیلئے اپنے اصل گھر جہاں اسکا تھوڑا مگر بہت مکمل بچپن گزرا تھا جہاں اسکی ماں کی خوشبو تھی۔۔جہاں جا کر وہ اپنے تمام غم بھلنے لگتا تھا۔۔

حزیفہ کا گھر۔۔۔۔!!!

"اسکے ماں باپ کا گھر۔۔۔۔۔۔۔۔"

❤

گیٹ کھلا ہوا تھا صلہ خود میں بڑی مشکل سے ہمت پیدا کرتی اندر داخل ہو گئی۔وہ یہ سب مجبوری کے تحت کر رہی تھی مگر پھر بھی اس کا دل بے چین و نادم تھا۔

قدم من من بھر کے ہو رہے تھے یہ تجربہ اس کیلئے نیا تھا۔وہ کیا اس کے علاوہ کوئی بھی لڑکی اس کی جگہ ہوتی تو اتنی ہی بے حوصلہ اور خوفزدہ ہی ہوتی۔

وہ وہاں موجود سنگل سیٹر صوفے پر ٹک گئی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔یہ ایک اپارٹمنٹ تھا لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کبھی کبھی ہی کوئی شاذونادر ہی ادھر آتا ہو گا پورا اپارٹمنٹ گرد و دھول مٹی سے اٹا ہوا اس کی نفیس طبیعت پہ گراں گزر رہا تھا۔

فرنیچر کے نام پہ لاؤنج میں بس دو ہی صوفی موجود تھے باقی پورا ڈائننگ ایریا خالی تھا۔لاؤن سے ملحقہ دو دروازے تھے شاید بیڈ روم کے تھے لیکن وہ دونوں ہی دروازہ بند تھے جبکہ کچن لاؤنج میں ہی بنایا گیا تھا۔

ایک سنک اور دو اوپر کی طرف لگے کیبنیٹ پہ مشتمل یہ کچن کسی بھی قسم کے برتن اور چولہے سے بے نیاز اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اس کا شک سو فیصد درست ہے۔

یہ اپارٹمنٹ کسی کے مکمل رہائش میں نہ تھا۔

وہ وہشت زدہ سی اٹھ کھڑی ہوئی لمحے بھر میں اس کی چھٹی کسی انہونی کا پتہ دے رہی تھی۔

عبایا جھاڑتی وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھنے لگی۔اسے فلحال یہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت نظر آرہی تھی۔

لیکن جانے کے بعد اسکے ساتھ کیا ہونا تھا یہ سوچ کہ ہی ج وہ پل بھر میں لرز گئی لیکن ادھر رہ کر جو ہوتا اس کے ساتھ یہ سوچ بھی اس کے لئے جسم کی روح فنا کر دینے کے مترادف تھی۔

وہ اپارٹمنٹ کا دروازہ عبور کر باہر نکلنے کو تھی لیکن ادھر وہ قدم دروازے سے باہر نکالتی ہی جب نہ جانے کہاں سے وہ دروازے کے بیچوں بیچ دیوار بنا حائل ہو چکا تھا۔سامنے موجود شخص کو دیکھ وہ بے طرح سہمی تھی دو قدم خود بخود پیچھے کھسکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے ارے بیبی ابھی تو آئی ہو اور بغیر مجھے اپنا دیدار کا شرف بخشے کہاں چلیں مائی ڈیر وائف؟؟؟"

"میں تو تمہارے نوخیز حسن سے لطف اندوز ہونے کا پورا پورا حق رکھتا ہے۔۔"

"پلیز مجھ سے ایسی گفتگو نہ کریں"

"تو پھر کس سے کروں ایسی باتیں ویسے تم میری ہونا جانیمن تو بیوی سے ہی کرو نگا نہ یار باتیں اور؟؟؟"

معنی خیزی سے اسکا عبایا میں ڈھانپا ہوا وجود دیکھ کر گمینگی وڈھٹائی کی تمام حدود کر چکا تھا وہ شخص۔

"میں آپ کی وائف نہیں منکوحہ ہوں"۔

"فلحال"!!!!

"بہتر ہے کہ آپ مجھے وہ تصاویر جلد سے جلد دکھا یا دیں جن کا اپنے فون پر ذکر کیا تھا۔۔"

وہ ہتھیلی پھیلا کر برہمی سے بوی مرد کا یہ کونسا روپ تھا وہ چھوٹی سی لڑکی سہم ہی تو گئی تھی۔

"میری کمسن کھلتی کلی بھولی بیوی میں قربان جاؤں تمہاری معصومیت پر"۔۔

"آپ کو سمجھ نہیں آرہی مجھ سے دور رہیں اور مجھے وہ تصویریں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ اپنے شانوں سے جھٹکتی کچھ اور بھی فاصلے پہ ہوئی تھی۔

"اوہ ہاں وہ تصاویر تم خود ہی دیکھ لو اور یہ بھی دیکھ لینا کہ جو لباس تم نے زیب تن کیا ہے اس میں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہے ورنہ بعد میں تمہیں شکوہ ہو گا جب سب کی نظروں سے گزرے گیں وہ پکس"

وہ برے طریقے سے الجھ گئی تھی اس کے سامنے کبھی کسی نے اس طرح کہ غلیظ لہجے میں بات نہ کی تھی باپ نے اس کو سختی سے رکھا تھا۔ ہمیشہ زمانے کی گرم و سرد سے بچانے کی مکمل کوشش کی تھی مگر یہ کیا ہو رہا تھا اب اس ساتھ۔۔!!

"میں نے کہا نہ میں ابھی آپکی وائف نہیں ہوں۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ بھرا گیا۔

"چلو مان لیا جانیمن کہ تم میری منکوحہ ہو"

وہ اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ہی کہہ رہی تھی۔ جتنی اسکی عمر تھی اس حساب سے تو وہ پھر بھی کافی حد تک سمجھداری سے کام لے رہی تھی۔

"تو کیا منکوحہ کو بیوی بننے میں بہت بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟؟؟؟"

وہ اسکی کم عقلی پہ تمسخرانہ لہجے میں دریافت کر رہا تھا۔

سامنے موجود شخص (جو کہ اس کے شوہر کے رتبے پر فائز تھا) کہ چہرے پہ جھلکتی خباثت کو دیکھ وہ لرز اٹھی تھی۔

وہ چھوٹی ضرورت تھی کم عمر تھی زندگی کی بہت ساری حقیقتوں سے واقف نہ تھی مگر ایک لڑکی ضرور تھی خود پہ پڑھنے والی غلیظ نگاہوں کا مطلب کافی حد تک سمجھ چکی تھی۔

اس کو دو دن سے ذہن پر زور ڈالنے کے باوجود یہ یاد نہیں پڑ رھا تھا کہ ان دونوں کے نکاح کے دن لی گئی تصاویر میں سے ایسی کونسی تصاویر ہیں جو اس کے ماں باپ کی عزت پامال کرنے کا باعث بن سکتی تھی؟؟

زندگی بھی نہ جانے کیسے کیسے امتحان لینے پر بضد تھی اس سے ابھی تین ماہ پہلے ہی تو اس کا نکاح ہوا تھا اور یہ اس کے شوہر سے اس کی پہلی ملاقات تھی ان تین ماہ میں نکاح کے بعد۔۔۔۔۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے جانا ہے واپس ابھی اور اسی وقت"۔۔

"تم جانا چاہتی ہو تو بے شک جاوں مگر تمہارے گھر پہنچنے سے پہلے تمہارے گھر کے دروازے پہ طلاق نامہ پہنچ چکا ہو گا"۔۔۔

"اور پھر ایک دفعہ یہ تو سوچو کہ تم سمیت تمہارے گھر والے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے طلاق یافتہ بیٹی کہلانے کے بعد۔۔۔۔"

اسکے شخص کے الفاظ تھے یا بم کا گولا وہ سہم چکی تھی۔

"تمہارا دل کا مریض باپ کیا منہ دکھائیگا کسی کو؟؟؟"

"جب اس چھوٹے سے محلے میں جان پہچان کے لوگوں سے ملے گا اور ارے ہاں آخر میں تمہاری بہن بھی تو ہے وہ شاید اس کا تو اللہ ہی حافظ ہے ہو سکتا ہے وہ باقی کی زندگی اپنی ماں باپ کی دہلیز پہ ہمیشہ تمہاری وجہ سے لگنے والے ڈھبے کے باعث ایڑیاں رگڑتی رگڑتی بوڑھی ہو جائے۔۔"

سمیر سفاکی سے کہتا زبردستی اس کو بازو سے تھام کے اندر واپس لاؤنج میں لے کر آ گیا تھا ایسا لگ رہا تھا اس بیدرد شخص کے اندر دل ہی نہ ہو۔

ہوشیاری سے اپارٹمنٹ کا دروازہ جو کہ پورا چاک ہوا تھا بوٹ کی نوک سے بند کرنا نہیں بولا تھا وہ۔۔۔

(

دوسری طرف وہ تھی جو صرف آج اسی لیے یہاں موجود تھی کہ اس شخص جو کہ اس کے شوہر کے روپ میں بھیڑیا بنا ہوا تھا۔ اسے دھمکی ہی ایسی دی تھی کہ اس کو آتے ہی بنی۔

اور اب یہاں آ کے وہ سوچ رہی تھی کہ کم از کم بہن کو تو بتا دیتی کسی کو بغیر بتائے آنے کا نتیجہ اس کو سامنے نظر آ رہا تھا۔۔

اگر تم نہیں آئیں مجھ سے ملنے تو تمہارے نکاح والی تصاویر میں کچھ ایسی تصویر میرے پاس موجود ہیں جن")میں تمہارے کپڑوں میں کچھ کمی دیکھی ہے میں نے۔

اور اگر تم آؤ مجھ سے ملنے تو میں وہ تصاویر تمہارے حوالے کر دوں گا اور نہ آنے کی صورت میں یا کسی کو بھی کچھ (" بھی بتا کہ آنے کی صورت میں اپنے انجام کی تم زمیدار ہو سکتی ہو۔۔

وہ دو دن تک مسلسل خود سے جنگ لڑتی رہی مگر پھر مجبوراً ماں باپ اور خود کے نکاح کو بچانے کے لئے یہاں پہ اس کے گھر یہ سوچ کے آئی کے باقی گھر والے بھی موجود ہوں گے اسکے جو لوگ نکاح کے وقت تھے ماں اور بہن بھائی۔ لیکن یہ اسکی سب سے بڑی غلطی تھی ماں باپ کو لاعلم رکھنا ایسے معملات میں انکو نا شامل کرنا سب سے بڑی غلطی تھی اسکی۔

"آپ کے پاس میری جو بھی تصاویر ہے مجھے براہ کرم واپس کر دیں اسکے بعد میں یہ رشتہ خود ہی ختم کر دوں گی ----"

"ہاں ضرور ختم کر دینا یہ رشتہ مگر اس سے پہلے ایک ضروری کام ہو جائے زرا"

وہ صوفے پر سے دھکا دے کر اس کو زمین پہ گرا کہ اسکے اوپر جھکا تھا۔

یہ۔۔۔۔؟؟؟

یہ سب کیا ہے؟؟؟؟؟

وہ بری طرح خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کچھ زیادہ نہیں ہے بس۔۔۔۔۔"۔۔

"بسسسس کیاااا چھوڑو مجھے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب تک تو کوئی تصویر نہیں تھی تمہاری میرے پاس لیکن آج کے دن میں تمہاری اتنی تصویریں بناؤں گا کہ تم دیکھتے نہیں تھکو گی میری کمسن اور معصوم چھوٹی سی پری۔۔۔"۔۔۔

"مم۔۔۔۔۔مطلب کیا آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟؟؟"

"بالکل اس وقت جھوٹ بولا تھا مگر اب سچ کہہ کر اس جھوٹ کو حقیقتکا نام دے تو رہا ہوں۔"

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"!

"کہا نا بیبی اس وقت تو جھوٹ تھا مگر اب سچ کر کے دکھاؤں گا۔۔۔"

وہ اس کو گرا کے اس کے اوپر جھکا اور عبایا کا اسکارف بے رحمی سے اتار کر صلہ کے ہاتھ کے ایک طرف اچھالا مگر صلہ نے اپنے اسکارف کر خدا کی طرف سے غیبی مدد جانا اور کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمین پہ گرا اپنا اسکارف ہاتھ بڑھا کہ سمید کے گردنا محسوس انداد پہ پشت پہ لیجا کر دوسرے ہاتھ کی مدد سے گلے میں پھندا سا باندھ دیا۔

سمیر اس افتاد کیلئے ہر گز تیار نہ تھا اور لمحوں میں بوکھلا گیا جبکہ صلہ نے اسی کو موقع غنیمت جانا اور ہمت کر کہ اسکارف کو سمیر کی گردن کے گرد دونوں ہاتھوں سے کھینچ کے مزید گرفت دخت کر دی اب سمیر با قائدا کھانستے ہوئے صلہ سے کچھ فاصلے پہ ہوا مگر فلحال اس وقت سمیر کی ہر تدابیر الٹی اسی کے منہ کو آ رہی تھی۔

"میں کہتی ہوں مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو"

"نہیں تو میں تم جیسے درندے پہ ترس نہیں کھاونگی!!؟ارڈالونگی میں تمہیں سمجھے"

سمیر کو بری طرح دم گھٹنے کے باعث کھانستا دیکھ صلہ کی ہمت کچھ اور بھی بندھی تھی اور وہ اب مکمل خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی جبکہ سمیر اب بھی زمین پہ نیم دراز کھانستا اپنی غیر ہوتی حالت پہ ماتم تک کرنے کا قابل نہیں رہا تھا۔۔

"مم۔۔۔میں تم۔۔۔۔ تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

طلاق۔۔

طلاق۔۔۔۔،

اور بس یہی وہ لمحہ تھا جب صلہ کو اپنے اندر تک۔ سکون اترتا محسوس ہوا۔۔

جلدی سے اسکے گلے میں گرا لگائی سخت سی تا کہ وہ با آسانی کھول نہ سکے سور مزید دو تین نل ڈال کر اسکارف میں وہ سمیر کو بری طرح تڑپتا چھوڑ جلدی سے اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی جانتی تھی اچھی طرح کہ سمیر کچھ ہی دیر میں گرہیں کھول کر اسکو ڈھونڈتا ہوا باہر آنے والا ہو گا۔

لیکن آج اسکو حجاب کی قدر و قیمت کا صحیح معنوں اندازہ ہوا تھا۔

"میرے خدا تیرا کرم ہوا مجھ پہ جو تو نے میرے تن کی زینت سے میری عصمت اور میری عزت محفوظ رکھی"

"بے شک تو بڑا غفور ہے۔"

❤

"شکر" !!

صلہ نے ماتھے پے آیا پسینہ اپنے کانپتے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔ دسمبر کی یخ بستہ ٹھنڈ کے باوجود خوف اور مستقل بھاگنے سے اس کا پورا وجود پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔۔۔

رات کی تاریکی میں اس پیارے سے گھر کی در و دیوار اس کو اپنی محفوظ پناہ گاہ محسوس ہوئی۔

وہ دیوار سے ٹیک لگائے سانس بھی ایسے لے رہی تھی جیسے دیوار بھی باہر موجود پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ شامل ہو اور انکو خبر نہ کر دے۔ وحشت زدہ سی وہ بار بار پردے کی اوٹ سے باہر جھانک رہی تھی جہاں اب بھی پولیس متلاشی تھی اسکیلئے۔

) سمیر نے اس پہ چوری پلس قاتلانہ حملہ کا الزام لگا کہ پولیس کو ساتھ لیا تھا اور اب وہ اسکو قریب کے ایریاز میں کسی زخمی شیر کی طرح تلاش کر رہا تھا۔

سمیرا ایک "خاص بروکر" تھا جو کہ یہ کہہ کر لڑکیوں کے ماں باپ کو سبز باغ دکھاتا کہ وہ شادی کے بعد باہر لیجائے گا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

جہیز میں کچھ نہیں لیگا حد یہ کہ یہ اک پورا گروہ تھا جو پہلے کسی علاقے میں گھر کرائے پہ لیتا اور پھر کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد لوگوں سے گھل ملنے سے لیکر رشتے طے اور پھر نکاح تک کا کام بڑی سفائی اور پلانگ سے کرتا ۔نکاح کے بعد لڑکیوں کو کسی نہ کسی طرح ملنے بلایا جاتا اور انکی ویڈیوز بنا کر ان معصوم لڑکیوں کو بلیک میلنگ کے زریعے غلط و مکروہ کاموں میں استعمال کیا جاتا مگر اس دفع صلہ نے پانسہ ہی الٹا کر دیا تھا۔

خدارا اپنی بچیوں کو باہر کے رشتے کی بنیاد پہ نہ بیاہیں جب تک کہ مکمل ہر طرح سے انویسٹیگیٹ نہ کر لیں!!)۔

چند لمحوں بعد اس کو گھر میں ایک آہٹ سی ہوتی محسوس ہوئی جیسے کوئی دروازہ کھول کے لانچ کے اندر داخل ہوا ہو۔ سراسیمہ ہو کے اس نے ڈرتے ڈرتے ادھر ادھر نظر دوڑائی کچھ ہی فاصلے پہ لیمپ جلتا رکھا دیکھ اسنے اک گہرا سانس لیا اور جھپٹنے کے انداز میں لیمپ اٹھالیا۔ صلہ ایک ہاتھ میں لیمپ مضبوطی سے پکڑے مکمل طور پر آلرٹ ہو چکی تھی آنے والے پہ حملہ کرنے کی غرض سے۔

"اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہتی ہو اس لیمپ سے یا میرے سر کو زخمی کرنے کا سوچ رہی ہو تو یہ ناممکن ہے"۔

حزیفہ کی اسکی طرف پشت تھی وہ اپنا ہاتھ سے گرا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

موبائل اٹھانے کو زمین پہ جھکا تھا جب اسکو موبائل کی اسکرین سے لیمپ کی مدھم روشنی کے باعث "صنف نازک" کا عکس دکھائی دیا۔ وہ لمحے میں سیدھا ہوا اور اسکو دیوار سے لگا کہ جیسے صلہ کیلئے فرار کی تمام راہیں مسدود کر ڈالیں۔

"مم۔۔۔میں چچ۔۔۔چور نہیں ہو مجھے بس پناہ چاہئے"۔۔۔۔

بے ہنگم سانسیں ولڑکھڑاتا لہجہ اس پہ تضاد پنکھڑی کہ مانند پھڑپڑاتے لب و نشیلی سیاہ آنکھیں جن میں خوف کا طلاطم برپا تھا وہ چھوٹی سی لڑکی کسی کو بھی چاروشانے چت کرنے کیلئے کافی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں چور نہیں ہوں"

گھمبیر لہجے میں دریافت کرتا وہ صلہ کو مزید سہما گیا تھا۔

"اتنی سی عمر میں اتنے بڑے بڑے اسٹنٹس کرنے کی کیا ضرورت ہے"

ھزیفہ پہچان تھا سامنے موجود لڑکی کو!!بے ساختہ یہ جملہ اسکے لبوں سے ادا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں سچ کہہ رہی ہوں میر ایقین کریں میں پھنس جاتی اگر آپکے گھر کی کھڑکی نہ کھلی ہوتی"۔

وہ جان بوجھ کر نظر انداز کر گئی تھی حزیفہ کی کہی دوسری بات کو۔

"اور اگر میں کہوں کہ تم اک مشکل سے نجات پانے کے چکر میں دوسری کہائی میں گر چکی ہو؟؟؟"

کہتے کے ساتھ ہی حزیفہ نے پیچھے ہٹ کے سوئچ پہ ہاتھ مار کر لائٹ جلائی تھی۔

لیکن اس اگر کے آگے جیسے صلہ کی زبان تالو سے جا لگی تھی سامنے موجود شخص کو مکمل اجالے میں دیکھ کہ ااسکی آنکھوں میں بھی بڑی تیزی سے شناسائی ابھری تھی۔

اور اس شناسائی کی منزل تہہ کرنے کے بعد تو جیسے صلہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہے گیا۔

"اب اگر میرا مکمل جائزہ لے ہی چکی ہو تو زرا یہ بھی بتادو اب کس سے بھاگ رہی تھی؟؟؟"

"کون ہے تمہارے پیچھے؟؟؟؟"

ھزیفہ کے لہجے میں بے پناہ سختی رچی ہوئی تھی جو چند لمحوں کہ لئے صلہ کو بھی گڑبڑا گئی تھی۔دوسری طرف وہ تھا جو غصے سے بے حال ہونے کو تھا۔کس حزبہ کے تحت یہ فلحال وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا!!

www.kitabnagri.com

"مم۔۔۔میں گھر سے نکلی تھی ایک دوست کی طرف جانے کیلئے۔۔۔۔"

پھر؟؟؟؟

چانچتی ہوئی نگاہوں سے وہ اب بھی صلہ کا جائزہ لے رہا تھا جیسے حقیقت کو ترازو میں تولنا چاہ رہا تھا۔

"بب۔۔۔بس اسٹاپ کے ایک لڑکے نے مجھے زبردستی لفٹ آفر کی لیکن میرے انکار کے باوجود وہ نہیں مانا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر ہاتھ بڑھا کے زبردستی میرے ہاتھ کو پکڑ کر اندر بٹھانا چاہ رہا تھا جب میں نے اپنا دوسرا ہاتھ استعمال کرتے ہوئے گاڑی کا دروازہ زور سے اسکے ہاتھ پہ دے مارا۔

وہ شخص تکلیف سے بلبلا رہا تھا اور میں موقع غنیمت جان کہ وہاں سے بھاگنے لگی مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ مجھ پہ چوری کا الزام لگا کہ پولیس کے ساتھ مجھے فالو کرنے نکل پڑے گا۔۔۔۔"

آدھا سچ آدھا جھوٹ بولتے بولتے اسکی آنکھوں میں نمی جبکہ آواز میں بھراہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ایک جگہ سے عزت بچا کہ آئی تھی اور دوسری جگہ اسی عصمت کو داغدار ہو جانے کے ڈر سے اصل حقیقت پہ پردہ دال گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لوگوں کی زبانیں نہیں بند کر سکتی تھی اور نا ہی حزیفہ کی سوچ پڑھنا صلہ کے اختیار میں تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی بتائی گئی "کہانی" پہ حزیفہ کو کتنا یقین آیا تھا لیکن وہ اپنی انا کا جنازہ پھر بھی کسی کے سامنے نہیں نکلنے دینا چاہتی تھی۔آخر کو خدا رماں کی سمجھدار بیٹی جو ٹھہری۔

"اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو تمہیں میں مکمل پروٹیکشن فراہم کرونگا لیکن اگر جو تمہاری اک بات میں بھی غلط بیانی کا مجھے علم ہوا بعد میں تو پھر آگے کے حالات کی تم خود زمیدار ہو گی"

"یاد رہے مجھے سچ کہنے والوں سے محبت جبکہ جھٹ بولنے والوں سے شدید خار آتی ہے"

"مم میں سچ"۔۔

"چنگیز خان نا ہو تو"

وہ بڑبڑا ہی سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خشمگیں گھوری سے نوازہ گیا صلہ پہلو بدل کے رہے گئی اگر آج بری نا پھنسی ہوتی تو سامنے کھڑے شخص کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتی مگر ہائے ے ے ے ے یہ مجبوری۔

"کرم نوازی سر آپکی لیکن مجھے اب لگتا ہے کہ باہر میری تلاش ختم ہو چکی ہے اسلئے مجھے اب اجازت دیں"

دانت پیس کے کہتی وہ اب مزید حزیفہ کے گھر "پناہ" لینے کی روادار نا تھی۔

"یہ لو موبائل اور انفارم کر دو اپنے بابا کہ تم خیریت سے ہو"۔۔

ایسا کیا تھا سامنے موجود لڑکی میں کہ وہ خود کو نرمی برتنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔گھر سے انتہائی خراب موڈ میں نکلنے کے باوجود صلہ کی موجودگی میں اسکو اپنے منتشر اعصاب ٹھنڈے و پر سکون ہوتے محسوس ہونے لگے۔

صلہ نے چند سیکنڈ بعد جھجکتے ہوِئے حزیفہ سے فون لیا تھا نگاہیں ہنوز جھکی ہوئی تھی بڑی مشکل سے اسنے باپ کو سمجھایا تھا کہ وہ حالات خراب ہونے کے باعث اپنی دوست کے گھر ہی ہے کچھ دیر تک پہنچنے کی عین کوشش کریگی لیکن شاید وہ نا سمجھ تھی یہ نہیں جان سکی تھی کہ اسکا باپ اپنی جان سے پیاری بیٹی کے لہجے کی نمی اور لڑکھڑاہٹ سے ان کہی بھی سمجھنے کا ہنر رکھتا۔

صلہ نے اپنے تیئں احمد بشیر صاحب کو مطمعین کرنے کی پوری کوشش کر کے خدا حافظ کہہ کر فون واپس حزیفہ کی طرف بڑھا دیا تھا جو یک ٹک سینے پہ بازو لپیٹے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

صلہ باپ کی بگڑی حالت کے پیش نظر ایسی کوئی بات انکے سامنے نہیں کر سکتی تھی جن سے انکی صحت گڑبڑ کر جاتی بہت تکلیف سے دوچار ہوئی تھی وہ باپ سے غلط بیانی کرتے ہوئے۔واقعی ایک جھوٹ پہ پردہ ڈالنے کیلئے انسان کو کئ "کھٹوٹ "کا سہارا لینا پڑتا!!!خدا کبھی بریگھڑی میں بھی جھوٹ نہ بولوائے۔۔۔۔۔

سمیر سے نکاح اور پھر طلاق کی بات بھی اسنے دانستا حزیفہ سے مخفی رکھی تھی کہ کہیں وہ اسکو غلط سمجھ کہ سمیر کے حوالے نہ کر ڈالے۔۔۔

"بلاشبہہ عورت کی حیاء اسکی نگاہوں میں ہوتی"

حزیفہ کو یہ فلسفاء صلہ کے اوپر ایکدم فٹ ہوتا لگا۔

اسکی دیدوں میں بے باکی نام کو نا تھی!!حیاء کے سرمے سے لبریز آنکھیں ایمان و پاکیزگی کی دولت سے مالامال تھیں۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی تو دوسری طرف حزیفہ اپنی سوچوں میں مگن اڑان بھر رہا تھا۔صلہ کا تو پتہ نہیں مگر حزیفہ سوچوں کے وسیع گرداب میں الجھنے کے بجائے بہت تیزی سے ایک نتیجے پہ جا پہنچا تھا۔بس اب بڑے تحمل سے آگے کیلئے معملات طے کرنے تھے اس ضدی لڑکی سے۔

"تم مجھ سے شادی کر لو"

حزیفہ کو اپنی آواز کا بوجھل پن بڑی شدت سے محسوس ہوا جبکہ صلہ کا جھکا سر اور گھنیری پلکیں یکدم اٹھی تھی۔حیرتوں کے تودے اسکو خود پہ گرتے محسوس ہو رہے تھے۔لمحوں میں نگاہوں نے اپنا تاثر بدلا تھا جن نظروں میں چند پل پہلے حیرت تھی اب انہی نگاہوں میں افسوس کے ساتھ حد درجہ ناگواری رقم ہو چکی تھی۔

"اوہیلو سر جی!! کہیں آپ نشے وشے کے تو عادی نہیں ہے؟؟؟ جانتے بھی ہیں کیا اناپ شناپ کہہ چلے جا رہے ہیں؟؟؟"

"میں تو مکمل ہوش و حواس میں بات کر رہا ہوں مگر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم بہری ہو شاید!!جو میری سیدھے اور آسان لفظوں میں کہی بات کو سن نا سکی"

وہ اسکو ہتے سے اکھڑتا دیکھ خود بھی تیکھے چتونوں سے اسکو گھوری سے نوازنا نہیں بھولا تھا۔

"آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے؟؟؟؟"

"لڑکی"۔۔

حزیفہ کی طرف سے اسٹریٹ فائر ہوا تھا جو ٹھاکر کہ صلہ کے دماغ کی کھڑکی توڑ چکا تھا۔

"میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں جو آپ میری اتنی سی مدد کرنے کے عوز اتنی بڑی قیمت طے کر رہے ہیں"۔۔

"تم نے غلط اندازہ لگایا میں قیمت نہیں پرپوزل پیش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

"یا چلو آسان لفظوں میں سمجھلو ایک طریقے سے کانٹکٹ میرج"۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور میں نے کب کہا تم ایسی ویسی لڑکی ہو؟؟؟"

"کسی ایسی ویسی لڑکی سے میں ایسی نادر پیش کش کرنے سے پہلے اپنے معیار کے مطابق ضرور سوچتا"

"غرور مت کریں جس اسٹیٹس کی آپ میرے سامنے پینگیں مار رہے ہیں وہ ہوا کا مسافر ہے اور اب میں چلی خدا حافظ۔"

"راستہ چھوڑیں میرا سر"!!

"اب تو تمہارے کچھ عرصے کیلئے تمام راستے مجھ سے مجھ تک ہی آ کہ رکنے ہے اور تم میرے گھر آئی تو اپنی مرضی سے تھی مگر اب جانا یا پھر یہاں رہنا میرے اوپر ڈیپینڈ کرتا ہے۔۔

عادت کے خلاف وہ آج کافی زیادہ بول رہا تھا ورنا تو تول تول کے بات کرنے کا روادار تھا۔ لیکن لہجے کی تپش میں کچھ ایسا ضرور تھا جو صلہ کو اندر خوفزدہ کر گیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے اپنی حدود کے مطابق رہنا پسند ہے جس کو تم غرور کہہ رہی ہو وہ میرے اصول ہیں"

"خیر ابھی تم اتنی گہری باتیں سمجھنے سے نابلد ہو!! ننھے سے دماغ پہ زور مت ڈالو"

"میں جا رہی ہوں نہیں چاہیئے مجھے پناہ"

وہ ایک دفع پھر سے خود کو ہر قسم کی ٹیڑھی سورتحال کیلئے تیار کر چکی تھی اور سائیڈ سے ہو کہ نکلنے ہی والی تھی مگر نازک سی کلائی حزیفہ کی مظبوط گرفت میں آچکی تھی اور ساتھ ہی وہ غصے سے لال پیلی ہو کہ مڑی ہی تھی مگر حزیفہ کے فون پہ جگمگ کرتا نمبر دیکھ وہ اپنی جگہ جم سی گئی۔۔۔

تنہا دل ہے تنہا یادوں میں

اب تو تنہائیاں بھی

دل کو اچھی لگتی ہیں

"کیا کمی تھی مجھ میں حمزہ جو تم نے مجھے پل میں بے مایا کر چھوڑا؟؟؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن میں تمہیں بد دعا نہیں دونگی اور نا ہی خفا ہونگی کیونکہ محبت میں نے کی ہے تم نے تو صرف تین دفع قبول ہے کہہ کر سر پہ سے اس وقت کوئی بوجھ اتارا تھا۔

تمہیں حق ہے چاہو تو مجھے برباد کر دو یا چاہو تو مجھے آباد کرو لیکن بس میرے آس پاس رہو میرے لئے اتنا ہی سکون کافی ہے جینے کیلائے۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے آج خود پہ کہ میری محبت ہی کہی نہ کہی کھوٹ رہی ہو گی تبھی تو تم کو پا کر بھی نہ پا سکی۔۔۔۔۔

وہ اپنے بیڈ روم میں آ کر بری طرح سے بکھری تھی۔دل کے بار ہا چیخ چیخ کے رونے کے باوجود وہ ٹھنڈے ٹھار فرش پہ کروٹ کے بل لیٹی بے آواز رو رہی تھی۔دل تھا کہ کسی بھی طرح پر سکوں نہیں ہونے دے رہا تھا۔

"میرے اللہ اس میں بھی تیری بہتری ہی ہو گی مخفی"

مگر کیوں آخر کہاں میری محبت میں کمی رہے گئی جو حمزہ تمنے مجھے حقیقتاً جوتے کی نوک پہ مقام دے ڈالا؟؟؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اللہ پاک تو جانتا ہے نا میں نے سچی محبت کی ہے بس میرے پیارے خدا مجھے اسکی محبت دلا دے میرے لئے میرے شوہر کے دل میں محبت بھر دے میرے مالک۔۔۔

میں یہ نہیں مانگتی تجھ سے کہ وہ اپنی من چاہی بیوی سے کبارا کشی کر لے میں تو بس تھوڑی سی جگہ چاہتی ہو اسکے دل میں"

"بھر دے نا میرے مالک اسکے دل میں میری بھی محبت"

وہ بچوں کی طرح بلک بلک کے رو رہی تھی بار بار اسکی آنکھوں میں وہ منظر گردش کر رہا تھا جب حمزہ نے حریم کے گرد بازو حائل کر کے اسکو کمرے میں لیجا کہ عین بت بنی زینی کو تمسخر اڑاتی نظروں سے دیکھ کہ دروازہ بند کر دیا تھا۔

"ہاہ۔۔۔کتنا بڑا ظرف ہے میرا بھی کہ میں نے اپنے شوہر کو اپنے ہی سامنے سیج پہ لیجا کہ دوسری عورت کو بٹھاتے دیکھا اور میں زندہ رہی۔۔۔"

زینی کی تڑپ تھی کہ اگر کوئی فیکھ لیتا تو سالوں سکون سے رات میں سو نہیں سکتا!!!!

کیا سب ٹھیک ہے؟؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے بابا کی طبیعت اک دفع پھر سے بگڑ گئی ہے مجھے جانا ہو گا!!جلد سے جلد وہاں پہنچنا ہو گا"

وہ خود سے مخاطب تھی مگر حذیفہ اس کی پیلی پڑتی رنگت اور غیر ہوتی حالت کے باعث صورتحال کی سنگینی کا کچھ کچھ پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا مگر اب صلہ کے تاثرات نے جیسے اس کے شک کو یقین کا بدترین نام دے دیا تھا۔

حزیفہ تیزی سے گاڑی کی چابی اور اپنا موبائل لیے گھر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا مگر صلہ کو اپنی جگہ منجمد دیکھ کے وہ ایک دفعہ پھر واپس اس کی طرف پلٹ آیا تھا۔۔

صلہ کی سرد کلائی کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کہ اس کی اجازت لئے بنا اپنے مضبوط ہاتھ میں قید کرتا وہ بغیر رکے گھر کا بیرونی دروازہ عبور کرتا چلا گیا۔۔

اور صلہ!!!وہ تو جیسے برف کی مانند سرد پڑ چکی تھی حزیفہ کہ خود کا ہاتھ تھام کے ساتھ لے جانے تک کا احساس محسوس نہ کر سکی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دل تھا کہ بس کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے آنے والے انجان خوف و وہمات سے نظریں چرانے کی زد پہ تلا ہوا تھا ماں کے بعد اب آپ کو کھونے کا حوصلہ اس میں بلاشبہ ہر گز نہ تھا۔۔

کیا ہے یہ سب کچھ؟؟؟

حمزہ کیا باہر موجود لڑکی بھی تمہاری اہلیہ کے درجے پر فائز ہے پہلے سے؟؟؟؟

"حریم تو جیسے حمزہ کے بیڈ روم میں قدم رکھنے کے بعد اپنا حوصلہ کھو بیٹھی تھی صورتحال کو سمجھنے کی کوشش میں اب اس کا سر درد شدت سے دکھ رہا تھا۔۔

"حریم مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ تم اس طرح سے بی ہیو کیوں کر رہی ہو جیسے تم اس سب معجرے سے لاعلم ہو؟؟"

حمزہ کو اچھنبا ہوا وہ حریم سے ایسی باتوں کی توقع ہرگز بھی نہیں کر رہا تھا۔وہ تو یہ جانتا تھا کہ حریم سب حقیقت سے واقفیت رکھتی ہے مگر حریم کا ردعمل بالکل مختلف ہونے کے باعث وہ خود بھی حیرت کے زیر اثر تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے اتنا علم ضرور تھا کہ آپکا نکاح ہوا تھا جو کچھ عرصے بعد ختم عرصے"

مگر یہ سب کیا ہے؟؟؟؟

"پلیز حمزہ مجھے ساری صورتحال سے آگاہی فراہم کر دیں یہ سب کیا ھو رہا ھے میرے ساتھ؟؟؟؟"

"میں ہرگز بھی غاضب نہیں کہلانا چاہتی"!!

"میں خود بھی نہیں جانتا حریم تمہارے اور میرے ساتھ کیا ہوا ہ؟؟"

"میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تمہارے ان سب سوالوں کا جواب تمہاری آپی کے پاس موجود ہے۔۔"

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکو شانوں سے تھام کر کچھ پر سکون کرنے کی غرض سے کرسی گھسیٹتا حریم کو بٹھانا چاہ رہا تھا مگر حریم تو جیسے کچھ سمجھنے کیلئے راضی ہی نا تھی۔غصے سے بے قابو ہو کر اس کے دونوں ہاتھوں کو بے دردی سے جھٹک ڈالا تھا۔۔

"دور!!اک دم دور"

"دھوکہ دیا ہے آپ نے مجھے بھی اور ساتھ ساتھ اپنی پہلی بیوی کو بھی""""!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حریم میری بات سمجھو تو سہی۔۔"

وہ اب بھی الجھے الجھے لہجے میں گویا ہوا تھا۔دھوکا حریم کے ساتھ ہوا تھا یا پھر اسکے خود کے ساتھ؟؟؟؟

"ادھر آو مجھے بھی تو تم سمجھنے کی کوشش کرو یار"

ھمزہ نے اک دفع پھر اسکا بازو تھامنا چاہا لیکن وہ تو ایسے پیچھے ہٹی جیسے کسی سانپ نے ڈنک مارنا چاہا ہو۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"خبر دار!!ہاتھ مت لگائیں مجھے"

"میرے قریب آنے کی کوشش کی تو خود کو ختم کر دوں گی۔۔"

"میں کسی کی آہوں اور سسکیوں کی بازگشت سننے کے باوجود اپنی سیج سجالوں!!یہی چاہتے ہیں نا آپ؟؟"

"یہ آپ نے سوچ بھی کیسے لیا؟؟؟

"آپ ایسی توقع مجھ سے کیسے کر سکتے ہیں نہ ممکن"!!

"اسلام میں چار کی اجازت ہے"!!

ھمزہ کے منہ سے بے اختیار پھسلا تھا لیکن پھر کھسیا کر خود ہی زبان دانتوں تلے داب گیا۔

پہلے دو بیوہاں تو سنبھال لیں پھر خوشی سے دوسری اور تیسری کیا پانچویں اور چھٹی بھی کر لئے گا"!!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور تنفر سے ڈریسنگ روم کے اندر جا کر اسکا دروازہ دھڑام سے بند کر کے خود بھی اندر ہی جا بند ہوئی اور وہ تو جیسے اپنی جگہ ساکت ہی رہ گیا۔۔۔

کئی الجھنے تھی ذہن میں جو اس کو بری طرح اپنے اندر اجھار ہی تھیں مگر اک گراہ بھی کھل کر گتھی کا سلجھنا اور حقیقت فی لحال پس پردہ تھی۔۔

اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا صلہ کے والد صاحب بشیر احمد تیسرے ہارٹ اٹیک کے باعث خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔

صلہ کے پاس اب بس دو ہی رشتے بچے تھے جفا اور دانی حزیفہ نے ہی کفن و دفن کے تمام انتظامات سر انجام دئے تھے۔ صبح نماز فجر کے بعد بشیر احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صلہ اور جفا کی ایسی حالت ہی نہ تھی کہ ان سے کسی بھی رشتے دار کی بابت دریافت کیا جاتا۔

دانی سے حذیفہ نے بارہا پوچھا تھا کہ کسی رشتہ دار کا ایڈریس فون نمبر ہے تو بتا دو مگر وہ معصوم تو خود ماں کے بعد اب باپ کے بھی دنیا سے چلے جانے کے باعث گم سم و غم سے نڈھال تھا۔ صلہ کے گھر جا کر اس نے آس پڑوس میں دو اک گھروں سے بھی کسی خاص رشتے دار کی بابت جانکاری حاصل کرنا چاہی مگر ہر کوشش ناکام ہی

صابت ہوئی بلکہ محلے والوں نے تو جیسے نگاہیں ہی پھیر ڈالیں تھی کہ کہیں کفن دفن میں حصہ ہی ناڈالنا پڑے۔حزیفہ کو لوگوں کی اسی کم ظرفی سے شدید ترین خار تھی۔

وقت نے حالات کچھ ایسے پیدا کر ڈالے تھے کہ حزیفہ کے پاس دوسرا کوئی آپشن ہی نہ تھا اور میت کی تدفین میں دیر لگانا اسکو قطعاً بھی منظور نا تھا۔

وہ ان تینوں بہن بھائیوں کو زبردستی اپنے ساتھ لیکر آگیا تھا اسی گھر میں جہاں صلہ کی کل رات اس سے انجانے میں ہی سہی مگر دوسری ملاقات ہو چکی تھی۔

ناجانے کیوں صلہ کو سامنے موجود شخص اپنا محافظ لگا تھا۔جو آپکا غم میں شریک دار ہو وہ کبھی آپکو تنہا و بے آسرا نہیں چھوڑتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ کے چند ایک قریبی دوست ہی دوست نماز جنازہ میں شریک ہوئے تھے اور صرف وہ چار اور پانچویں تنہائی!!

یہ کیسا میت کا گھر تھا جہاں ایسے کڑے وقت میں ایسا شفیق کاندھا میسر نہیں تھا جس پہ سر رکھ کر رو لیا جاتا جی بھر کے آنسوں بہا لئے

•بشیر احمد صاحب کو جب وہ تھکے تھکے قدموں سے سپرد خاک کر کے واپس گھر پہنچا تھا اس وقت صبح کے ۹ بجے کا وقت ہو چلا تھا مگر گھر میں اب بھی اندھیرے کا راج تھا گہرا سکوت تاری ہو اماحول کو اور بھی غمگین بنا رہا تھا۔

حزیفہ کے چہرے پہ آج ایک دفع پھر وہی تڑپ موجود تھی جو اپنے پیاروں کو کھوتے وقت تھی۔وہی دکھ اسکی نگاہوں میں ہلکورے لیتا بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔

"بھائی کیا ہمارے بابا بھی ہمیشہ کیلئے امی کی طرح ہمیں چھوڑ کر چلے گئے؟؟؟"

"کیا اب بابا بھی کبھی واپس نہیں آئینگے؟؟؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دانی کو حزیفہ اپنا اپنا سا لگا اسلیئے اسکے گھر میں آتے ہی وہ دوڑا چلا آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کہ رونے لگا۔

۱۰ سالہ دانیال میں حزیفہ اپنا بچپن دیکھ کر تڑپ اٹھا اور بے ساختہ دوزانوں بیٹھ کر وہ اسکو گلے سے لگا گیا تھا۔

دو موتی حزیفہ کی آنکھوں میں سے لڑھک کر دانی کے سر میں جزب ہو گئے تھے۔

صلہ اور جفا بھی دانی کے اس سوال پہ اور شدت سے رو دی تھیں۔

"آپی کیا اب ہم بلکل تنہا رہ گئے ہیں؟؟؟؟

"آپی مجھے تو بہت ڈر لگتا ہے رات میں امی کے بغیر اور اب تو بابا بھی امی کے پاس چلے گئے آپی ہم تنہا رہ گئے"

"ہم یتیم ہو گئے آپی"!!

۱۵ سالہ جفا بہن کے شانے سے لگی کرب سے آنکھیں سختی سے بھینچے ٹوٹے لہجے میں گویا تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ہو تم لوگ تنہا!! میں ہوں تم تینوں کا محافظ"۔۔

حزیفہ کچھ قدموں کا فاصلہ عبور کر تا دانی کو خود سے لگائے ان دونوں تک پہنچا تھا اور اپنا دست شفقت جفا کے سر پہ رکھا جبکہ صلہ پہ بس اک نظر ڈال کر واپس ان دونوں سے مخاطب ہو گیا۔ وہ چاروں اس وقت ایک تصویر کا سا منظر پیش کر رہے تھے اک ساتھ جڑے۔

""میں ابھی جارہاہوں کچھ دیر تک واپس آتاہوں خرد ونوش کی کچھ اشیاء لیکر۔دانی آپ بھائی ہو ان دونوں کے تو آپکو ہی ان دونوں کا خوب خیال رکھنا ہے"!!

دانی کے اثبات میں سر ہلاتے ہی چند لمحوں بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔لاونج عبور کرتا وہ گھر کا بیرونی دروازہ کھول کے بس جانے ہی والا تھا جب اسکے قدم ساکت ہوئے تھے صلہ کی درد بھری آواز پہ۔

"مجھے آپکی آفر قبول ہے"!!

وہ صلہ کی لمحوں بھر پہلے کہی بات سن کر ورطہ حیرت سے وہیں جم سا گیا مگر پلٹ کر صلح کی طرف دیکھنے سے گریزاں ہی رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک ٹیس سی اس کے دل میں اٹھی تھی وہ جانتا تھا کہ صلہ جیسی خدار اور انا پرست لڑکی یہ فیصلہ اتنی آسانی سے نہیں کر رہی تھی وہ ہر گز بھی یہ فیصلہ اپنے لئے نہیں لے پائی تھی یہ فیصلہ اس نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے لیا تھا۔

صلہ سے نظریں ملانے کی تاب حزیفہ میں اب باقی نہ رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں سے جھانکتی بے بسی اور بے چارگی وہ بغیر دیکھے بھی بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔

صلہ سے اسنے کانٹریکٹ میرج کی بات بغیر سوچے سمجھے ذینی کی تکلیف کے پیش نظر شدید دلبرداشتہ ہو کہ صلہ سے کہہ ڈالی تھی ورنہ اس کا ایسا کوئی ارادہ تک نہ تھا۔

ذینی کو اس کڑے وقت میں مورل سپورٹ کے ساتھ ساتھ بھرپور توجہ کی بھی ضرورت تھی۔حزیفہ مرد ہو کہ یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔زینی اپنی بھابھی کے درجے پر فائز صلہ سے عزت واحترام کا رشتہ بنانے کے بعد شاید دوستی اور دل سے جڑا گہرا اعتماد کا رشتہ بھی بنا لیتی جو کہ کسی ملازم سے بنانا اس کے لیے ناممکن سی بات تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چاہتا تو اس کی دل جوئی کیلئے کوئی کیئر ٹیکر بھی ہائیر کر سکتا تھا مگر کیا زینی اس کے سامنے کبھی اپنا دل کھول کے رکھ سکتی؟؟

وہ بھی ایسے وقت میں جب گھر اسکا شوہر دغاباز بھی رہتا ہو۔

بس یہی سوچ کر اس نے صلہ کو کانٹریکٹ میرج کی آفر کی تھی تاکہ جلد از جلد صلہ کے ذریعے ذینی کو سنبھال سکے۔صلہ کی خود اعتمادی اتنے سارے دکھوں کے یکے بعد دیگرے جھیلنے کے بعد بھی اس کانفیڈنٹ قائم رہنا ہر کسی کے بس کی کوئی معمولی بات نہ تھی۔۔

لیکن اب صلح کا فیصلہ سن کر وہ بخوبی یہ جان چکا تھا کہ وہ بھی حالات کی ماری اپنوں کے لیے کڑوا گھونٹ پینے کے لئے قربانی دے رہی ہے!!

وہ کم عمر تھی کھلتی کلی کی مانند ان چھوئی وخوبصورت تھی۔آگے جا کے اس کو بہت اچھا ہمسفر مل سکتا تھا۔وہ مجبوری کے تحت ایک ایسے شخص سے شادی کر رہی تھی جو کہ اس سے عمر میں بھی کم از کم بارہ سال بڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ سوچ حزیفہ کی خود کے لئے تھی۔۔

"ٹھیک ہے تمہارے ابو کے سوئم کے بعد اگلے دن ہمارا نکاح ہو جائے گا۔۔"

"جب تک پیپرز تیار کرواتا ہوں۔۔"

وہ اسکی نگاہوں میں نہ جانے کیا کھوجتا گھمبیر اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہتا اب بھی صلہ کے چہرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

شدید دکھ محسوس کرتی وہ ساری رات سو بھی نہ سکی حریم خود کو زینی کی جگہ تصور کر کہ بار ہا روئی تھی۔

خود کو وہ زینش کا قصوروار ٹھہراتی رہی ساری رات!!دل پر بوجھ جب کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتا گیا تو وضو کر کے نماز فجر ادا کر اپنے رب کے حضور خوب گڑگڑائی سکون طلب کیا اپنے لئے اور زینی کیلئے۔اپنے ناکردہ گناہ کی اللہ رب العزت سے رو رو کے معافی طلب کی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دعا مانگ کے جائے نماز طے کرنے کے بعد وہ ایک کبیدہ نظر بے خبر سوئے حمزہ پر ڈالتی کمرے سے باہر آگئی ۔اس کا مقصد زینی سے بات کرنا تھا،اپنی بے گناہی ثابت کرنا چاہتی تھی وہ!!

تذبذب کا شکار وہ زینی کے بیڈ روم کو متلاشی نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر ہال کمرے سے ملحقہ قطار میں تین کمرے تھے۔

اک وہ کمرہ تھا جس میں ساری رات اس جاگتے و تڑپتے ہوئے گزار دی تھی دوسرا آگے تھوڑا فاصلے پر تھا جس کا دروازہ مکمل چاک اور اس کمرے کی عین سامنے کی دیوار میں آویزاں حزیفہ کی جگ مگ کرتی بڑی سی تصویر اس بات کی طرف واضح اشارہ کر رہی تھی کہ یہ زینی کا کمرہ تو ہر گز بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

ھزیفہ کے کمرے کی پرلی طرف پر ایک اور بیڈ روم تھا۔وہ قدموں کو جمانے کی کوشش کرتی فرش پہ کچھوے کی سی چال چلتی آگے بڑھی تھی۔دروازہ ناک کر کے وہ پیچھے ہٹ کے سائیڈ پر جا کھڑی ہو گی۔۔

"جی باجی جی کوئی کام ہے تو بتا دیں؟؟"

اندر سے ایک درمیانی عمر کی خاتون بر آمد ہوئی جو شاید کبیر کی کل وقتی ملازمہ تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"السلام علیکم آپ؟؟"

ھریم نے جھجکتے ہوئے استفسار کیا۔درحقیقت وہ تعارف چاہ رہی تھی اس خاتون کا۔

"میں جی کبیر بابا کی دیکھ ریکھ کے لیے ہو۔"

"آپ کہیں جی کوئی کام ہے تو میں کر دیتی ہوں"

ملازمہ انکساری سے گویا تھی۔

"نہیں!!ایسا کوئی کام نہیں ہے بس آپ مجھے اتنا بتا دیں کہ زینش کا کمرہ کونسا ہے؟؟"

حریم نے اصل مدعا بیان کیا ملازمہ سے بات کر کے وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی ورنہ تو دل میں سو طرح کے وسوسے اسکو ستا رہے تھے کہ کہی حذیفہ بیڈ روم کا دروازہ کھول کے باہر نہ آ جائے اور اگر ایسا ہو جاتا تو وہ کس طرح سے پھر اس سے نظر ملا پاتی؟؟ آخر کو غاضب تھی وہ اپنے جیٹھ کی نظروں میں۔

زینش بی بی کا کمرہ وہ ہے سامنے والا بالکل سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملازمہ نے اپنا فرض پورا کیا تعبداری سے۔

"آپ کا شکریہ"!!

وہ مشکور ہوئی اور ملازمہ کے بتائے گئے بیڈ روم کی طرف پزمردہ و بوجھل قدموں سے چلتی سیڑھیاں چڑھ کے بیڈ روم کے دروازے کے باہر جا کھڑی ہوئی۔

خود میں ہمت مجتمع کرتی آخر کار دروازہ پہ دستک دے ہی ڈالی۔ کئی دفعہ دروازے پہ ناک کرنے کے باوجود بھی جب کافی دیر اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو کئی دل چیرتے وہمات نے حریم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

ہمت کر کے کمرے کے دروازے پہ لگے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور ہلکا سا دباؤ ڈال کے گھمایا۔ دروازہ اندر سے لاک نہ ہونے کے باعث ہلکا سا دھکیلنے سے ہی وا ہوتا چلا گیا۔۔

دروازہ کھلتے ہی کمرے کی اندرونی صورتحال نے تو جیسے حریم کی روح فنا کر ڈالی تھی۔ زینش باتھ روم سے کچھ فاصلے پہ ہوش و خرد سے بیگانہ فرش پہ گری ہوئی تھی۔

آنکھوں کے نیچے رو رو کے آنسوؤں کے نشان اپنی جگہ چھوڑ گئے تھے اور سرخ و سفید گلابی رنگت کی مالک ذینی بے ہوش بالکل مرجھائی سرسوں جیسی اپنی ناقدری پہ ماتم کرتی سی لگ رہی تھی۔

"زینش اٹھئے پلیز"!!

"میں اگر جو آپ کی گنہگار ہوں تو مجھے معاف کر دیں"

"کیا ہو گیا ہے آپ کو!! یہ کیا حالت کر ڈالی آپ نے اپنی؟؟""میں باخدا نہیں جانتی تھی کہ حمزہ ابھی بھی کسی کے نکاح میں ہیں!! اگر جو مجھے زرا سا بھی معلوم ہو جاتا تو میں کبھی بھی ان سے شادی نہ کرتی"

وہ بری طرح سے سسکیاں بھرتی زینی کا سر اپنی گود میں رکھے بدحواس سی اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔ شور شرابے کی آواز سن کر حمزہ اور ملازمہ بھی حیران پریشان بوکھلائے بوکھلائے زینی کے کمرے کی طرف دوڑے چلے آئے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے یہ فیصلہ صرف اور صرف اپنے بہن اور بھائی کے لیے کیا ہے!! میں نہیں جانتی کہ حزیفہ سر کی کیا مجبوری ہے یا پھر ایسا کیا مقصد ہے جس کی بنا پر وہ چھ ماہ کے لیے کورٹ میرج کرنا چاہتے ہیں؟؟"

"مگر_____"!!

"میں نے اب تک ان کی نگاہوں میں خود کیلئے عزت و احترام ہی دیکھا ہے۔پہلی ملاقات میں ہو سکتا وہ واقعی میرا ڈھلکا ہوا دوپٹہ درست کر رہے ہوں شاید اور میں انکو غلط سمجھ بیٹھی تھی!! کیونکہ اتنے گھنٹے سے میں انکے گھر میں موجود ہوں کوئی بھی تو ایسا تاثر جو ان کے کردار کو مشکوک بنا سکے میرے لئے۔مجھے ڈھونڈے سے بھی نظر نہیں آیا۔"

"وہ میرے محسن ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے ہمدرد بھی ہیں میں ان کی قرضدار ہو اور بے شک مجھے ان کا قرض جلد ہی اتارنا بھی ہو گا۔"

"خیر۔۔۔!!ان کا جو بھی مقصد ہو اس کانٹریکٹ میرج کے پیچھے، مگر انہوں نے ہمارے اوپر بہت بڑا احسان کیا ہے ہمدردی کر کے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ان چھ ماہ کے مختصر عرصے کے دوران میں کچھ نہ کچھ حل نکال ہی لو نگی۔زیادہ دن اپنے بہن بھائیوں سمیت حزیفہ سر پر بوجھ ہر گز نہیں بنوں گی!!ابھی تو وہ ہمدردی کر رہے ہیں مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سوچنے لگ جائیں کہ ان کی یہ ہمدردی گلے میں مصیبت کے پھندے کی طرح لپٹ گئی ہے۔"

جفااور دانی دکھوں سے لڑتے لڑتے تھک گئے تو خاموشی سے چپ چاپ بے آواز روتے روتے سو گئے تھے اور وہ حزیفہ کی اسٹڈی کی کرسی کھسکائے اس پہ بیٹھی سامنے موجود ڈائیری میں اپنے تمام تر احساسات قلم بند کر رہی تھی۔

ڈائری چونکہ بالکل نئ اور چند ایک صفحات پر شروع کے کچھ گراف بنے ہوئے تھے۔ ٹیبل پہ پہلے سے موجود ڈائیری کو دیکھ کر صلہ کو لگا جیسے وہ خود فالتو ہے اور کسی کام کی نہیں ہے کسی کیلئے بھی!! اسی طرح سامنے رکھی ڈائری بھی بے بس ہے و بیکار ہے۔

بس اسی سوچ کے تحت صلہ نے جھٹ اس ڈائری کو اپنا بہترین دوست اور غمگسار بنا ڈالا۔

"بے شک دکھ زبان سے بیاں ہو یا پھر لفظوں میں رقم کیا جائے!! لکھ دینے یا پھر کہے دینے سے دل پہ سے بوجھ کچھ کم ضرور ہو جاتا"!!

"تمہیں بھی اس وقت مضبوط سہارے کی ضرورت ہے اور مجھے بھی!!میں یہ بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم میرے احسان تلے دبنے کے خیال سے ہی یہ مشکل فیصلہ کر بیٹھی ہو"

"تمہیں یہ گوارا نہیں کہ میں تم پر یا تمہاری فیملی پر کسی قسم کا احسان کرو!!اسی لیے تم نے میری آفر کو قبول کیا ہے مجھے تمہاری خداری اور بہادری اتنے کڑے وقت میں پے در پے پیش آنے والے امتحانات کے باوجود بھی اس طرح حالات کو اپنی مرضی کے مطابق مٹھی میں لینے کا ہنر رکھنا کوئی معمولی بات ہر گز نہیں ہے فخر ہے مجھے تم پہ اور بلاشبہ تم ایک بہادر لڑکی ہوں۔"

"لیکن میں۔۔۔۔۔"!

"میری مجبوری بھی دیکھو کتنی عجیب ہے کہ میں اپنے گھر کی تنہائی اور سیاہ سکوت کو دور کرنے کے لیے تم سے یہ رشتہ جوڑ رہا ہوں!!زینش کے دکھ کو بانٹنے کے لیے تمہیں اس کا بہترین ہمدرد اور دوست بنا کے لئے جا رہا ہوں"۔

"اس میں کوئی شک نہیں کل تک میں نے یہ فیصلہ صرف اور صرف ذینی کیلئے اس کو تکلیف دہ فیز سے نکالنے کے لئے کیا تھا۔وہ ایک بہت بڑے دھچکے سے گزر رہی ہے حمزہ نے بہت بڑا دکھ اس کے دامن میں کسی عظیم تحفے کی طرح عنایت کیا ہے۔"

"میں ذینی اور کبیر کا کفیل ہوں!!بن ماہ باپ کے بچوں کے ساتھ برا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا لیکن اب ذینی کے ساتھ ساتھ میں تم تینوں کی بھی ہر طرح سے زمیداری اور تحفظ فراہم کرنے کی مکمل کوشش کروں گا"

"میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ تمہارے دل میں اپنے لیے جگہ بنا سکوں ان چھ ماہ میں اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یقیناً تم میری ہمیشہ کے لئے بن کے رہ جاؤں گی مگر یہ اتج ڈیفرنس مجھے اس رشتے کے حوالے سے کئی سوالات اٹھا کہ پریشان کر رہا ہے۔تم کتنی بھی پر اعتمار سہی مگر بار حال ہو تو اس رشتے کیلئے کم سن اور کسی حد تک اس پیارے رشتے کے تقاضوں سے بھی انجان"!!

اور شاید تمہیں بھی یہ اتج ڈیفرنس قبول نا ہو۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کار ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل بس صلہ کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔تمام تر گھریلو ضروریات کی اشیاء اس نے خرید لی تھیں۔بس اب وہ جلد از جلد اپنے گھر صلہ کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔

دیکھ رہے آپ؟؟

"آپکی کج ادائیوں کی وجہ سے کیا حالت ہو گئی ہے اک معصوم لڑکی کی"

ھریم نے جیسے ہی حمزہ کو زینی کے بیڈ روم میں آتا دیکھا شدت غم سے سسکیاں بھرتی وہ خشمگیں لہجے میں گویا ہوئی بس نہیں چل رہا تھا حمزہ کا گریبان پکڑ کہ اسکو جھنجوڑ ڈالے مگر زینی کا سر اپنی گود میں ہونے کے باعث وہ اپنی اس منہ زور ہوتی خواہش کا گلا گھونٹ گئی۔

"ایسا بھی کیا کر دیا میں نے؟؟؟"

"اب تم سائیڈ پہ ہٹو گی تو ہی میں کچھ کر سکونگا یار"!!

ھمزہ اپنی نئ نویلی دلہن سے صبح سویرے ہی اتنے حسین استقبال کی قطعاً توقع نہیں کر رہا تھا اسلئے شدید جھلائے ہوئے لہجے میں کہتا جھک کر زینی کی نبض ٹٹولنے لگا۔رات سے جو "سیدھا سادھا" روپ وہ دلہن بیگم کا ملاحظہ فرما رہا تھا اسکے بعد تو اسکو اپنے سر کے بال "اپنی" دو بیویوں کے ہاتھوں نچتے نظر آرہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب کیا انکی نبض کو ہی ٹٹولتے رہینگے یا پھر کچھ دوا بھی کرینگے؟؟؟"

"کہیں آپ اب اس معصوم لڑکی کی آخری سانسیں گن تو نہیں رہے؟؟؟؟"

حریم،زینی کے معملے میں حمزہ کو لیکر حد درجہ مشکوک ہو رہی تھی۔اب بھی لٹھ مارے انداز میں کہتی اپنے نظر کے چشمے کی اوٹ سے تیوری چڑھائے غضب ناک ہو رہی تھی۔

"میں ڈاکٹر ہوں اور اس وقت اپنا کام مکمل پیشے سے ایمانداری کے ساتھ ہی سر انجام دے رہا ہوں"!!!

"بہتر ہے کہ تم مجھے میرا کام کرنے دو"

اک اک لفظ چبا چبا کہ کہتا وہ خاصہ بھنوٹ ہو چکا تھا ایک تورات پوری الجھن میں گزر گئی تھی اسکی کہ صبیحہ نے حریم کو سچ کیونکر نہ بتا اور اسے خود کو جھوٹ کیوں کہا؟؟؟

سوال ایسے تھے کہ جن کا جواب کسی طرح سجھائی دے رہا تھا۔کدھر غلطی ہوئی تھی یہ بات فلحال گرفت میں آکر نہیں دے رہی تھی اسکی ۲ گھنٹے پہلے ہی تو وہ سر جھٹک کے بڑی مشکل سے سو سکا تھا ورنہ اس قسم کے حالات میں تو نیند لینا بھی دشوار لگ رہا تھا اسکو۔

www.kitabnagri.com

"یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے زینی؟؟؟"

"اگر تم مجھ سے اسقدر جنونی محبت کرتی ہو تو وہ سب کیا تھا؟؟؟؟؟"

کس کو سچ مانوں؟؟؟

جو میری آنکھوں نے دیکھا یا پھر وہ جو تم مجھے دکھانا چاہ رہی ہو؟؟؟؟؟

"مجھے میری امانت میں خیانت گوارہ نہیں!!میں خود سے جڑے رشتوں کو لیکر بہت کم ضرف صابت ہوا ہوں"

"تو پھر میری ہونے کے باوجود تم نے کیوں اپنے جزبات میں ملاوٹ کی؟؟؟؟؟"

حمزہ زینی کے چہرے پہ نگاہیں ٹکائے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔ حریم کی ترش آواز پہ چونک اٹھا۔

"اوہیلو مراقبے سے باہر آجائیں اور مہربانی کر کہ انکو بیڈ پہ پہنچادیں فرش کی ڈھنڈانکی ہڈیوں میں بیٹھ گئی تو لینے کے دینے پڑھ جائینگے!!"۔۔

"کیسے شوہر ہیں آپ ویسے؟؟اپنی بیوی کو ہوش وخرد سے بیگانہ دیکھنے کے باوجود اتنے بے حس بنے بیٹھے ہے"!!

"اگر میں انکو اپنے بازوں میں اٹھا سکتی تو آپکی ہر گز محتاج نہ ہوتی حد ہے سنگدلی کی بھی توبہ استغفار"

"اب بھی تزبزب کا شکار ہیں کہ آیا اٹھائو یا مرنے کیلئے چھوڑ دو. ھد ہے ہو نہہ۔۔۔۔"

ھریم نے شدید ڈھنڈک خود میں اترتی محسوس کر کہ جھرجھری لی۔وہ اب بھی سن سے بیٹھے کسی گہری سوچ میں غرک حمزہ کو دیکھ کر بری طرح سے تلملا ہی تو گئی تھی۔

جبکہ حمزہ بغیر کچھ کہے جھکا تھا اور زینی کو پل بھر میں اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

چند ہی گھنٹوں میں شوخ و چنچل، زندگی سے خوشیاں کشید نے والی گلاب جیسی لڑکی پوری طرح مرجھا کر رہ گئی تھی۔ لمحے بھر کیلئے زینی کی اجڑی بکھری حالت پہ اسکا دل سکڑا تھا آخر محبت تو اسنے بھی بڑی شدت سے کی تھی اس بے وفا سے لیکن پھر اک دفع کچھ تلخ یادوں اسکو بہت تیز رفتاری سے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

ہم سے دور جاوگے کیسے ؟

ہم کو بھول پاوگے کیسے ؟

ہم تو بسے ہیں تمہاری دل کی دھڑکنوں میں !!

اپنی دھڑکنوں کو سمجھاوگے کیسے ؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ سر جھٹکتا زینی کے زردی مائل چہرے سے نگاہیں چرا گیا تھا مانو ایسے جیسے اپنے خود ساختہ خول میں واپس قید ہو گیا تھا وہ۔ چہرے کے تاثرات کچھ اور بھی سنجیدگی کی چادر اوڑھ بیٹھے تھے اب وہ صرف اور صرف ایک پیشاوار ڈاکٹر کی طرح اپنے مریض کا معائنہ کر رہا تھا جو کہ اسکا روز کا معمول تھا بھانت بھانت کے لوگوں کا اعلاج کرنا اور انکو خدا کے فضل و کرم سے صحتیاب کرنے کی بھرپور کوشش کر کے کامیابی اپنا مقدر بنانا۔۔

"کتنا مکمل منظر پیش کر رہے ہیں یہ دونوں" !!

"شاید وقت کا یہی تقاضہ ہے کہ میں آپ دونوں کو تنہا چھوڑ کر کمرے چلی جائوں"

"مجھ سے پہلے زینی کے حقوق کی ادائیگی، محبت اور توجہ دینا آپ کا فرض ہے اور ان حقوق کی ادائیگی آپکے اوپر لازم ہے"

"جب میرے مزہب میں چار شادیوں کیلئے اجازت ہے تو میں کون ہوتی ہوں دل برا کرنے والی اپنایا پھر زینی کیلئے آپکا"!!

"میرے لئے یہ وقت اور حالات سے لڑنا بہت مشکل ہے مگر نا ممکن نہیں" !!

'میرے اللہ مجھے ہمت دے کہ میں اپنا دل بڑا رکھنے کی کوشش میں کبھی ناکام نہ ہوں اور محبت سے زینی کے دل میں بھی جگہ بنا سکوں آمین"

حریم خاموشی سے حمزہ کو زینی میں مصروف دیکھ کر ایک پھیکی سی نظر ان دونوں پہ ڈالتی آنکھوں میں نمی جبکہ دل میں عجیب سا سکون محسوس کرتی مطمعین سی ہو کر زینی کے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

زینی کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد وہ یہ بخوبی سمجھ چکا تھا کہ شدید ڈپریشن کی وجہ سے وہ رات میں واشروم سے آتے وقت نقاہت سے فرش پہ ہی بیہوش ہو گئی تھی۔

سائیڈ ٹیبل پہ دھرے جگ کو اٹھا کر وہ ساتھ ہی رکھے کرسٹل کے گلاس میں تھوڑا پانی نکال کہ زینی کے چہرے پہ چھڑکائو کرتا اس سے پہلے ہی سائیڈ پہ رکھا زینش کا موبائل بج اٹھا۔ حمزہ نے اک ناگوار سی غیر ارادی نظر موبائل کی اسکرین پہ ڈالی تھی مگر اسکرین پہ جگمگاتے نام کو دیکھ کر تو جیسے موبائل فون کی اسکرین سے حمزہ کی نگائیں پلٹنے سے انکاری ہو بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ نے جھپٹ کے موبائل اٹھا کہ کال ریسیو کی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا دوسری طرف سے جو بات اسکے کانوں پڑی تھی اس کے بعد تو جیسے حمزہ کا غصہ ساتویں آسمان پہ جا پہنچا تھا ضبط سے اسکی دماغ کی شریانیں پھٹنے کو تھیں۔

"میرا انتظار کرو بہت جلد تم سے ملاقات کرنے پہنچ رہا

ہوں"

مقابل کی پوری بات سن لینے کے بعد حمزہ انگارے چباتے لہجے میں کہا تھا لیکن دوسری طرف موجود وجود کو تو جیسے سانپ ہی سونگھ گیا۔

موبائل بیڈ پہ اچھال کہ وہ اک نظر زینی پہ ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے واک آوٹ کر گیا تھا۔شدید اشتعال کے عالم میں اسکے چہرے کے تاثرات برہم ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابل فہم بھی تھے۔

" یہ میں کچھ چیزیں لے کر آیا ہوں گروسری کر کے اگر کوئی کمی بیشی ہو تو بتا دینا وہ بھی لیتا آؤں گا جب آؤں گا تو۔"

خاصتاً گھریلو خریداری کرتے ہوئے حزیفہ کے لب کئی دفع مسکائے تھے۔اسکو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اک شادی شدہ مرد ہو جو اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو منانے کیلئے زنانہ کام سرانجام دینے کی ناکام جدوجہد کر رہا تھا۔

چونکہ مجھے بالکل بھی تجربہ نہیں ہے خالصتاً گھریلو اشیاء خریدنے کا اس لیے دیکھ لینا جو بھی ہے۔اپنے حصاب سے مینج کر لینا۔

وہ خجل سا اپنی کھسیاہٹ چھپاتا نادانستگی میں ہی گروسری کے شاپرز میں سے تمام اشیاء نکال کر کاؤنٹر پہ ڈھیر کر چکا تھا اس بات سے قطعاً بے خبر کہ وہ رو رو کے نڈھال ہوئی صلہ کیلئے مزید کام بکھیر چکا ہے وہ بے چاری پھٹی پھٹی آنکھوں سے (ساری گروسری بڑے سے کچن کاونٹر پہ جو کہ بڑی ہی کوئی پھرتی سے بکھیری جا رہی تھی) حیرت سے دیکھ رہی تھی کچھ دیر قبل ہی تو اس نے گرد سے اٹے گھر کی جھاڑ پونچھ کی تھی اور اب حزیفہ بڑے ہی مزے سے دوبارہ اسکیلئے کام پھیلا چکا تھا۔صلہ کا دل چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے اپنی بے بسی پر مگر ہائے رے قسمت رو رو کر اب تو آنسوں بھی آنکھوں سے خشک ہو چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ آپکا بہت زیادہ"

وہ خود پہ جبر کرتی دانت پیستے ہوئے بڑی مشکل سے لہجے کو نرم کر سکی تھی ورنا دل تو اس وقت اپنا سر ہی پیٹنے کو چاہ رہا تھا اسکا۔

"بس شکریہ؟؟"

"اس سے تو میرا کام نہیں بن سکتا"

حزیفہ نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنی بھوری آنکھوں سے صلہ کے چہرے کا مکمل جائزہ لیا جہاں پہ نا جانے کس خیال کے تحت حزیفہ کی کہی بات پر صلہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھی۔

چہرے پہ جابجاں بوسہ دیتی آوارہ لٹیں، شکن آلود ہلکا جامنی رنگ کا لباس، چہرے کی گلابی رنگت اس پہ تزاد ہری آنکھوں پہ سجی خم دار پلکیں اور سب سے زیادہ جچتے ہلکے گھنریالے بال جنکو جوڑے کی شکل دینے کی کوشش کی گئی تھی اور اب کافی سارے بال جوڑے سے آزاد ہوئے صلہ کی نوعمری کو چار چاند لگا رہے تھے۔

حزیفہ کا دل کیا وہ اسکو اسی طرح زو معنی جملے کہے اور بھی زیادہ بزل کرے۔

جہاں صلہ کی خود اعتمادی پہ اسکو فخر تھا وہیں صلہ کا اس سے گھبرایا ہوا روپ حزیفہ کو بے حد دلکش لگ رہا تھا مانو جیسے اپنا اسیر بنا رہا تھا۔

اسکی نظروں کی تپش سے سراسیمہ ہو کر صلہ نے جلدی سے صفائی کے دوران جو دوپٹہ اپنے شانے سے لپیٹ کہ کمر کے گرد باندھا جھٹ کھولنا چاہا مگر بوکھلاہٹ میں دوپٹے میں لگی گرہ کھل کے ہی نہ دے رہی تھی۔ہاتھوں کی لرزش میں کچھ اور بھی اضافہ ہو چلا تھا۔وہ لاکھ بہادر سہی مگر خود پہ پڑنے والی حزیفہ کی نرم گرم نظروں کی تاب لانا اس کیلئے شدید دشوار امر صابت ہو رہا۔

"ایک منٹ ابھی تمہاری پریشانی ختم کر دیتا ہوں۔"

وہ زیر لب مسکرا دیا اور جھک کر صلہ کی کمر کے گرد بندھے دوپٹے میں لگی گرہ کھول ڈالی۔صلہ نے وحشت زدہ سی ہو کر حزیفہ کو دیکھا تھا جو دوزانو فرش پہ بیٹھ کر دوپٹے کی گرہ کھول کر ایک دفع پھر اٹھ کھڑا ہوا اور شانے پہ ڈالا صلہ ڈوپٹا اپنی انگلیوں کی پوروں سے پکڑ کہ اسکے شانے سے ہٹا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس لمحے جیسے صلہ کا دل بند ہونے کو تھا مٹھیاں سختی سی بھیچ گئیں تھیں۔پورا وجود سرد پڑ رہا تھا۔قیامت کی گھڑی تھی یا پھر قیامٹ ٹوٹنے کو تھی کس کو معلوم؟؟۔۔۔

صلہ کا دماغ اب مکمل کسی نہ کسی ایکشن لینے کی پوزیشن میں آہستہ آہستہ آرہا تھا اس سے پہلے کہ ایکشن کاری ایکشن دیتی حزیفہ نے اسکی تمام تر منفی سوچوں کی نفی کر ڈالی تھی۔

دوپٹہ پھیلا کر وہ نظریں صلہ کے سرخ چہرے پہ جمائے ڈوپٹے سے اسکا سر ڈھانپ کر باقی کا دوپٹہ ایک کونے سے پکڑ کر صلہ کے سینے پہ پھیلاتا شانے پہ ڈال گیا تھا۔ اسطرح کے اب سر سے لیکر سینا اور اور دونوں شانے دوپٹے میں مکمل جا چھپے تھے۔

"تمہارے سر کی زینت میری عزت ہے کوشش کرا کرو بے خیالی میں بھی اسکو ڈھلکنے نہ دو"

"اور ہاں مجھے شکریہ کے ساتھ ایک کپ چائے کی شدید طلب ہو رہی ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ کا انداز اپنی ازلی سنجیدگی سے پر ہونے کے ساتھ کافی حد تک گھر اوبہت کچھ جتاتا بھی تھا۔ صلہ جھٹ موقع غنیمت جان کے کچن میں ڈور لگا چکی تھی اور حزیفہ سوچتی ہوئی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھتا رہے گیا جب تک وہ کچن میں اوجھل نہ ہو گئی اور پھر دو قدم کے فاصلے پہ رکھے صوفے پہ نیم دراز ہو کر آنکھیں موند گیا۔

کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی

سو میں نے جیون وار دیا

میں کیسا زندہ آدمی تھا

اک شخص نے مجھ کو مار دیا۔

اک سبز شاخ گلاب کی تھی

اک دنیا اپنے خواب کی تھی

وہ اک بہار جو آئی نہیں

اسکے لئے سب کچھ ہار دیا

یہ سجا سجایا گھر سا تھی

مری زات نہیں میرا حال نہیں

اے کاش کبھی تم جان سکو

اس سکھ نے جو آزار دیا

میں کھلی ہوئی اک سچائی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے جاننے والے جانتے ہیں

میں نے کن لوگوں سے نفرت کی

اور کن لوگوں کو پیار دیا

وہ عشق بہت مشکل تھا مگر

آسان نہ تھا یوں جینا بھی

اس عشق نے زندہ رہنے کا

مجھے ظرف دیا پندار دیا۔

وہ صوفے پہ نیم دراز آنکھیں موندے مسلسل صلہ کے حوالے سے خود کو سرزنش کرنے کے باوجود اسی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔ آج کئی برسوں بعد اسکو اپنا ویران گھر بہت پیارا اور آباد محسوس ہو رہا تھا۔ دل میں عجیب سا اطمینان پھیل رہا تھا۔ صلہ اور اپنے درمیان موجود ایج ڈیفرنس اسکو بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر رہا تھا۔ اسنے فیصلے کر لیا تھا دل ہی دل میں کہ اپنی عادت کے برخلاف وہ صلہ، جفا اور دانی سے نرمی سے پیش آئے گا۔ اور بہت جلد وہ انکو نامحسوس انداز میں اس مشکل وقت سے نکال کر دنیا کی خوبصورتیوں کو جینے کیلئے مجبور کر ڈالے گا۔

دانی اور جفا کو شفقت و محبت کے زریعے جبکہ انکی ایک عدد "چیمپئین "بہن کو چھیڑ چھاڑ اور حد سے زیادہ زچ کر کے۔

عورت کو خود اعتماد اتنا ہی ہونا چاہیئے جتنا کہ اسکی آنکھوں کی شرم کو برقرار رکھ سکے حد سے زیادہ بولڈ نیس لڑکیوں کو بے شرم و بے حیاء بنا دیتی ہے !! مگر یاد رہے خود اعتمادی اور بولڈ نیس میں زمین و آسمان کے جیسا فرق ہے۔اور جزیفہ کے نزدیک صلہ بولڈ ہر گز نہ تھی۔کم عمر ہونے کے باوجود وہ بخوبی اسکی لوح دیتی نظروں کا مفہوم سمجھ رہی تھی اور یہی بات حزیفہ کیلئے خوش۔"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

"سیییییی۔۔۔۔۔۔"

منتشر خیالات کی ضد میں وہ چائے مگ میں انڈیل رہی تھی بے خیالی میں کھولتی ہوئی چائے اسکے نازک سے ہاتھ چھلک پڑی جبکہ ساس پین ہاتھ سے چھوٹ کر دور فرش پہ جا گرہ تھا۔

حزیفہ جو کہ اپنے اندر اٹھتے شور سے گھبرا کر صوفہ سے اٹھ کہ۔اب اسٹڈی ٹیبل پہ رکھی اپنی ڈائری اٹھا کر اس میں جلدی میں بنائے گئے گرافس کی نوک پلک کرنے ہی لگا تھا کہ ساس پین گرنے کی آواز پہ ڈائری ٹیبل پہ رکھ کہ کچن کی طرف بھاگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیاہوا؟؟؟"

"یہ شور کیسا؟؟؟؟؟"

باقی کے ماندہ الفاظ حزیفہ کے حلق میں ہی رہے گئے کچن کی صورتحال ہی اتنی واضح تھی کہ وہ بغیر صلہ کے کچھ بھی بتائے سمجھ چکا تھا۔

"کچھ نہیں بس چائے نکال رہی تھی!! تھوڑی سی چھلک پڑی ہاتھ پر"

وہ حزیفہ کو یکایک کسی بوتل کے جن کی طرح کچن میں نازل ہوتا دیکھ سٹپٹا کر جھلسا ہوا ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے چھپا گئی۔ حزیفہ کے سامنے اسکو شدید سبقی محسوس ہوئی یہ سوچ کر کہ۔۔

"وہ سوچے گا کہ چائے تک صلہ کو بنانی نہیں آتا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گرما گرم چائے گرنے کی وجہ سے ہاتھ خاصہ جلن میں مبتلا ہو چکا تھا۔ جلن کے باعث صلہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی جسکو وہ کمل مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھ کی طرح اشکوں کو بھی پسِ پردہ کر گئی تھی۔

"کمال کا ضبط ہے اس لڑکی"

وہ بڑبڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا صلہ کے سر پہ جا کھڑا ہوا۔

"دکھاو مجھے ہاتھ کدھر سے جلا ہے صلہ؟؟"

"نہیں سر کچھ نہیں ہوا!!میرا ہاتھ بلکل ٹھیک ہے"

"جانتا ہوں بخوبی کہ تم تیسری جنگ عظیم کو بھی تن تنہا لڑنے کا حوصلہ رکھتی ہو خود میں"

"مگر تم مجھے روک نہیں سکتی ہو تمہارا ہاتھ تھامنے سے"

"سر آپ پلیز باہر تشریف رکھیں کچن سے میں آپ کیلئے ادھر ہی چائے لیکر آتی ہوں بس چند منٹوں میں"

"مجھے اب چائے کی طلب نہیں رہی"

"مطلب؟؟ابھی تو آپکا چائے کا دل تھا"

"اب دل بدل گیا ہے اور شاید طلب بھی"!!!

"خیر مجھے اپنا ہاتھ دو جلدی سے شاباش لٹل گرل"

"میں چھوٹی نہیں ہوں سر"!!

"اوکے اگر تم چھوٹی نہیں ہو تو پھر میرے تمہارا ہاتھ مانگنے کا مطلب بخوبی سمجھ چکی ہو گی"

"تو پھر اب مجھے اپنا ہاتھ دے دو دیر کیوں کر رہی ہو؟؟"

"میں نامحرم کو ہاتھ نہیں دکھاتی"

"افففف میرے خدایا۔۔۔۔"!!!

حزیفہ کی ہنسی چھوٹنے کو تھی کیونکہ سامنے موجود خوف کو ٹارزن سمجھنے والی کڑی بس محرم اور نامحرم کے فرق سے ہی روشناس تھی وہ بڑی مشکل سے اپنی انلتی ہنسی کو روک سکا تھا۔

"صلہ اب میں آخری دفع کہہ رہا ہوں شومی یور ہینڈ رائٹ نائو"!!

ابکی دفع وہ لہجے میں سختی سمو کہ بولا جو کہ اسکی شخصیت کا خاصہ بھی تھی۔

"سر میں آپکو کہہ چکی ہوں کہ میں ٹھیک ہوں پلیز آپ۔۔۔"

"اوکے میں ایک بات بار بار نہیں کہتا لیکن تم سے کئی بار دوہرا چکا ہوں!!اب مجھ سے شکوہ مت کرنا"

"گاٹ اٹ۔۔۔۔۔!!۔"

صلہ کو اپنی من مانی پہ بضد دیکھ کر وہ زچ ہو چکا تھا اسلئے ہاتھ بھر کا فاصلہ مٹاتے ہوئے اسنے صلہ کی پشت پہ چھپا ہاتھ بڑی پھرتی سے اپنی گرفت میں لے لیا تھا صلہ کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع فراہم کئے بغیر۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر وہ زرا سہ بھی اور جھکتا یا صلہ زرا سی بھی حرکت تو تو اپنے حد درجہ نازک سراپہ اور قد کی وجہ سے (جو کہ جزیفہ سے پورس افٹ چھوٹا تھا) حزیفہ کے شانے تک آنے کے باعث با آسانی اسکی پناہوں میں ہوتی۔۔۔

صلہ کا مرمری ہاتھ اپنے ہاتھ ہی ہتھیلی پہ رکھے معائنہ کر رہا تھا۔ کھولتی چائے گرنے سے ہاتھ کی پشت بے حد سرخی مائل ہو رہی تھی جس سے حزیفہ کو بڑی شدت سے صلہ کے ہاتھ پہ ہوتی جلن کا اندازہ ہوا۔

سامنے رکھے کاونٹر پر سے گروسری میں سے ڈھونڈ ڈھانڈ کے ٹوتھ پیسٹ کو صلہ کے ہاتھ پہ نرمی سے لگانے جیسے ڈر ہو کہ کہیں صلہ کی تکلیف میں اضافہ ہی نہ ہو جائے اسکے سخت ہاتھ سے مساج کرنے سے۔

"جن ہاتھوں پہ مہندی لگانے کا وقت تھا۔ ان ہاتھوں کو تم نے اپنی نادانی سے چھالوں سے سجالیا"

وہ بہت گہری بات کہہ گیا تھا مگر صلہ تو اپنا ہاتھ پکڑے جانے اور پھر اس پر مرہم بھی لگائے جانے پر شدید بہت بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔

"خیر تمہارا بھی کیا قصور!!میں بھی کتنا بیوقوف ہوں"

تم تو خدا بھی اتنی بڑی نہیں ہو کہ کچن کی زمیدار اٹھا سکو"

حذیفہ کو اچھی طرح یاد تھا کہ اس کے ماموں بھی ذینی کو لاکھ ممانی کے کہنے کے باوجود بھی کے کچن کا رخ کرنے نہیں دیتے تھے۔زینی کی طرح صلہ بھی تو کسی کی لاڈلی بیٹی تھی۔اس کے باپ نے بھی اس کے ناز نخرے اٹھائے تھے تو پھر کیسے وہ ان سب کاموں کی عادی ہوتی قبل از وقت۔۔

دوسری طرف وہ تھی جو خود کو ہر ایک کے سامنے خود پر اعتماد ظاہر کرتی آج حذیفہ کے سامنے کئی دفعہ پزل ہو چکی تھی اس وقت بھی صلہ کا یہ حال تھا کہ حذیفہ کی موجودگی اس کی دھڑکن تیز کیے دے رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی تو فی الحال اس ٹوتھ پیسٹ سے کام چل جائے گا میں تھوڑی دیر میں برنال لے کر آتا ہوں پھر وہ لگا دوں گا تو اسے تمہیں جلن نہیں ہو گی سکون مل جائے گا چھالوں پہ"

وہ جب صلح کے ہاتھ پر اچھی طرح ٹوتھ پیسٹ لگا چکا تو نصیحت کرنا نہیں بولا تھا اب بھی صلہ کو لیکر حذیفہ کے لہجے میں بس فکر مندی ہی فکر مندی تھی۔

جب کہ وہ سوچ رہی تھی کہ۔۔۔

"کیا تھا وہ شخص کوئی فرشتہ ؟؟"

"مسیحا یا پھر کچھ اور۔۔۔۔"!!!

او سر جی کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟

"ہم آپ کو اس طرح نہیں جانے دے سکتا جب تک آپ کس سے ملنا چاہتے ہو اس کا نام نہیں بتاؤ گے"۔

"سمیر صاحب کا سختی سے حکم ہے یہ کہ انکے گھر میں کسی کو بھی مکمل تعرف کے بغیر قطعاً داخل ہونے نہیں دیا جائے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چوکیدار نے مونچھوں کو تائو کچھ اس انداز میں دیا جیسے حمزہ پہ اپنی دھپ بٹھانے کا ہنر جانتا ہو مگر افسوس ۔۔۔۔!!! آج کا دن بچارے چوکیدار کی قسمت میں سیاہی لیکر آیا تھا۔

"تو روکے گا مجھے ؟؟؟"

"روک سکتا ہے تو روک کر دکھا"۔

حمزہ نے شدید اشتعال میں آ کہ آو دیکھا نہ تائو اور ایک ہاتھ سے بڑے سے کالے رنگ کے جالی دار بیرونی گیٹ کے بیچ و بیچ موجود چوکیدار کو پرے دھکیل ڈالا۔

جتنی دیر میں بنگلے کے باوردی چوکیدار نے خود کو سنبھالا اتنی ہی دیر میں سامنے موجود چست قدو قامت کے حامل حمزہ نے اس کی بندوق ہتھیالی۔

اسی کی پستول کو حمزہ نے اپنی انگشت شہادت سے گول گول گھما کہ لمحوں میں اس ڈیڑھ پسلی کے چوکیدار پہ ہی تان گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"

"بولا اب مجھے جانے دے گا یا پھر چلاؤ اس کو تیرے کان کے نیچے سالے؟؟؟؟"

"اب میرے بجائے یہ اسکی زبان چلے گی"

پستول کی طرف آنکھ سے اشارہ کرتا وہ اس وقت کسی بھی رعایت سے عاری لہجے میں گویا تھا۔

اس سے پہلے کہ چوکیدار شور شرابہ کرتا مزید حمزہ کا ٹائم برباد ہوتا۔ حمزہ نے اسی بندوق کو چوکیدار کے سر پر دے مارا۔ جس کے لگنے کے پوری قوت سے لگنے کے باعث وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"صبیحہ کدھر ہو تم؟؟؟؟"

"جدھر بھی ہوں سامنے آجاؤ میرے فوراً"

"میرا وقت برباد مت کرو"!!

کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری دیری تمہارے گلے پڑ جائے"

وہ جنونی ہوا حال کمرے کے درمیان کھڑا مرنے مارنے کے درپہ تھا مانو جیسے خون سوار کر آیا تھا اپنے سر پر۔

"یہ میرا گھر ہے"!!

"یہاں زیادہ شور شرابا کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے"

صبیحہ ایک کمرے سے بر آمد ہوئی حمزہ کے اوپر کسی ناگن کی طرح پھنکاری دماغی طور پہ تو وہ تیار ہی تھی حمزہ سے آج تمام حساب برابر کرنے کو۔

"شکر کرو ابھی تک تو میں بس چیخ چلاہی کر بات کر رہا ہوں ورنہ تمہاری جان گدی سے نکالنے میں مجھے لمحہ بھی نہیں لگے گا"۔

حمزہ اس سے زیادہ زور سے دھاڑا۔

"یہ مت بھولو کہ میرا شوہر کون ہے اور وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا تم سمیت تمہارے پورے خاندان کے ساتھ۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ نخوت سے پر لہجے میں گویا ہوئی اور بس یہی صبیحہ کے ادا ہوئے غلط الفاظ سے جس نے اب تک تو نیند میں سوئے شیر کو گیری نیند سے یکا یک بیدار کر ڈالا تھا۔

"میرے خاندان تک پہنچنے والے کا میں سر دھڑ سے الحیدہ کرنے کا ہنر میں بخوبی جانتا ہوں!! غلطی سے بھی میرے سے منسلک لوگوں پہ نظر غلط بھی مت ڈالنا سمجھیں"

"بند کرو اپنی یہ گیدڑ بھبکیاں"

"یہاں پہ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"!!

"ارے بہت دیکھے ہیں میں نے تمہارے اور تمہارے اس نام نہاد شوہر جیسے"

"زیادہ چڑچڑ کی تو تم سمیت تمہارے شوہر کو بھی جہنم کی سیر دنیا میں کروانے سے دریغ نہیں کروں گا"۔

وہ تنفر کرتا آگے بڑھ کہ صبیحہ کا گلا اپنے شکنجے میں لے چکا تھا جس کے باعث اب وہ بری طرح بن پانی کی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مم مجھے چھوڑو ورنہ تمہیں کبھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ اس کھیل کے پیچھے کیا کہانی تھی۔۔"

وہ بے طرح سے کھانستے ہوئے بولی۔

"ابھی تو چھوڑ رہا ہوں کیونکہ تمہاری زبان سے سچ سن کہ ہی مجھے سکون ملے گا۔۔۔"

وہ اک جھٹکے سے اسکا گلا چھوڑ کر دور ہوا خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"اوبے بی تم تو خوامخواہ میں آگ بگولا ہو گئے"

"ٹوچ ہائپر ہو رہے ہو آئو ہم بیٹھ کر خوشگوار ماحول میں بات کرتے ہیں جیسے اس سے پہلے کیا کرتے تھے"!!

"تمہارے تمام سوالات کے جواب میں بہت جلد تمہیں دے دوں گی لیکن اگر تم مجھ سے تحمل سے پیش آؤ گے تب"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" تحمل کی بات تم مجھ سے مت کرو میرا بس چلے تو میں تمہارا منہ توڑ دوں"!!

"کیوں کیا تم نے ذینی کے ساتھ غلط بولو؟؟؟؟"

"کیوں میرے دل میں اس کے خلاف زہر بھرا بتاؤ صبیحہ ؟؟"

حمزہ نے غصے سے بے قابو ہو کر ملازمہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر فرش پر دے مارا جو ابھی ابھی صبیحہ نے اس کے لیے ملازمہ سے کہہ کر منگوایا تھا۔

وہ حمزہ کے روبرو بیٹھی اپنی بات کا آغاز کر چکی تھی۔

"یہ میں کھانا لے کر آیا ہوں تم ٹیبل پہ برتن لگاؤ میں جب تک بچوں کو لے کر آتا ہوں ٹیبل پہ"

حذیفہ نے لاونج کے درمیان سے نکالے گئے پہلی منزل کو جاتی سیڑھیوں پہ اداسی کی تصویر بنی بیٹھی صلہ کو ہوش خرد کی دنیا میں لا پٹخا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند لمحوں تک وہ نہ سمجھیں کے عالم میں حذیفہ کو بے خیالی میں تکتی چلی گئی۔

"لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی ڈیشنگ ہوں تبھی ے ونگاہیں پلٹنے سے انکاری ہیں تمہاری"

"نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے"

صلہ نے جلدی سے بے ساختہ کہا جبکہ اسکے یوں منہ بسوڑ کر کہنے پہ حزیفہ کا فلق شگاف کہکہ فضا میں بلند ہوا۔

وہ صلہ کی اداسی دور کرنے کی غرض سے شوخی سے بولا۔

جبکہ سیلا وہ تو جیسے حزیفہ کے کہے جملے پہ ہربڑا کر تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خوامخواہ میں ادھر ادھر نظر گھمانے لگی حذیفہ کو اس وقت وہ بے وقوفوں کی سردار معلوم ہو رہی تھی۔

کہیں تمہارے کان میں میل تو نہیں بھرا ہوا جو میری۔ آواز تم سن نہیں سک رہی ہو؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جانچتی ہوئی نظروں سے کان کے قریب جا کے معائنہ کیا گیا مگر حذیفہ کے چہرے قریب لانے کے باعث صلہ جو کہ سیڑھی پہ بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہو گئی تھی یکدم پیچھے ہوئی یہ دیکھے بغیر کہ وہ بس اپنا توازن کھونے ہی والی ہے۔۔

"نہیں میرے کان میں تو بالکل بھی میل نہیں ہوتا جب بھی شاور لیتی ہو ہمیں شہ واش روم سے نکلتے ہی گاز سے کان صاف کرتی ہوں"! !

وہ ہونقوں کی طرح اسکی بے تکی بات کا جوب دے رہی تھی جیسے واقعی کان میں میل کے تودے بھرے ہوئے ہوں۔

"کان کا تو نہیں پتا مگر تمہاری اور میری عادات خوب میل کھاتی ہیں"

"خوب جمے گی جو ایک وجائیں ہم تم کیسا خیال ہے"

وہ شریر لہجے میں کہتا اسکی کمر کے گرد حصار باندھ کر اسکو پیچھے گرنے سے بچا گیا ورنہ صلہ پشت کے بل زینے پہ جا گرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں گر جاونگی سر"

وہ سہمی۔

"میں تمہیں کبھی گرنے نہیں دونگا پریشان مت ہو میرے زور بازو میں اتنی طاقت ضرور ہے بھروسہ رکھو"

"خدا کے بعد آپ پہ ہی تو بھروسہ کیا"

وہ صاف گوئی سے دل کی بات کہہ گئی۔

"میں تمہارے اس اعتماد کو ہمیشہ برقرار رکھنے کی کوشش کرونگا"!

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکے قدموں کو مضبوطی جما کر خود سیڑھی سے اتر کر فاصلے پہ جس کھڑا ہاتھ باندھ کے جیسے اب بھی اسکے پاس کچھ تھا کہنے کیلئے۔

صلہ کترا کہ حزیفہ سے نظریں چرائے کچن کی طرف رخ کرنے کو تھی جب اک دفع پھر اسکی جان سولی پہ لٹکی۔

"کل صبح گیارہ بجے تیار رہنا تمہیں میرے ساتھ آفس چلنا ہے"

حزیفہ نے ہوا کی مانند گزرتی صلہ کی مرمری کلائی کو اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی اچھا"

وہ محض اتنا ہی بولی اور اپنی کلائی آزاد کروانی چاہی۔

"پوچھو گی نہیں کیوں؟"

حزیفہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی یہ وہ صلہ۔ تو نہیں تھی جو حد سے زیادہ بہادر اور انا پرست ہوا کرتی تھی یہ تو کوئی اور ہی لڑکی تھی جو شاید حزیفہ کے احسانوں تلے دابنے کے باعث وہ شاید اپنا اعتماد کھو رہی تھی۔

"آپ بتا دینگے مجھے معلوم ہے خود سے ہی"

وہ حد درجہ پر سکون تھی اور حزیفہ وہ تو جیسے جی اٹھا تھا وہ چھوٹی سی لڑکی اپنا اعتماد ہر گز نہیں کھو رہی تھی بلکہ اس پہ بھروسہ کرنے کی منزلیں طے کر رہی تھی۔

"کل آفس میں تمہیں کانٹریکٹ میرج کے پیپرز سائن کرنے ہیں"۔

"اور شام میں عصر مغرب کے بعد ہمارا نکاح ہے"

وہ ٹھہر کے کہتا صلہ کو شدید قرب سے دوچار کر گیا۔

"جی بہتر میں تیار ملو نگی آپکو"

آنسوں پیتی وہ خود کو سنبھالتے ہوئے گویا اب کمزور پڑنا حزیفہ کے سامنے اسکی انا کو گوارا نہ تھا۔

"تم اچھی طرح سوچ لو کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس کسی طرح کا پریشر ہر تز بھی نہیں ہے تم پہ"

یہ کہہ کر وہ صلہ کو ایک دفع پھر سے سوچوں کے گرداب میں گھرا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

متورم آنکھیں اداس چہرے و لڑکھڑاتے قدموں سے صلہ کو

بے حد چمکدار ٹائلز سے مزین فرش پر چلنا دشوار محسوس ہو رہا تھا۔

دکھوں کا ایک صحرا عبور کر کے وہ یہاں تک آئی تھی اور نہ

معلوم صحرا ابھی عبور ہوا تھا یا آغاز ہی تھا۔

جھر جھر جھر آنسوئوں کی روانی کسی جھرنے کی مانند اس کی غلافی آنکھوں سے گرنے لگی تھی۔

وہ حزیفہ کے بھیجے گئے ڈرائیور کے ساتھ اسکے آفس آتو گئی تھی مگر اب جیسے آگے کیلئے سفر طے کرنا صلہ کو پل سراط پہ سے گزرنے کے مانند معلوم ہو رہا تھا۔

"ارے میم کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے آپ رو رہی ہے؟"

حزیفہ کے آفس کی ورکر شزا نے تعجب سے پوچھا۔وہی تو اسکو حزیفہ کے کہنے پہ گاڑی سے اترنے کے بعد اب حزیفہ کے روم تک لیکر جا رہی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں بس!!ہاں شاید آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے"

خود کو بہت تیزی سے سنبھالا دیتے ہوئے وہ اپنا اعتماد بحال کر چکی تھی۔کسی کے سامنے رونے سے لمحوں بھر کی ہمدردی ضرور مل جاتی ہے مگر عمر بھر کیلئے آپکی زات کے اوپر ہارے ہوئے جواری کی سی چھاپ لگ جاتی ہے سوائے خدا کے آگے کسی کے سامنے رونا بے وقوفی ہے۔۔

"جی بہتر آیئے یہ ہی ہے حزیفہ سر کا روم"

شزا نے لاپروائی سے شانے اچکا کر کہا وہ فطرتاً لئے دئے رہنے والی لڑکی تھی۔

"ویسے دکھ بانٹنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے میم" !!

شزا نے ناک کرنے سے پہلے بس مسکرا کہ اتنا ہی کہا صلہ کو اسکی مسکراہٹ بے حد شفاف لگی اور چہرے پہ موجود نور اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اسکے سامنے موجود اسکارف میں سر کو چھپائے لڑکی دل کی کس قدر صاف ہے۔

"ہاں اللہ کے سامنے حال دل کہہ دینے سے واقعی دل مطمعین جبکہ روح پر سکون ہو جاتی"

صلہ نے بہت نرمی سے شزا کی بات کی تردید کی تھی جبکہ شزا نے چونک کہ صلہ کو دیکھا تھا جس نے آج اس بہت بڑی بات عام سے لہجے میں دل تک پہنچا دی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شزا اسکو حزیفہ کے روم تک چھوڑ کر جا چکی تھی۔ حزیفہ اپنی چیئر پہ بیٹھا مکمل توجہ سے ایگریمنٹ کے پیپرز کو پڑھ رہا تھا کچھ دیر بعد اسنے مکمل مطالعہ کرنے بعد وہ پیپرز صلہ کی طرف بڑھائے جو کہ بلکل اسکے مقابل بیٹھی اضطرابی انداز میں اپنی مخروطی انگلیوں کو بے دردی سے چٹخانے میں مصروف تھی۔

حزیفہ کا دل چاہا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے مٹی ڈال دے اور صلہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر کہ کہے کہ۔۔

"اب سے میری دسترس میں آنے والے ہیں تمہاری زات سمیت اس لئے تمہیں کوئی حق نہیں میری امانت کو تکلیف پہنچانے کی"!!

مگر وہ یہ فلحال کہنے سے بڑی مشکل سے خود پہ ضبط کے پہرے بٹھاتا جھنجلا کر لب بھینچ گیا تھا۔اس وقت اس قسم کی کوئی بھی بات سامنے موجود لڑکی کو سہی معنوں "دہلا" دینے کا باعث بنتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ کی صلہ کی اداس آنکھوں کو دیکھ کہ رگ ظرافت پھڑک اور وہ معنی خیز نظریں اس پہ جمائے لہجے کو کچھ کرخت بنا کہ گویا ہوا۔

"نکاح کے معنی پتا ہے یا ان نکاح کے پیپرز کو افرسٹ ایئر کا فارم سمجھ کے فل کر رہی۔؟؟؟"

حزیفہ نے جانچتی ہوئی نظروں سے صلہ کا سر تا پیر جائزہ لیا جو پیپرز کو اپنی طرف موڑ کہ ایسے الٹ پلٹ کر بار بار پڑھ رہی تھی جیسے کوئی ناسور ہاتھ لگ گیا ہو۔ حزیفہ کی تیوری یکا یک چڑھ گئی۔

"بندہ اب اتنا تو اعتبار کر ہی سکتا ہے اتنے عرصے میں"

صلہ کہ بے اعتبارانہ رویے وہ بڑبڑایا تھا مانو جیسے حزیفہ کو اپنے دل پہ تیز دھار چھریاں چلتی ٹکڑے ٹکڑے کرتی محسوس ہوئی۔

"اس سوال کا جواب دینا آپکے ایگریمنٹ میں نہیں"

"وہ نازک سی لڑکی خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی تو پھر ایسے کیسے کسی تصدیق کے بغیر صلہ کے نزدیق یہ ایگریمنٹ کسی موت کے پروانے کی سی حیصیت رکھتا تھا تو پھر کیسے آنکھ بند کر کہ دستخت کر دیتی؟؟"

"اب سے 180 دن کیلئے تم صرف میری پابند ہو صلہ"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ صلہ کے پیپرز پہ سائن کر دینے کے بعد خود بھی سائن کر کہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی کرسی کے قریب جا کہ رک کر اسکو بازو سے جکڑ تا صلہ کو کرسی سے ایک جھٹکے سے بیٹھے سے اٹھا کر اسکی سراسیمہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے زہریلی ہنسی ہنس دیا۔

جبکہ صلہ وہ تو حیران پریشان حراساں سی سامنے موجوف اپنے محسن کے یکسر بدلے رویے کو دیکھ ششدر رہی تو رہے گئی۔ بھلا حزیفہ کا یہ انداز اس نے آج سے پہلے کہاں دیکھا تھا۔

یکے بعد دیگرے طوفانوں کی نوید اور اتنے سارے دنوں کے زہنی تنائو کا نتیجہ تھا یا کچھ اور!!

صلہ کے اعصاب نے جواب دے ڈالا تھا اور وہ حزیفہ کی بانہوں ہوش و خرد سے بیگانا ہو کہ جھول چکی تھی۔۔

ہمم۔۔۔

"تو سنو جناب میری تم سے تو کوئی زاتی دشمنی نہیں نکلتی مگر تمہاری پیاری منکوحہ سے میرے بہت سارے حساب نکلتے ہیں۔۔۔"

صبیحہ شاطرانہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے زہر خند لہجے میں اپنی بات کا آغاز کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں میرا بھائی تو یاد ہی ہو گا زید؟"

"زید؟؟؟؟"

حمزہ نے اچھنبے سے صبیحہ کو دیکھا۔

"چلو میں بتا دیتی وہی جس نے سلیپنگ پلز کھا کر خود کو موت کے گھاٹ اتار ڈالا تھا"

"اور پھر ہم لوگ پاپا کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے تم لوگوں کے پڑوس والا گھر خالی کر کے چلے گئے تھے کیونکہ وہ پاپا کو کمپنی کی طرف سے دیا گیا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلیاں مت بجھاوں سیدھے لفظوں میں میری بات کا جواب دو فوری"

وہ صبیحہ کی عجیب و غریب تمہید پہ بتی طرح بپھرا۔

"یہ سب ہسٹری سے وابستہ ہے مائی ڈیئر فرینڈ خیر تم نے جو اس روز ریسٹورنٹ میں دیکھا وہ آدھا سچ ضرور تھا"

"وہ سب جھوٹ تھا تم اب بھی بکواس پہ کمر کس رہی ہو"

"کہا نا حمزو کہ وہ سب آدھا سچ تھا پورا سچ یہ ہے کہ میرا بھائی زید زینش سے جنونی محبت کرتا تھا اس روز بھی جب زینش کو اسنے زبردستی اپنی جان لینے کی دھمکی دے کر بلایا تھا تو اس روز یہ محظ اتفاق نہیں تھا کہ میں یونیورسٹی سے جلدی آف کروا کر تمہیں بہانے سے اسی ریسٹورنٹ لیکر پہنچ گئی تھی کیونکہ میں اپنی بھائی کی دیوانگی سے واقف ہو گئی تھی میں جان چکی کہ وہ زینی کے حصول کے لئے کسی حد تک جا سکتا ہے"

"میں نے اسکے ایک رات پہلے ہی تمام باتیں جو کہ اس نے زینی سے کی تھی سب سن لیں تھی اور پھر تم میرے کلاس فیلو ہونے کے ساتھ دوست بھی تھے پھر اور نہلے پہ دہلا بچپن بھی ہمارا اک ساتھ ایک ہی محلے میں گزرا"

"بس پھر کیا تھا میں نے تمہیں جان کہ راضی کیا ریسٹورنٹ تک پہنچی وہاں زینی زید کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کسی کی منکوحہ ہے اور زید نے اسکی منت کی تھی اسکا ہاتھ تھام کر اور کتنا تڑپ کر کہا تھا کہ میری ہو جاو میں تمہیں زندگی بھر کیلئے اپنا بنا کہ رکھنا چاہتا ہوں اور زینی نے اسکے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کہ سمجھایا تھا کہ وہ صرف اپنے شوہر کی امانت ہے اسے بھول جاو۔"

"آور تم یہ سمجھے کہ زینی زید کی محبت میں شدید گرفتار ہے آہیں بھرتی پھر رہی ہے کیونکہ ایسا میں نے تمہیں دکھایا تھا"

"لیکن زینی کے اس روز قطعاً لہجے میں انکار کرنے کی وجہ سے حقیقت تو یہ تھی کہ میرا پیارا بھائی زید دل گرفتہ ہو کہ موت کو اسی رات گلے لگا بیٹھا"

"بس اس دن سے شروع ہوا تھا میرا انتقام زینی سے"!!

میں نے سوچ لیا تھا کہ جب میرے بھائی کو محبت نے مات دی ہے تو زینی کو بھی اسکی محبت کبھی نہیں مل سکیگی زندگی بھر وہ تڑپے گی تمہیں حاصل کر کہ بھی نہیں کر سکیگی جس کیلئے میں نے اپنی بہن حریم کو مہرا بنایا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں چاہتی تو تمہیں اپنے زریعے بھی شیشے میں اتار لیتی مگر وہ کیا ہے نا کہ سمیر مجھے پرپوز کر چکا تھا اور میں کیسے اسکو انکار کر دیتی جبکہ وہ میری خالا کا بیٹا ہونے کے ساتھ مجھ پہ بری طرح فدا بھی تھا۔۔"

"حریم وہ تو تھی ہی شروع سے مجھ سے ڈر کہ رہنے والی اور تھی بھی میری سوتیلی بہن!!اسکو تو میں نے یہی کہا تھا کہ تمہارا نکاح ہوا تھا لیکن زہنی ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث ختم ہو گیا۔"

میں نے اسکو تمہاری زندگی میں شامل جردیا زینی کی سوتن بنا کہ اب زینی ساری زندگی کیلئے تڑپے گی۔"

"اور سمیر اور میرے درمیان میں سے بھی کباب میں سے ہڈی نکلی شکر"۔۔۔

"سمیر کے شاطرانہ دماغ نے بھی میرا بہت ساتھ دیا اور تمہارے بھائی کی سمیر کے ساتھ بزنس میں شئیرز انویسٹمینٹ کروادی ہاہاہا۔۔۔"

"اب بس تم سمیر سے بنا کہ رکھنا ورنہ تمہارے بھائی کہ لاکھوں کہ شیر ڈوب سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

حمزہ نے صبیحہ پہ اک قہر آلود نظر ڈالی اور مزید کچھ بھی سنے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے نکلتا گیا سمیر کے اب اسکا رخ اپنے گھر کی طرف تھا زینی سے ملنا تھا بات کرنا تھا اور۔۔۔۔اور معافی طلب کرنا تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینی۔۔۔۔"

مدھم لہجہ میں کہتاوو آہستہ آہستہ کچھوے کی سی چال چلتازینی کے بیڈروم تک آیا تھا مگر زینی کو کمرے میں ندارد پاکہ وہ ان دیوانہ وار اسکو کبھی کمرے سے ملحق ٹیرس میں تو کبھی ڈریسنگ روم میں تلاش رہا تھاحد تو یہ تھی کئی دفع باتھ روم کے دروازے پہ دھڑادھڑ زور زور سے دستک دے ڈالی مگر جب باتھ روم کادروازہ ناچار کھول کہ دیکھاتووہاں بھی زینی کو نہ پاکر وہ مزید شش وپنج میں پڑھ گیا تھابیک وقت کئی خوفناک وہمات نے اسکے دل و دماغ کو جھنجوڑ کہ رکھ دیا تھا۔

شام کے چھ بجے کاوقت ہو چکا تھامغرب میں بس کچھ ہی دیر باقی تھی آج کاپورادن اسکا صبیحہ کی وجہ سے شدید ازیت ناک گزرا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملازمہ سے پوچھااس نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا کبیر کی کئیر ٹیکر سے دریافت کر چکا تھا مگر ہر طرف سے لاعلمی کا ہی سگنل ملا۔

حمزہ پورے گھر میں اسکو تلاش کرنے کے بعد آخر کار باہر گھر کے بھلی طرف بنے چھوٹے سے لان کی طرف نکل آیا اور بس وہاں پہنچ کہ اسکی تلاش پوری ہوئی۔

ذینی سامنے ہی لان میں گھاس پی بیٹھی اداس شام کا منظر پیش کر رہی تھی۔ حمزہ نے خود میں ہمت پیدا کر کہ زینی سے سامنے کیلئے خود کو تیار کیا تھا۔

"کیوں آئے ہو تم اب کیا میری بربادی پہ کہکہ لگانے باقی رہے گئے ہیں یا پھر میری بے بس پہ جشن منانا باقی ہے"

وہ اسکے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی اسکے قدموں کی چاپ پہچان کہ پتھریلے لہجے میں استفسار کر رہی تھی۔

حمزہ دنگ ہی تو رہے گیا تھا کہ کیسے وہ اسکو محسوس کر رہی تھی۔

"پلیز بات سنو زینی"

مجھے ایک موقع دو ازالہ کرنا چاہتا ہوں تمام زیادتیوں کو"

"زیادتیاں؟؟؟؟

"زیادتی نہیں کی آپ نے میرے ساتھ حمزہ آپ نے میری روح سمیت میری پاکیزہ محبت کو چھلنی کر دیا ہے"

"وہ شدت کرب سے پھٹتے دل و برستی یوئی آنکھوں سے حمزہ کو تمسخر زدہ لہجے میں دریافت کر رہی تھی"۔

"مجھے معاف کر دوں میں نے تم پہ شک کیا زینی تم جو چاہے سزا دے دو بس مجھے معاف کر دو"

حمزہ۔سے زینی کا دل شکن انداز برداشت سے باہر ہو رہا تھا وہ تو اس زینش کو جانتا تھا جو اسکے آگے پیچھے بس اسکیلئے ہی تھی۔

"میں نے تمہیں معاف کیا میرے رب نے تمہیں معاف کیا حمزہ جاو اپنی بیوی کے ساتھ خوشگوار زندگی کا آغاز کرو"

"زینی میں تمہارے تمہارے ساتھ نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں تم سہی تھیں صبیحہ نے یہ سب کچھ کیا ہے مگر اب میں حقیقت جان گیا ہوں"

"ہاحقیقت کیاخوب کہی تم نے بھی یعنی اب ایک اور لڑکی کی زندگی تم اجاڑدوگے !!مجھے ایسا آباد نہیں ہونا"

تو پھر تم بتاو زینی میں کیا کروں ؟؟؟

وہ اسکے دونوں شانوں کو مظبوطی سے تھام کہ پشیماں تھا زینی کو پہلی دفع حمزہ کی آواز و نگاہوں میں محبت کی چاشنی محسوس ہوئی تھی مگر اب سب کچھ ختم ہو چکا تھا کچھ بھی تو باقی نہی رہا تھا۔

"تم اب کچھ نہیں کو گے جو کرو نگی میں کرو نگی تم بس دستخت کرو گے "!!

وہ ایک لفظ کو چبا چبا کے کہتی اپنے بازوں کو اسکی گرفت سے ایک دم آزاد کرا کہ فاصلہ پہ جا کھڑی ہوئی تھی اور یہ فاصلہ اتنا زیادہ نہ ہونے کے باوجود حمزہ کو صحیح معنوں میں میلوں کا محسوس ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کہنا چاہتی ہو تم زینی ؟؟؟؟"

اسکو اپنی ہی آواز یکسر اجنبی لگی۔دل تھا کہ بس اب پھٹا کہ تب۔

"تم نے معافی مانگی میں نے تمہیں معاف کیا اب میں تم سے خلا لو نگی اور تم بھی بغیر کسی حیل و حجت کو میرے فیصلے کو تسلیم کرو گے۔"

یہ وہ ہی جانتی تھی کہ کس طرح موت کو گلے لگا کہ یہ سنگین کاٹ دار جملا ادا کر پائی تھی۔

"زینی تم ایسا نہیں کر سکتی ہو پلیز زینی یہ ظلم مت کرو مجھ پہ"

"تم تو میری ہو نا؟"

وہ کہتے ہئے دکھ سے نڈھال لیکن محبت کی شدت سے گھبرا کے اسکو بانہیں پھیلا کر گلے سے لگانے کو تھا جب زینی نے اسکے ہاتھوں کو جٹک کے دونوں ہاتھ سینے پہ جما کہ زور دار دھکا دیا۔

"میں تمہاری تھی اور تا عمر تمہاری ہی ہو کہ رہنا چاہتی تھی مگر اب تمہاری محبت میں شراکت دار حریم بھی ہے تمہاری بیوی اور میں ایک بٹے ہوئے کانوں کے کچھے مرد کے ساتھ ساری عمر نہیں گزار سکتی یہ نا ممکن ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا پتا آگے کبھی تم کسی کی باتوں میں آجائو اور میرا بسا بسایا گھر ہی اجاڑ دو اسلئے مجھے تو معاف ہی رکھو یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھوں اب بس کرو رحم کرو میری زات پہ چکے جاو میری نظروں سے فلحال"

وہ اسکے آگے ہارھ جوڑے پھوٹ کے رو دی تھی۔

"صلہ کیا ہو گیا تمہیں میں تو مزاق کر رہا تھا پلیز ہوش کرو یار"

حزیفہ اسکو ہوش میں لانے کیلئے ہر ممکن جتن کر رہا تھا مگر ہر کوشش رائیگاں ہی ٹھہر رہی تھی۔

آخر کار صلہ کی بیہوشی سے گھبرا کہ وہ اسکو اپنی مضبوط پناہوں میں لیکر ہسپتال پہنچ چکا تھا۔

ڈاکٹر کے مطابق زہنی الجھنوں و پریشانیوں کی وجہ سے صلہ کو نروس بریک ڈاون ہوا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب کسی طرح کی فکر مندی کی تو بات نہیں؟؟؟"

ڈاکٹر کے مکمل معنے کے بعد وہ پریشان سہ ڈاکٹر سے گویا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ آپکی؟؟؟"

ڈاکٹر نے تصدیق چاہی۔

"میری وائف ہے"

حزیفہ کے لبوں سے بے ساختہ ادا ہوا۔

"آپکی وائف کو ہمیں ایڈمت کرنا ہو گا ڈیپریشن کی وجہ سے انکی صحت بھی خاصی ابتر ہو چکی ہے جس کے اسرات انکے پورے نروس سسٹم پہ پڑ رہے ہیں"

"۲ سے ۳ دن ہمیں انکا مکمل ٹریٹمنٹ کرنا ہو گا پھر ہی کچھ کہا جا سکتا ہے"

"ڈاکٹر نے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا"

"یہ ٹھیک ہو جائیگی نا؟؟؟؟"

وہ اب بھی اک ہی نقطے پہ اٹکا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپکی شادی کو لگتا ہے زیادہ وقت نہیں گزرا خیر ایسا ہوتا ہے اکثر آپکی وائف ویک بھی بہت ہیں آپ خیال کیا کریں"

ڈاکٹر کے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہی بات کا مطلب سمجھ کہ وہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔

"استغفر اللہ"

دل نے دھڑکنوں کے ساتھ مل کے کہا۔۔

"جی بہتر ڈاکٹر صاحب درست فرمایا آپنے"

وہ کھسیاہٹ پہ قابو پاتا اک اک لفظ کو چبا چبا کہ بولا۔

"ظالم حسینہ کچھ نہ ہونے پہ یہ حال ہے گر جو کچھ ہو گیا تو یہ ڈاکٹر تو کرفیو عائد کر دیگا"

وہ دل ہی دل میں بڑاتا ہوا باہر آیا اور اک نرس کو کچھ دیر صلہ کی حفاظت پہ معمور کرنا نہیں بھولا اب اسکا رخ

گھر کی طرف تھا جہاں جفا اور دانی تنہا تھے ہسپتال میں کافی ٹائم لط چکا تھا اور پھر یہ حمزہ کا بھی ہسپتال نہ تھا جہاں وہ تعینات تھا۔ یہ ہسپتال اسکے آفس سے قریب تر تھا اسی لئے حزیفہ نے رسک لینے کے بجائے ادھر ہی گاڑی روک دی اور صلہ کو لئے اندر ہسپتال میں داخل ہو گیا۔

مغرب کے بعد کا وقت ہو چلا تھا وہ تیز ڈرائیو کرتا ڈیفنس سے گلشن اقبال پہچا تھا۔ جفا اور دانی کو کسی نہ کسی طرح مطمعین کر کے وہ ان دونوں کو لیکر اس گھر جا رہا تھا جہاں اسکی سانسیں زینی حمزہ اور کبیر بستے تھے اب اس گھر میں جفا اور دانی کا بھی اظافہ ہونے جا رہا تھا۔

صلہ کے ہسپتال میں ہونے کے باعث اسکو بھی اسی کے ساتھ رات دن ہسپتال میں گزارنے تھے ایسے میں جفا اور دانی کو تنہا چھوڑنا حزیفہ کو کسی طرح بھی گوارا نہ تھا بچے ہی تو تھے دونوں اسکے لئے بلکل حمزہ زینی اور کبیر کی مانند۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن گھر پہنچ کر جو منظر اسکو دیکھنے کو ملا وہ اسکو بری طرح توڑ پھوڑ گیا تھا

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی ذینی کے ساتھ اتنا سب کرنے کے باوجود اس کا راستہ روکنے کی یا پھر اس کا ہاتھ پکڑنے کی؟؟؟"

"تمہیں شرم نہیں آئی ذرا سی بھی؟؟"

ھزیفہ گھر میں جیسے ہی جفا اور دانی کے ساتھ داخل ہوا سامنے کا منظر ملاحظہ کر کے جیسے اسکو پتنگے لگ گئے تلخی آنکھوں میں یکایک بھری تھی۔

حمزہ،زینی کا زبردستی ہاتھ پکڑے اس کو جانے سے روک رہا تھا اور زینی زاروقطار روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ "

"اب کچھ نہیں بچا سب کچھ ختم ہو گیا ہے!!اس پاک رشتے کا اختتام ہونا تھا سو ہو گیا ہے"

"ناو گیم اذ آور حمزہ"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

زینی چنگھاڑتی ہوئی اپنا آپا کھو بیٹھی تھی اور یہی وہ وقت تھا جب وظیفہ کا دل اس کی بے بسی پر خون کے آنسو رویا تھا۔

کیسا کرب تھا اس کی بہن کے لہجے میں!!مان ٹوٹنے کا دکھ سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔یہ وظیفہ کو زینی کی صورت میں معلوم ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی پلیز آپ تو میرے بھائی ہو نا؟؟"

"زینی سے کہیں کہ مجھے وہ معاف کر دے میں غلط تھا مجھے زینی کے خلاف بہت غلط بر ین واشنگ کی گئی تھی جس کا نتیجہ اس طرح سے نکلا"

وہ۔آپکی بات کبھی نہیں ٹالتی ہے بھائی"

"اچھا یہ بھی خوب کہی تم نے کہ زینی میری بات مانتی ہے کل کلاں کو تم میرے اور زینی کے مقدس رشتے پہ بھی بہتان لگا دو" !!

حزیفہ سفاک ہوا۔

"خناس بھرا ہوا تھا اب تک میرے دماغ۔"

"لیکن اب میں سب کچھ جان چکا ہوں!! کون سہی تھا کون غلط"۔

حمزہ نے بے بس سی نگاہوں سے بھائی کی طرف دیکھا جیسے اب وہی خدا کے بعد اس کی ڈولتی کشتی کو سنبھالا دے سکتا ہے لیکن حزیفہ نے تلخی۔سے اپنا رخ پھیر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جو بھی فیصلہ سچ یا جھوٹ!! جو بھی کیا تم نے خود ہی ہر چیز کو اپنے دماغ کے ترازو میں صحیح اور غلط تصور کر کے فیصلہ کر لیا تھا اور اب بھی تم اسی روش پہ اپنی بر قرار ہو۔"

"نہیں بھائی آپ صرف ایک دفع تو مجھے بھی سمجھئے۔"

وہ مچلا حزیفہ کے مکمل بائیکاٹ نے تو جیسے اسکی ہمت ہی توڑ ڈالی تھی۔

"بچے تو نہ تھے کہ کسی نے کچھ کہا اور تم نے لبیک کہہ دیا"۔۔۔

"اور رہی بات کس نے کیا کہا اور کیا نہیں!! یہ مجھے جاننا بھی نہیں ہے"

"کیا پٹی پڑھائی تمہیں کس نے؟؟ مجھے کوئی سروکار نہیں اس بات سے مجھے میری بہن پر مکمل بھروسہ ہے اور یہ بھروسہ تا قیامت قائم و دائم رہے گا"۔

حزیفہ نے بڑھ کے سسکتی ہوئی زینی کہ سر پہ دست شفقت رکھا۔ دو موتی اس قدر محبت پہ زینی کی آنکھوں سے لڑھکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کاش بھائی کاش"!

"جسطرح آپکو میری زات پہ مکمل اعتماد ہے بلکل اسی طرح کی اگر حمزہ کو بھی میری ذات پر مکمل اختیار حاصل ہوتا تو آج حالات اس نوعیت پہ نا پہنچتے لیکن

اعتبار کی قلت اور شک کی زیادتی!! رشتوں کی خوبصورتی نیست و نعبود کر دیتی"۔

"انسان ہے کہ وہ خود بہت ناقدرا ہے اور اس بات کا صبوط تم نے مجھے دے دیا حمزہ"

"ارے تم کیا مجھے چھوڑو گے میں خود تمہیں چھوڑتی ہوں!!اپنی محبت کی اتنی تزلیل ہونے کے بعد میں تم پہ اک نظر تو دور کی بات تمہارے عکس تک کو اپنے ارد گرد برداشت نہیں کر سکتی"

ہنہہ۔۔۔۔۔۔!!

"بات کرتے ہو معافی کی ناممکن"

"یاد رکھنا حمزہ محبت جب زد پہ آجائے نا تو نفرت اور انتقام جیسے لفظوں کو بھی مات دے دیکر محبوب کو تڑپنے پہ مجبور کر دیتی ہے ایسے کہ نہ رات اسکی اور نا دن اسکا رہے جاتی ہے تو بس خلش"

وہ اپنی بات کہہ کر بے دردی سے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کر اپنے کمرے میں جانے کو تھی جب حزیفہ کی کرخت آواز نے اسکے قدموں منجمد کر ڈالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زینی تم ہر طرح کا فیصلہ خود کر سکتی ہو!!میرے بھائی نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے اس کیلئے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔"

"میری طرف سے تمہیں مکمل اجازت ہے اپنے لئے فیصلا لینے کی"۔

حزیفہ نے قہر آلود نظر حمزہ پر ڈالی اور اکھڑا اکھڑا وہ جفا اور دانی کا ہاتھ پکڑ کے تیزی سے زینش کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ذینی نے مرے مرے قدموں سے حزیفہ کی پیروی کی اب وہاں رکنے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

سب ختم ہو گیا تھا!!

کچھ بھی تو باقی نا بچا تھا۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔!!

لیکن آخری محبت تو پھر محبت تھی ایک آخری بار اس ظلم کے بادشاہ کی طرف دیکھنا نہیں بھولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کاش ایسا ہو کہ اب کے کچھ دعا نہ کرو۔۔

"زینی بچے میں تم سے بہت پشیماں ہوں میرے بھائی کی وجہ سے آج تم اتنے دکھوں کی پاداش سے گزر رہی ہوں"!

حزیفہ نے زینی کے کمرے میں آتے ہی اپنی بات کا آغاز کیا دل پہ جو بھاری سل تھی اسکا بوجھ اب اٹھائے سے بھی تو نہیں اٹھ سک رہا تھا۔

"بھائی میرا دکھ میری قسمت کا لکھا اور میں اللہ کا فیصلہ مانتی ہوں!!اس میں بھی میرے لئے اللہ رب اعزت نے بہتری پوشیدہ رکھی ہو گی بلاشبہ"

"آپ بالکل بھی خود کو مورد الزام نہ ٹھہرائیں"

وہ جبراً مسکرائی۔

"بھائی یہ دونوں؟؟؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جفا اور دانی کو خاموش کھڑا دیکھ زینی نے استفسار کیا۔

ذینی کو وہ دونوں بچے بالکل اپنی ہی طرح بے بس ولاچار معلوم ہوئے تھے وہ بھی تو ایسی تھی۔جبکہ دانی نے آگے بڑھ کے زینش کے گلے میں اپنے بازو حائل کر کہ اسکے آنسوں کو پونچھا۔

"زینی آپ روئیں نہیں!!میں ہوں نہ دیکھنا میں ڈھشم ڈھشم ان برے والے بھائی کو خوب ماروں گا بس بڑا ہونے دو مجھے"

دانی نے اپنی معصوم سی آواز میں زینی کو تسلی دینا چاہی اور زینی دانی کی محبت پہ اک دفع پھر زارو قطار رو دی۔

"وہ غیر ہو کہ اسکی تکلیف پہ غمزہ تھا کتنا چھوٹا تھا وہ لیکن پھر بھی رویوں کو پڑھنا سیکھ گیا تھا۔"

جفا جو بڑی حسرت سے یہ منظر دیکھ رہی تھی حذیفہ کے اشارہ کرنے پہ زینی کے کھلے بازوں کے حصار میں جا کہ وہ بھی اپنا دکھ ان کے ساتھ بانٹنے کی مکمل کوشش کرنے لگی۔۔

"اب سے یہ ہم سب کا گھر ہے"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ نے مان سے زینی کی طرف دیکھ کہ کہا۔

"بھائی جو آپ کا حکم"۔

زینی نے تعید کی اور چاہ کر بھی کوئی ایسا سوال نہ کیا جس کے باعث ان دونوں بچوں کو تکلیف پہنچتی۔

جفادانی کا ہاتھ دھلا دو بچے اسنے چاکلیٹ کھائی ہے۔

حزیفہ نے دانستا ان دونوں کو منظر سے ہٹایا تھا۔

"بھائی یہ کون ہیں؟؟؟"

لبوں پہ مچلتا سوال آخرِ کار آزاد ہوا زینی کہ وہ اب کافی حد تک۔خود کو سنبھال چکی تھی سب کیلئے۔

"یہ ہماری ہی طرح یتیم ہے ذہنی۔"

بڑے توقف کے بعد حزیفہ نے ازیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"بس بھائیوں کچھ مت کہیے گا"۔

"اس سے آگے سننے کا مجھ میں حوصلہ نہیں ہے اور شاید آپ میں کہنے کا بھی"

"ذینی میری بہن!!بس اب ہم لوگ ہی ایک دوسرے کا کل اثاثہ ہے"!!

"کیا تم دونوں کو سنبھال سکو گی؟؟؟"

"جب تک ان کی بہن صلہ اسپتال سے صحت یاب ہو کے واپس گھر نہیں آجاتی۔"

حذیفہ نے جان بوجھ کے اب صلہ کا قصہ چھیڑا تھا وہ جفا اور دانی میں پہلے ہی ذینی کو الجھا چکا تھا اب صلہ کو لیکر زینی کے زہن کو تیار کرنا تھا۔وہ زینی کے دل و دماغ کو یکے بعد دیگرے زلزلوں سے دوچار کرنے کا متمنی ہر گز بھی نہ تھا۔

وہ جس وقت کمرے میں آیا اس وقت رات کے 10 بجے کا ٹائم ہو چکا تھا اور حزیفہ سے شدید لعنت ملامت سن کے وہ گھر سے باہر چلا گیا اور خوامخواہ گھنٹوں سڑک کی خاک چھان کے آخر کار لوٹ کے بدھو گھر کو ہی واپس آیا ۔

حریم پہ نظر پڑی جو پیر سکیڑے صوفے پر بیٹھی نہ جانے کن سوچوں میں غرق تھی۔

کچھ کہے بغیر اسکو وہ اپنے کپڑے نکال کے الماری میں سے ڈریسنگ روم میں چینج کرنے کے لیے جا گھسا تھا کچھ دیر بعد وہ جب واپس آیا اس وقت بھی ہریم ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی غیر مرئی نکتے پر غور و فکر کرنے میں مصروف تھی۔

خلاؤں میں نظریں جا آئے وہ نا جانے کیا تلاش کر رہی تھی

وہ خاموشی سے بھوکا پیاسا اپنے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا لیکن حریم کی آواز نے اس کو یک دم ہی سیدھے ہونے پر مجبور کر ڈالا۔

"سچ آپ بھی جان چکے ہیں اور میں بھی جان چکی ہوں"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ھنہہ۔۔۔۔۔۔۔پھر۔۔۔؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے استفامیہ نظروں سے حریم کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ مجھے یتیم خانے چھوڑ آئے پلیز۔"

حریم کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔

کیا بیوقوفانہ قسم کی بات کر رہی ہو؟؟؟

میں ویسے ہی بہت پریشان ہوں خدارا میری پریشانی کو کم کرو مجھے مزید مت ستائو۔"

وہ پہلے بہت جھنجلایا ہوا تھا حریم کی بات نے تو جیسے اسکو سر تا پا تپا ہی دیا تھا۔

"آپکی اور سب کی پریشانی کو ختم کرنے کی غرض سے ہی تو یہ جویز پیش کی ہے"۔۔

وہ کسی ہاری ہوئی کھلاڑی کی طرح لگی حمزہ کو اس پل کل تک جو لڑکی اسکو ناک وچنے چبوانے کی تگ و دو میں تھی آج وقت نے اسکو سر کے بل زمین بوس کیا تھا۔۔

"تم۔۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتا یتیم خانے میں کیا ہوتا ہے اور کیا ادھر کے حالات ہیں؟"""

"ابھی تک تو نہیں معلوم لیکن

ھمزہ کا لہجہ نرم۔پڑا حریم کی حالت زار دیکھ کہ اور وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا اٹھ کھڑا ہوا۔

صوفے پر بیٹھی حریم کا ہاتھ پکڑ کہ وی اس کو بیڈ پہ لے آیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ نیم دراز ہوا تھا۔

حریم بالکل اس کے عین سامنے بیٹھی تھی ہاتھ بھر کے فاصلے سے۔

"میں بالکل آپنے مکمل ہوش و آواز میں ہوں پلیز زینی کے ساتھ مزید غلط مت کریں"

"وہ ایسے رویے کی مستحق نہیں ہے غلطی میری ہے جو میں آپ کی زندگی میں آئی"!!

"آپکے متعلق کچھ تحقیقات کر لیتی تو آج یہ دن آپ کو اور مجھے دونوں کو ہی نہ دیکھنا پڑتا اور نہ ہی زینی اس قدر اذیت سے دوچار ہوتی۔"

حریم کے دل میں یہ بات جڑ پکڑ گئی تھی کہ وہ زینی کی مجرم ہے بس اس سوچ کہ ہاتھوں وہ اپنا سکون چین برباد کر بیٹھی۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ٹھیک ہے اب زینی کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہو گا کوئی ناانصافی نہیں ہو گی لیکن اب دوبارہ میں اپنی غلطی نہیں دہرا سکتا!!میں تمہارے ساتھ بھی اب کوئی زیادتی نہیں کروں گا اور نہ ہی کوئی حق تلفی ہو گی تمہاری۔"

"تم بھی میری بیوی ہو بالکل اسی طرح جیسے ذہنی ہے۔"!!

"جانتے بوجھتے میں تمہیں دلدل میں نہیں دھکیل سکتا ہوں! بہت اچھی طرح جانتا ہوں یتیم خانوں کا حال۔"

وہ اس کو سینے سے لگا تا خود میں بھینچ گیا تھا حریم اس کی پناہوں میں قید پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

اس کے اپنے ہی دکھ تھے جن کو بہن بھائی کا رتبہ دیا وہ اس کے سودے باز نکلے سگے ہی نہ تھے۔

اس کا سودا کر ڈالا!! آپنی بہن کا ہی سودا کر ڈالا اس کے اپنوں نے۔

یہ کیسے اپنے تھے بھلا؟؟؟

اور یہاں حذیفہ کا روپ دیکھ کے اس کو جس قدر حیرت ہوئی تھی کہ وہ حمزہ کا سگا بھائی ہونے کے باوجود بھی رشتوں میں برابری قائم کرنے کے لیے ہر اساں ہوئے جا رہا تھا اپنے ہی بھائی کو شدید دھتکار کے رکھ دیا تھا۔

اور حمزہ وہ تو جیسے اب مقدمہ لڑتے لڑتے نڈھال ہو گیا تھا اس کو بھی کسی کی ضرورت تھی جو اس کے دکھوں اور غموں کو اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھا سکے اس کے بوجھ بانٹھ لے۔

انجانے میں ہی سہی مگر وہ دونوں ایک دوسرے کی ذات میں مکمل کھو چکے تھے ایک دوسرے کو اپنا تن، من مکمل سونپ ڈالا۔۔۔۔

رات دھیرے دھیرے سرکنے کو تھی لیکن وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن وقت اور حالات سے شاید وقتی طور پہ ہی سہی خود کیلئے سکون وراہ فرار ڈھونڈ چکے تھے۔

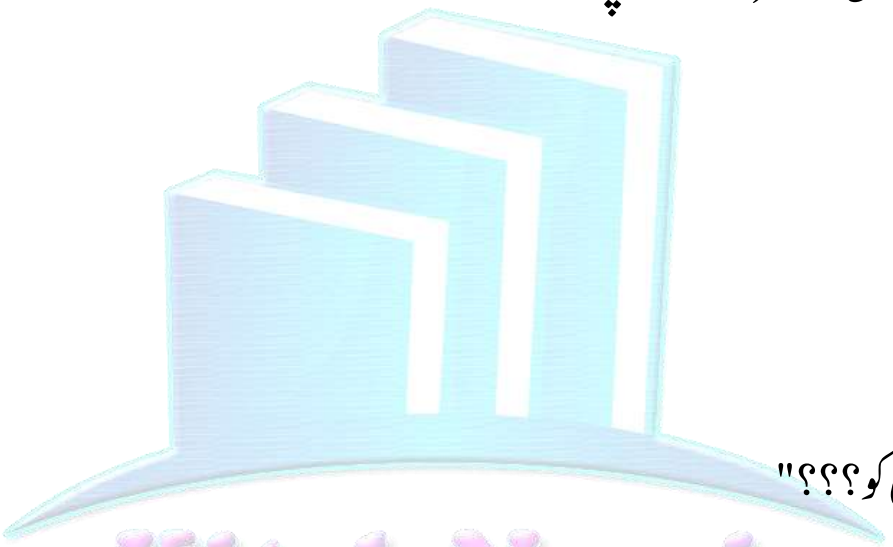

"کیا ہوا ہے بھائی اس کو؟؟؟"

زینی نے کچھ حیران وفکر مندی لہجے میں دریافت کیا۔

"صلہ کا نروس بریک ڈاون ہوا ہے زینی"!!

"پے در پے دکھوں کو جھیلنے کی سکت ختم ہو چکی ہے اس کی"

حظیفہ نے تمہید باندھی اصل بات کے لئے۔

"اللہ رحم کرے ان بہن بھائیوں پر"

"بھائی پلیز کچھ بتائیں گے کہ کیا گزری ہیں ان پہ؟؟؟"

آخر کار ہمت مجتمع کر کے وہ پوچھ ہی بیٹھی۔

"صلہ کے ماں باپ کے انتقال کے بعد اس کے قریبی رشتہ داروں نے اس کی شادی دور پڑے کہ ایک رشتے دار سے طے کروادی تھی وہ لڑکا میرا دوست ہے اور ایسے میں جب اس نے مجھ سے مدد طلب کی اور میرا خفیہ نکاح کروانے کو کہا تو میں منع نہیں کر سکا آخری دوست ہی دوست کے کام آتا ہے برے وقت میں اور بلاشبہ بری گھڑی برا وقت کسی پہ بھی آسکتا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس یہی سوچ کے میں نے فیصلہ کر لیا اور تمام معملات اللہ توکل چھوڑ دئے۔"

"صلہ کے ماں باپ کے اچانک موت کے بعد یکدم شادی صلہ کہلئے کسی دھچکے سے کم نہ تھی۔

اس کو حالات کے زہریلے ناگ نے کچھ ایسا ڈنسا کہ وہ وہ برداشت نہ کر سکی اور پھر چھوٹی بھی کافی ہے وہ"!!

"تم ملو گی تو تمہیں خود بھی دکھ ہو گا اس کو دیکھ کے اتنی سی عمر میں کیا کیا وہ خندہ پیشانی سے جھیل چکی ہے اور نا جانے ابھی کیا کچھ جھیلنا اسکی قسمت میں ہے"

-

حذیفہ نے جان کر بات میں جوڑ توڑ کی صلہ کا پردہ بھی رکھنا تھا اور بہن کے دل کی دل آزاری بھی گوارا نہ تھی بس یہی وجہ تھی کہ سچ اور جھوٹ ملا کے کہے گیا اپنی بات۔

"بھائی آپ پریشان نہ ہوں"!!

"آپ نے جو کیا بہت اچھا کیا اور آپ کی نیکی ضرور ہم سب کے لئے دلی سکون اور اطمینان کا باعث بنے گی انشاءاللہ"!!

"جفا اور دانی کو میں سنبھالو نگی بلکہ یہ دونوں اب سے میرے ساتھ میرے کمرے میں ہی رہیں گے میری تنہائیوں کے ساتھی بن کے میں ان کا دکھ بانٹو گی اور یہ میرے"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پر عزم لہجے میں کہتی پھیکی سی مسکراہٹ کبوں پہ سجا گئی۔

مگر زینی کی اس مسکراہٹ میں کتنا صبر اور ہمت تھی یہ حزیفہ بخوبی جانتا تھا۔

وہ ہسپتال واپس آ چکا تھا رات ا بجنے کو تھے۔

صلہ کو ہلکا ہلکا ہوش آ چکا تھا۔ حزیفہ کو یہ دیکھ کہ دلی راحت ملی تھی کہ وہ اب واپس ہواسوں میں لوٹ رہی ہے اور جلد ری ریکوری کر جائیگی۔

"بابا پانی"

صلہ کے لب پھڑ پھڑائے جبکہ حزیفہ اسکے پاس ہی بیڈ کے قریب کرسی کھسکا کر بیٹھا" بیٹل بے "موبائل میں کھلینے میں مصروف تھا نیند تو اسکو ہسپتال ایک منٹ کیلئے بھی نہیں آنی تھی اسلئے رات گزارنے کیلئے اپنا پسندیدہ گیم کھیلنے میں خود کو مگن کر لیا۔ اسکی محویت کو صلہ کے دوسری بار پانی کیلئے پکاراوت اسکے وجود میں ہوتی حرکت نے توڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مانا کہ تم سے عمر میں تھوڑا بڑا ہوں مگر اتنا بھی نہیں کہ تم مجھے بابا ہی کہنے لگو"!!

حزیفہ نے صلہ کے بابا کہنے پہ برا منہ بنایا اور زیر لب بڑبڑا دیا۔

کہتے ہوئے ٹیبل پہ رکھی منرل واٹر کی بوتل سے ڈسپوزیبل گلاس میں پانی انڈیل کہ صلہ کہ لبوں سے لگایا۔ لیکن اس طرح صلہ کو پانی پینے میں خاصی دشواری ہو رہی تھی۔

ھزیفہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنا ایک بازو صلہ کے سر کے نیچے پھنسایا اور اسکو کچھ اونچا کر کہ دوسرے ہاتھ سے گلاس ایک دفع پھر اسکے پنکھڑی کی مانند درخ و گداز لبوں پہ لگا دیا۔

صلہ نے پانی پیتے ہوئے نیم واہ آنکھوں سے عالم غنودگی میں حزیفہ کو دیکھا لیکن زیادہ دیر ز ہن پہ قابو نہ رکھ سکی اور واپس غنودگی و کمزوری کے باعث آنکھیں موند گئی۔

ھزیفہ نے احتیاط سے صلہ کو واپس تکیہ پہ لٹایا اور دھیرے دھیرے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے اسکے سر میں راحت پہنچانے لگا۔ نگاہیں ہنوز صلہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نا جانے کس احساس کے تحت وہ تھوڑا جھکا تھا اور اپنے سلگتے لبوں کو بیساختہ صلہ کی یخ بستہ پیشانی پہ رکھ کر بوسا دے ڈالا.

کانچ اٹھانے پڑ جائیں

تم ہاتھ ہمارے لئے جانا

جب سمجھو کہ کوئی ساتھ نہیں

تم ساتھ ہمارا لے جانا

جب دیکھو کے تنہا تم ہو

اور راستے ہیں دشوار بہت

تب ہم کو اپنا کہہ دینا

بے باک سہارا لے جانا

جو بازی بھی تم جیتو گے

جو منزل بھی تم پاؤ گے

ہم پاس تمہارے ہوں نہ ہوں

احساس ہمارا لے جانا

اگر یاد ہماری آجائے

تم پاس ہمارے آجانا

بس اک مسکان ہمیں دینا

پھر جان بھی چاہے لے جانا.....

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک جزب کے عالم میں اسنے اپنے دیکتے لب صلہ کی پیشانی سے ہٹا کہ کان کے بے پناہ قریب لیجا کہ اپنی پسندیدہ نظم کہہ سنائی تھی۔

حزیفہ کا لہجہ مہک رہا تھا ایک ایک ادا ہوئے لفظ میں سے خوشبو ماحول کو جیسے اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔

وقت تھا جیسے تھم چکا تھا یا پھر سرکنے سے انکاری ہو چلا تھا۔

ایک فسوں سہ برپا تھا جو حزیفہ کو اپنی لپیٹ میں لینے کے درپہ تھا گستاخی کرنے کیلئے اکسائے چلے جا رہا تھا۔

اب شاید کچھ غلط یا پھر کچھ ایسا ہونے کو تھا جسکا تصور بھی ان دونوں نے ہرگز نہ کیا تھا۔

مگر کیا ہونے والا تھا؟؟؟؟

کوئی انہونی یا پھر کچھ اور؟؟؟؟؟؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا مجھے حمزہ کو ایک موقع دینا چاہیے؟؟؟

"ہمارے مذہب میں بھی تو چار شادیاں جائز قرار دی ہیں اور پھر وہ بندہ بار بار اپنے گناہ کی معافی بھی مانگ رہا ہے۔۔"

"پشیماں ہے ہو سکتا ہے حریم سے اس کی شادی محض ایک کاغذی رشتہ ہی ہو"۔

"محبت تو وہ بس مجھ سے ہی کرتا ہے میں جانتی ہوں حریم کو حمزہ وہ چاہت اور وہ توجہ نہیں دے سکتا جس کی میں حقدار ہوں۔۔۔"

"آخر کو اس کی چاہتوں پہ صرف میرا اور میرا ہی حق جو ٹھہرا ہے"!!

"لوگ محبت کو دیوانگی کی حد تک کرتے ہیں اور میں نے حمزہ کی محبت میں دیوانگی سے شروعات کی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ذینش دانی کے سر میں انگلیاں چلاتی خود کو ایک دفعہ پھر خود کو حمزہ کی طرف مائل ہونے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔

خود غرض ہو رہی تھی اپنی دیوانگی کے ہاتھوں، مجبور ہو چکی تھی۔۔

اس میں قصور اس کا بھی تو نہ تھا حمزہ سے اس نے محبت کی ہی اتنی جنوں کی حدوں کو چھوتی ہوئی بڑی شدید کی تھی کہ پیچھے ہٹنا ناممکن سی بات تھی۔

رات کے چار بجنے کو تھے نیند اس کی آنکھوں سے جیسے کوسوں دور ہو چکی تھی۔۔

بس انتظار تھا تو اس کو صبح کا جب اس نے حمزہ کے سامنے جا کر تمام گلے شکوے دور کر اک دفع پھر سے محبت کی وا ہوئی دراز باہوں میں خود کو پر سکون کرنا مقصود تھا۔

خود کو اسکی پناہوں میں سمو کے تمام پچھلی باتوں کو بھلا دینے کا دل سے وہ عزم کر چکی تھی۔

مگر کیا یہ خوشی اس کی تھی یا پرائی کی بن چکی تھی؟؟؟

""کیا فضول ٹین ایجر والی ہرکتیں کرتے پھر رہے ہو حزیفہ تم۔۔۔۔"

"کیوں بار بار بھول رہے ہو کہ یہ شادی جسٹ آ کانٹریکٹ میرج ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکا دل چاہا کہ وہ ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹی صلہ کے پاس جا کہ لیٹ جائے۔

پھر یکدم حزیفہ نے خود کو ڈپٹا مگر دل تھا کہ غستاخی پہ آمادہ ہو چلا تھا۔اب حزیفہ کی کہاں سن لینی تھی اس نے۔

وہ یکدم ٹرانس کی سی کیفیت میں کرسی سے اٹھا تھا اور دل کے ہاتھوں مجبور ہو کہ اپنی خواہش پر لبیک کہتا صلہ کے پاس جگہ بنا کے سنگل بیڈ پہ ہی اس کے پاس دراز ہو گیا۔

"تم کیا کوئی صلہ؟؟"

"کوئی خاص احساس جو دل میں میرے بہت پیارے پیارے اچھوتے خیالات کو بیدار کرتا ہے یا پھر میرے ذہن و وجود کے لئے راحت و اطمینان؟؟؟"

"میں نہیں جانتا تم میرے لئے کیا ہو اور اس مختصر سے عرصے میں تم نے مجھے اپنا اسیر کیسے بنا لیا ہے؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں تم نے مجھے اپنا اسیر نہیں بنایا ہے بلکہ تمہاری معصومیت، و آنکھوں کی حیاء نے مجھے بے سکون کر ڈالا ہے۔"۔۔۔۔

"میں اپنا ہو کے بھی اپنا نہیں رہا ہوں تم مجھے میرے حواصوں پر طاری ہوتی محسوس ہونے لگی ہو"۔۔

"کبھی کبھار سوچتا ہوں کہ تم جیسی لڑکی ہی شاید میرا آئیڈل تھی جو مجھے مل گیا ہے"۔۔

'میری تکمیل تم ہو نہیں میری تلاش ہو شاید۔۔'!!!!!

"میرے دل اور دماغ اب میرے ہو کر بھی قابو میں ہی نہیں رہے۔

"اب ہوش رہا ہے تو بس اتنا کہ اب تمہارے بن میرے لئے زندگی کی تمام روشن شمعیں گل ہے۔۔"

"عورت کی حیاء اور اسکی شوخی سمیت اسکے پور پور پہ اسکے محرم کا حق ہوتا ہے!!!اور تم نے اپنی آنکھوں سمیت اپنے وجود کو ڈھانپے رکھا صرف اور صرف اپنے شوہر کیلئے، یہ اک پاکیزہ عورت کا اپنے مزاجی خدا کیلئے لئے سب سے خوبصورت تحفہ ہوتا ہے"۔۔

"مجھے فخر ہے اپنے آئیڈل سمیت تمہارے عزیم ماں باپ پہ جنہوں نے تمہاری بہت اعلیٰ طربیعت کی اور اب تمہاری یہ طربیعت نسل در نسل منتقل ہو گی جیسے تمہاری ماں نے تم میں منتقل کی بلکل ویسے ہی تم اپنی اولاد کو بھی انہی سنہری اصولوں کی بنیاد پہ پروان چڑھاو گی۔۔۔۔۔"

"میرے لئے صلہ تم جیسی پیاری لڑکی سے اب دستبردار ہونا ناممکنات میں سے ہے"

"تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو اپنے گھروں کو جنت کا گہوارہ بناتی ہے اور میں ہیرے کو اپنے ہاتھوں سے کوئلہ نہیں کر سکتا اب تو تم ہی میری نسل کی امین بنو گی"۔۔۔۔

رہی میری اور تمہاری عمر کا فرق تو وہ اب میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا نر د کو عورت سے اتنا بڑا ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ اسکو سنبھال سکے، تحفظ فراہم کر سکے۔۔۔"

وہ صلح کے شانے پہ سر رکھ کے اپنے دوسرے ہاتھ کو صلہ کے سینے پہ رکھے بے خیالی میں اد کے گلے میں موجود چین کو اپنی انگلی کی پوروں پہ لپیٹ رہا تھا۔

رات کا آخری پہر شروع ہو چکا تھا مگر حزیفہ مستقل بس اس متائے جان کے وجود سے خود کو گرمائش پہنچا رہا تھا۔

۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دل بار بار چیخ چیخ کر اپنے جائز حق کا احساس کروانے پہ بضد تھا بہت کچھ کر گزرنے کا کہے رہا تھا لیکن پھر صلہ کی بے ہوشی کا خیال کر کے وہ خود کو سرزنش کر جاتا۔۔

"تمہارے نوخیز سراپہ سے اپنے وجود کو زرخیز کرنا، تمہاری بیحوشی سے فائدہ اٹھانا میری سرشست میں نہیں ہے ۔۔"

"اب جبکہ تم میری ہی ہو"!!

"میں نے تمہارے تمام جملہ حقوق اپنے نام بھی لکھ والئے ہیں مگر پھر بھی جب تک تمہاری مرضی اور دلی خواہش نہیں ہو گی میں تم سے یہ رشتہ استوار نہیں کر سکتا لیکن اگر کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاؤ تو میری جان بندۂ بشر ہوں!!"۔۔۔

"تم مجھ سے اب میری زندگی میں تو دستبردار نہیں ہو سکتی ہو مجھ سے"

'ہاں مگر۔۔۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اتنا ضرور جانتا ہوں کہ کسی کو اپنا نام کر لینا ہی کافی نہیں ہوتا اصل کامیابی تو دلوں پر فتح حاصل کرنے سے ملا کرتی ہے۔"

اور صلہ اب تم دیکھنا ایک دن تمہارے دل و دماغ پر صرف اور صرف میری ملکیت ہو گی۔۔۔۔۔!!

"انشاءاللہ۔۔۔"

زینش، حمزہ کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑی کئی دفعہ دستک دے چکی تھی لیکن اندر سے دروازہ چاک ہو کہ نہیں دے رہا تھا۔۔

مگر نہ جانے کیوں زینی کو آج وہ کمرہ بہت پرایا پرایا سا لگ رہا تھا ورنہ ہمیشہ وہ بے دھڑک حمزہ کے کمرے میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بڑی دیدہ دلیری سے داخل ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن آج کچھ ایسا ضرور تھا جو اس کو ایسا کرنے سے بعض رکھ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمرے میں موجود شخص اور وہ کمرہ آج دونوں ہی اسکو پہلی دفع اسکو خود کیلئے بہت اجنبی اجنبی اجنبی سے لگے تھے۔۔

ہمت کر کے آخر کار اس نے دروازے پہ اک آخری دستک ہلکے سے دے ڈالی مگر دستک دینے کے بعد بھی جب دروازہ کھلنے کے چانسس نہ تھے تب وہ بجھی بجھی سی مردہ قدموں سے واپس پلٹنے کو تھی۔۔۔

جب اچنک سے بند دروازہ تھوڑا سا چاک ہو چلا تھا مگر زینی کے لئے بند دروازہ کے وا ہونے کے بعد سامنے کا منظر ایسا تھا کہ وہ ساکت و صامت اپنی جگہ پر سن سی کھڑی رہ گئی۔۔

زینش کو لگا تھا کہ حمزہ کے کمرے کے دروازے کے بیچوں بیچ اس کی قبر کھود ڈالی ہو کسی نے۔

حریم نے دروازے پہ بار بار ہوتی دستک کی وجہ سے جلدی سے غسل لیکر دروازہ کھولا تھا حمزہ کی نیند خراب ہو جانے کی وجہ سے بھی وہ فکر مند تھی

جبکہ زینی وہ تو بس ورطہ حیرت میں گرفتار حریم کا دھلا دھلایا نکھرا نکھرا سراپہ دیکھ رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محرم سے ملنے کا روپ ہی ایسا چڑھا تھا حریم پر کہ کوئی نابینا بھی حریم کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی مسحور کن خوشبو سے وہ پوشیدہ بھید پالیتا جو حریم چھپانے کی ذہنی سے ناکام کوشش میں مصروف نظر آرہی تھی۔۔

زینش کو دروازہ کے بالکل سامنے کھڑا دیکھ کر حریم کے چہرے پر خوف و تاریکی سی چھا گئی۔

"ایسا تو ہر گز بھی اس نے نہیں چاہا تھا میں نے"۔۔

اب جیسے مشکلات میں مزید اضافہ ہی ہونا تھا اس کے لیے حریم نے اپنے دل میں اس سوچ کے آتے ہی واضح بہت سا بوجھ پڑتا محسوس کیا۔۔

ذینی نے ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر کمرے کا بھڑا ہوا دروازہ پوری قوت سے دھکیلا تھا اسکے پورے وجود میں آگ سی بھر گئی تھی اور کمرے کے اندر کا منظر دیکھنے کے بعد تو جیسے زینی کا دل اسکے سینے سے نکل کر قدموں میں آکر ڈھیر ہو گیا تھا۔۔

دل بے چارہ بے موت مارا گیا تھا۔۔

عین سامنے جہازی سائز پر وہ اوندھا لیٹا بے خبر پڑا سو رہا تھا بغیر کسی شرٹ کے سوئے حمزہ کے کشادہ پشت پہ جا بجا ننھی ننھی سی خرونشیں پڑی ہوئی تھی جو اس بات کا بولتا ثبوت تھیں کہ وہ گزری شب اپنے خالص جذبات اور اپنے لمپس کی بقرش حریم پہ نچھاور کر چکا ہے اور جو شفاف جذبات اس نے ذہنی کے لیے رکھے تھے وہ اب ملاوٹ سے لبریز ہو چکے ہیں۔۔۔

اس پہ تضاد ہلکے ہرے رنگ کی بیڈ شیڈ کا شکن آلود ہونا، فرش پر پڑا بے ترتیب دوپٹہ اور سوفے پہ بے ترتیب کپڑے حریم کے کپڑے!!

سب کچھ ہی تو بالکل صاف تھا آئینے کی مانند۔۔۔۔

اب تو کوئی شک و شبہہ باقی رہا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

"ذہنی آپ غلط سمجھ رہی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو آپ سوچ رہی ہیں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حریم نے اپنی سی کوشش کی زینی کو سمجھانے کی لیکن زینش ابھی کچھ سمجھنے کے لئے بلکل تیار نا تھی۔

"شٹ اپ"!!!

"تم مت بولنا میرے آگے تم ہی تو سارے فساد کی جڑ ہو"۔۔۔

زینی نے حریم کو بری سے جھڑک ڈالا۔

"اور تم نہیں دو گی کوئی جواب مجھے تم نے تو میٹھی بن کے میرے حق پہ ہی ڈاکا ڈالا ہے دیکھنا اگر میں آباد نہیں ہو سکی تو تم بھی آباد نہیں ہو گی اور یہ شخص میرا جواب دہ ہے تم نہیں سمجھی۔۔۔"!!!

"اس کی وکالت مت کرو میرے سامنے یہ تم سے پہلے میرا شوہر اور میں اسکی بیوی ہو"۔۔۔

وہ زینی تھی اپنے تمام حساب کتاب سامنے سوئے تم شخص سے لینا جانتی تھی۔

حریم سے اس کو پہلے کسی قسم کا گلا نہ تھا جب اپنا ہی محبوب بے وفا ثابت ہوا ہو تو پھر پرائے سے کیا شکوہ؟؟ لیکن آج حریم پہ چڑھا روپ دیکھ کر وہ حریم کو غازب تصور کر رہی تھی۔۔

"ذینش اس وقت یہ بھول تھی کہ یہ تعلق تو بنتا ہی مرد کی مرضی سے ہے!! عورت تو جیسے کوئی کھلونا ہوتی ہے جس کی زندگی کبھی بھی اس کی اپنے ہاتھوں کی لکیروں سے بننے کے باوجود بھی اسکی حسب منشاء بسر نہیں ہوتی بلکہ اس سے جڑے رشتے تمام تر زندگی اس عورت پر حکمرانی کرتے چلے جاتے ہیں اپنا حق سمجھ کے۔"

ہریم گم سم سی آنسو پیتی خاموشی سے اپنے اوپر زینی کے الزامات برداشت کر رہی تھی۔زینی کے سخت لہجے میں اس کو واضح وارننگ کا اندازہ ہو چکا تھا جو اس کے دل کو سہما کہ رکھ گیا تھا۔۔

ہمذہ زینی کے چنگھاڑنے پر یکدم نیند سے ہڑبڑا کر اٹھ چکا تھا اور حواس باختہ سا کبھی حریم کو تو کبھی ذہنی کو دیکھ رہا تھا صورتحال کی سنگینی کا اندازہ ہوتے ہی وہ جیسے چھلانگ لگا کے بستر سے اٹھ کر زینی تک آیا تھا۔

زینی۔۔تم۔۔۔؟؟؟؟

وہ ششدر رہی تو رہے گیا تھا زینی کو اسوقت اپنے کمرے موجود پا کہ۔

"معاف کر دیا تھا میں نے تمہیں ایک دفعہ پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لیکن بہت بڑی غلطی کر بیٹھی تھی میں جو تم جیسے شخص پہ ایک دفعہ پھر اندھا اعتماد کرنے چلی تھی" !!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جو خود تو آئی تھی ساتھ ہی اپنی مخلص محبت کو بھی دل کے تھال میں سجا کر لے آئی اور بیچاری میری محبت تم جیسے بے وفا شخص کے سامنے ذلیل ہو کے رہ گئی ہے ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ۔۔"

زینی نے بری طرح حمزہ پہ حملہ کیا تھا اسکے کشادہ شانے پہ غصے میں مکوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔۔

ان دونوں کو اس طرح مد مقابل دیکھ کے حریم کو اپنی موجودگی بہت غیر مناسب سی محسوس ہوئی۔وہ وہاں سے خاموشی سے اپنا من من بھر کا وجود لیے کمرے سے جا چکی تھی۔۔

حریم کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ اس وقت صرف خیر کی دعا مانگ رہی تھی اپنے لیے حمزہ کے لئے اور خاص طور پر ذہنی کے لیے۔۔

"ذینی میں بہت اذیت میں تھا مجھے سہارے کی ضرورت تھی یہ سب بس اسی لیے ہو گیا۔۔"

وہ بغیر کسی جھوٹ کا سہارا لیے اپنی بات کہہ گیا۔جھوٹ بول کے وہ مزید زیبی کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور جس اذیت سے میں مسلسل گزر رہی ہوں اس اذیت کا کیا؟؟؟؟؟"

"جواب دو؟۔؟۔"

"مجھے بھی تو سہارے کی ضرورت تھی" !!!!

"لیکن نہیں میں تو سنف نازک ہوں جو تمہاری طرح اپنا غم غلط نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔"

"صرف تم ہی مظلوم ہونا میں تو جیسے بیت بڑی مجرم ہوں؟؟؟"

"ہے نا ایسا ہی؟؟؟"

"ٹھیک کہا نا میں نے؟؟؟؟؟؟"

وہ تو جیسے پھٹ پڑی تھی شرم وحیا کہیں بہت دور جا سوئی تھی اور شاید نہیں یقیناوہ حق بجانب بھی تھی۔۔

"ایک عورت خود پہ تمام ستم ہنسی خوشی سہہ سکتی ہے مگر اپنے حق میں شراکت نہیں برداشت کر سکتی حمزہ۔۔۔
"

"میں بھی تو ایک مرد ہوں یار!!تمہارے رویے نے مجھے بھی بہت تھکا ڈالا ہے۔۔۔"

وہ نڈھال۔سے انداز میں کہتا اسکو اپنے سینے میں پناہ دینے لگا تھا مگر زینی نے یکایک اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسکو زور سے پرے دھکیلا اور پوری قوت سے غرائی۔۔

"اور میں ایک صنف نازک ہونے کے باوجود تمہارے لگائے گئے جھوٹے الزامات کے نشتر پوتی طرح اپنے اندر پیوست ہونے کے باوجود بھی جھیل گئی۔۔۔"

"تمہیں معاف کر کے نئی زندگی کی شروعات کرنے آئیں تھی تمہاری دہلیز پر مگر تماری دہلیز نے ہی مجھے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو تم کیا مجھے اپنے دل میں اب جگہ دو گے۔۔؟؟؟"

"مجھے بھی موقع دو صفائی میں بولنے کا زینی پلیز زززز"۔۔۔

ھمزہ نے زینی کا دل صاف کرنا چاہا۔۔

"موقع ہی تو دینے آئی تھی مگر قسمت دیکھو میری مجھے ہی آخری وارننگ مل گئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ نہیں کہوں گی کہ مجھے تم سے شدید نفرت ہو گئی ہے"!!

میرے نزدیک یہ سب بچکانہ باتیں ہیں جس سے محبت کی جاتی ہے اس سے نفرت تو شاید مرتے وقت تک بھی نہیں کی جاتی مگر بس مجھے افسوس ہے کہ تم بہت بے وفا نکلے۔۔۔""""""

"ذینی مجھے تمہارے ساتھ ایک نئی شروعات کرنی ہے پلیز اب یہ ناراضگی ختم کرو۔۔۔۔۔"

"میں تو بہت خوشی سے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے آئی تھی۔۔"

مگر۔۔۔۔۔۔!!

"میں نہیں جانتی تھی کہ میں موت کی طرف اپنا قدم بڑھا چکی ہوں۔۔۔"

وہ ہزیانی انداز میں کبھی روتی تو کبھی تالی مار کر زور زور سے ہنسنے لگتی زینی کے اس رویے نے حمزہ شدید ندامت کے گہرے۔ سمندر میں جا پھینکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے ذینی" !!!

"میں ہوں تمہارے ساتھ"!!!

"میں سب کچھ پہلے جیسا کر دونگا خدا کی قسم بس ایک دفع آزمالو مجھے۔۔۔۔۔"

وہ دلبرداشتہ سا زینی کو ایک دفع پھر شانوں سے تھام چکا تھا۔

"اب تو بس یہ دیکھنا کہ جسم سے روح فناء ہونے کے بعد کتنے دن گنے پڑینگے جسم کو کفن میں لپٹ کر قبر میں اترنے تک"۔۔

زینی ایک دفع پھر بے آواز رو رہی تھی اور ابکی دفع ایسی شدت سے روئی کہ حمزہ کی بھی آنکھیں نمی سے بھر گئیں۔

"کس قسم کی باتیں کر رہی ہو تم؟؟؟؟"

"شروعات کرنے کے لئے ابھی بھی وقت باقی ہے زینی کچھ بھی نہیں بگڑا ابھی۔۔"

"نہیں نہیں حمزہ!!شروعات تو آپ کل رات ھی کر چکے ہیں اپنی نئی زندگی کی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مبارک ہو آپ کو اپنی نئی نویلی دلہن سمیت خوش آئندہ زندگی بہت بہت۔۔"

"چلتی ہوں بہت دیر آپ کا وقت برباد کیا یہ وقت بھی آپ کو اپنی بیوی کے ساتھ اس کی پناہوں میں گزارنا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔"

"بیوی تو تم بھی ہو میری زینی۔۔۔۔"

"میں آپ کی پہلی بیوی ہوں"!!

"اور آپ نے میرے حق میں دوسرے کو شریک کر لیا ہے جو مجھے بالکل گوارا نہیں ہے۔۔۔"

"اسلئے اب زندگی میں کبھی دبارہ اس رشتے کا حوالہ مجھے مت دی جئے گا۔۔۔۔"

"زینی تمہارے مان لینے یا جھٹلانے سے حقیقت نہیں بدل سکتی"۔۔

"مجھے یہ گوارا نہیں ہے کہ میری بیوی مجھ سے ناراض رہے"

"بند کرو حمزہ اب یہ اپنی فضول باتیں تمہارا اصل

کیا ہے یہ بہت واضح سامنے آچکا ہے میرے!!!"۔

ا"ب کوئی پردہ باقی نہیں رہا سچ و جھوٹ کے درمیاں۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ حمزہ کے کمرے سے نکلتی چلی گئی مگر۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قدرت کے فیصلوں کو بھلا کبھی کسی نے بدلا ہے؟؟؟؟

وہ صلح کو لے کر ہسپتال سے گھر آ گیا تھا ذینی نے صلہ کا ہر ممکن طریقے سے خیال رکھنے کی کوشش کی تھی اپنے تمام تر دکھوں کو نظر انداز کیے وہ بس صلہ کی تیمارداری میں لگی رہی تھی۔

خود پہ ہوئی واردات کا کسی طرح سے حزیفہ سے ذکر بھی نہ کر سکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور جا کر شکایت کرتی بھی تو کیا بتاتی؟؟؟

یہ کہتی کہ اس روز جب وہ حمزہ کے بیڈ روم سے نکلی تھی تو حمزہ نے واپس اس کا ہاتھ تھام کر اس کو خود سے قریب کر ڈالا تھا۔۔!!

اتنا قریب کہ اپنا حق تک وصولنے میں وقت نہیں لیا تھا۔۔۔۔

دھڑکنوں کو اس کی قید کر لیا تھا اپنے مضبوط بازوئوں میں کہ دم گھٹنے لگا تھا اسکا۔۔

لبوں پر لب رکھ کے ان کی آزادی سلب کر ڈالی تھی۔۔

یا پھر یہ کہتی کہ حمزہ نے اس کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لیے اس کے جسم پہ جابجا اپنے لبوں سے پھوار برسائی تھ۔۔

یا پھر یہ بتاتی کہ وہ ایک لوٹی پٹی سہاگن بن چکی ہے!!!۔۔

اسکے نام نہاد شوہر نے اسکے ساتھ تعلق قائم کر لیا ہے۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن نہیں جب لبوں پہ قفل جڑھ جائے تو آواز خود بخود حلق میں دفن ہو جاتی ہے۔ایسا ہی زینی کے ساتھ ہوا تھا

۔

پچھلے دو دنوں سے وہ بس خود کو اپنے کمرے تک محدود کر چکی تھی۔۔

جب کہ حمزہ وہ تو جیسے اپنی شرمندگی اور زینی کے سامنے شدید نادم ہونے کا اپنے ایک ایک لمس کی حدت سے احساس دلاتا رہا تھا اسکو۔

حمزہ کے ہر ہر عمل سے زینی کہ روح پہ آئے زخموں کا مداوا کرنے کی کوشش کو وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

حمزہ اپنے پر حدت وجود کو زینی کے وجود میں منتقل کرتے وقت بھی بس بارہا اس بات کا احساس دلاتا رہا تھا کہ وہ اسکی کل متاع حیات ہے۔

وہ زینی کو کچھ اس طرح سے خود میں سمو گیا تھا جیسے وہ کوئی بہت نازک سی گڑیا ہو۔ جس کے ٹوٹنے کے ڈر سے وہ شدید خوفزدہ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر ذہنی وہ تو جیسے روح تک کھو کھلی ہو چکی تھی اتنی محبت و توجہ حاصل کرنے کے باوجود اس کا وجود کو دل بلکل بنجر تھا۔

اور بے شک بنجر زمین پر کبھی زرخیزی نہیں ہوا کرتی۔۔۔

"طبیعت کیسی ہے اب تمہاری؟؟؟"

وہ ذینی کے صلہ کو سوپ پلانے کے بعد بیڈ روم میں آیا تھا۔

صلہ آنکھیں بند کئے بستر پہ نیم دراز تھی مگر حزیفہ کو دوسری طرف تکیہ کا سہارا لیتا بیٹھا دیکھ صلہ یکدم حواس باختہ سی ہو کے یکدم سیدھی ہو بیٹھی اور چہرے پہ آئی نمی کی پرواہ کئے بغیر اپنا دوپٹہ ادھر ادھر تلاش کرنے لگی ۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا کچھ چاہیے تھا؟؟؟"

حزیفہ جانتے بوجھتے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر بولا تھا۔ صلح کی اڑی اڑی رنگت اور ماتھے پہ چمکتے موتی اسکو شرارت پر اکسا رہے تھے۔۔

دوسری طرف صلہ کے لئے سب سے بڑی مشکل ہی یہ تھی کہ وہ اس وقت اپنے کپڑوں میں موجود ہونے کے بجائے ذینی کے کپڑوں میں موجود تھی حزیفہ کے کمرے میں۔اس پر ستم یہ کہ زینی کا لباس صلہ کے کافی زیادہ کھلا اور گلہ بھی گہرا تھا۔جو کہ صلہ کو مزید بوکھلاہٹ پیدا کرنے کس سبب بن رہا تھا۔

ذینی کا سراپہ بھرا بھرا سا تھا جبکہ صلہ ذینی کے مقابلے میں قد میں کچھ چھوٹی اور کافی حد تک کمزور بھی تھی۔۔۔

"پلیز زینی آپی کو بھلا دیں۔۔"

وہ اپنی نازک انگلیاں مڑوڑتی جھکی جھکی پلکوں کی چلمن کو جھپکتے ہوئے منمنائی۔اور حزیفہ وہ تو صلہ کی اس ادا پہ سینے میں موجود دل کو بڑی مشکل سے قابو میں کر سکا تھا جو کہ جانی براوو کے دل کی طرح سینے سے نکل صلہ کی گود میں ڈھیر ہونے کیلئے مچل مچل جا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں کیا ہوا ذینی کی کیا ضرورت ہے جب زینی کا بھائی موجود ہے؟؟؟"

"مجھے بتا دو میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں۔۔۔"!!

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ حد درجہ سنجیدگی سے گویا ہوا جب کہ آنکھوں میں شرارت واضح رقصاں تھی لہجے کے مقابلے میں۔

"وہ میری پرسنل چیز نہیں مل رہی ہے۔۔۔"

ہر براہٹ میں لبوں سے بے ساختہ غلط ہی پھسل چکا تھا۔دماغ کی سلیٹ پہ اب تک حزیفہ کا نکاح والے روز والا روپ خوف کی صورت میں نقش ہو چکا تھا صلہ کہ۔۔۔

"مجھ میں اور تم میں اب کیا پرسنل؟؟؟"

حزیفہ کے اتنا کہنے پہ صلہ کی آنکھیں پوری طرح وا ہوئی تھی حیرت کی زیادتی سے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرا مطلب ہے مجھے بتا دو میں تمہاری وہ بہت ہی پرسنل چیز ارینج کر دیتا ہوں۔۔"

حذیفہ کی رگ ظرافت اپنے عروج پر تھی وہ بندہ جو دنیا کے سامنے اینگری ینگ مین کے نام۔سے جانا جاتا تھا اگر کوئی اسکو صلہ کے ساتھ بات کرتے دوران دیکھ لیتا تو یقیناً عالم غشی میں جا پہنچتا یا پھر چکر کھا جاتا۔

--

"ٹھرکی بیجو دہ انسان" !!

"پتا نہیں کیا کیا باتیں کر رہے ہیں مجھ سے"

وہ بڑا بڑائی کم عمر ضرور تھی مگر نادان ہر گز نہیں تھی کچھ حقائق سے ناواقف تھی مگر مکمل لاعلم بھی نہ تھی۔

حزیفہ کے زو معنی جملے کافی حد تک سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اور حیران بھی تھی شدید کہ جو شخص پہلی ملاقات میں کچھ تھا دوسری میں کچھ اور تیسری میں بلکل ہی مختلف!!

ایسے شخص کے کونسے چہرے پہ اسکو ایمان لانا تھا۔

صلہ حزیفہ کی حرکات سے مکمل زچ ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ لٹل گرل۔۔۔"

وہ اسکے گال کو تھپک کر کہتا مزید شوخ ہوا جبکہ صلہ اس کے شکریہ کہنے اور گال پہ بکھرے لمس کی حدت محسوس کرتی پہ شاکڈ سی رہ گئی۔

صلہ کی زیر لب کہی بات وہ بخوبی نہ صرف سن چکا تھا بلکہ اخلاق کے تمام تقاضے بھی پورے کرتے ہوئے جواب دیتا بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے پورے کر رہا تھا۔۔

صلہ یکدم حزیفہ کی باتوں اور بولتی۔ آنکھوں سے گھبرا کر ہمت کر کہ بیڈ سے اترنے کو تھی جب حزیفہ کے ہاتھ میں اس کی مریخمزی کہلائی پکڑی جا چکی تھی۔۔

"سر آپ پلیز اس قسم کی باتیں نہ کریں تو بہتر ہو گا۔۔"

وہ خود اعتمادی پیدا کرتی نحیف سی آواز میں گویا ہوئی۔ حزیفہ کے ہاتھ پکڑنے پہ جیسے پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا تھا اسکے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں سمجھا نہیں کس قسم کی باتیں؟؟؟"

"ذرا ڈیفائن کر دو تا کہ میں آئندہ اس قسم کی باتیں کرنے میں احتیاط برت سکوں۔۔۔"

حزیفہ نے دل میں سوچا کہ میں اتنا چھچھورا کیسے ہو گیا ہوں صلہ کے سامنے۔۔

"سر آپ شاید کچھ بھول رہے ہیں"۔

وہ اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتی ایک۔ایک۔لفظ چبا چبا کر گویا ہوئی۔

"کیا بھول رہا ہوں؟؟؟؟"

"میں تو کچھ نہیں بھول رہا"!!

"ویسے اگر تم کچھ بھول رہی ہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تم اب میری بیوی ہو۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہاری تمام پرسنل ضروریات کا خیال رکھنا اب مجھ پہ فرض ہے۔۔۔"

وہ اس کے لفظوں کو اچک گیا تھا۔بڑی بے باک نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا جبکہ صلہ خوامخواہ اپنی شرٹ کا گلا بار بار برابر کرنے لگی اور یہی وہ لمحہ تھا جب حذیفہ کی نظر اس کی سراحی دار گردن پہ بھٹک کر رہ گئی۔۔۔

وہ اس کے لفظوں کو اچک گیا تھا۔بڑی بے باک نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا جبکہ صلہ خوامخواہ اپنی شرٹ کا گلا بار بار برابر کرنے لگی اور یہی وہ لمحہ تھا جب حذیفہ کی نظر اس کی سراحی دار گردن پہ بھٹک کر رہ گئی۔۔۔

"کیا ہوا آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟؟"

صلہ حزیفہ کی بھٹکتی ہوئی نظروں سے خائف ہو کر اپنی کلائی چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔

"بس تمہیں دیکھ کر تھوڑی سی شرارت کرنے کا دل کر رہا ہے"

نظریں ہنوز حزیفہ کی صلہ کے سراپہ میں الجھی اسکو بے ایمانی پہ اکسا رہی تھیں اور وہ بار بار ڈھڑکنوں میں مچلتے شریر دل کو سرزنش کر رہا تھا۔

میں کیا کوئی کارٹون ہوں!!جو مجھے دیکھ کر سر آپکا شرارت کرنے کا دل کر رہا ہے؟؟؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صلہ کا دماغ بھک سے اڑا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی جادو کی چھڑی سے یا تو خود حزیفہ کے سامنے سے غائب ہو جائے یا اسکو کہیں چلتا کر دے۔ مگر دونوں ہی صورتوں پہ عمل پیرا ہونا ناممکنات میں سے تھا صلہ کیلئے۔

"نہیں تم تو جادو گرنی ہو جس کی جادو کی چھڑی کہیں کھو گئی ہے اور اب تم اسکو میرے بیڈ روم میں ڈھونڈنے کیلئے اتری ہو فلک سے۔۔۔۔"

دوبدو جواب حاضر تھا۔۔اور صلہ وہ تو جیسے دھک سے رہے گئی سامنے موجود بندہ کیسے اسکی سوچوں تک رسائی حاصل کر رہا تھا؟؟؟؟

یہ صلہ کی سمجھ سے پیدل تھا۔

"یا بلکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں زمین پہ اتارا گیا ہو میرے لئے؟؟؟؟"

صلہ کے چہرے کے ہونق تاثرات ہی کچھ ایسے تھے کہ وہ ایک فع پھر پٹری سے اترا تھا۔دل تو کر رہا تھا کہ ایک ہلکا سا جھٹکا دیکر اسکو خود پہ ہی گرا ڈالے ہائے مگر گر جو وہ اپنی معصوم سی خواہش پہ عمل درآمد کر دیتا تو سامنے

موجود ہستی اسکے وجیہہ چہرے کا حال بگاڑ دیتی کسی جنگلی بلی کی طرح اتنا تو حزیفہ کو اندازہ تھا کہ وہ کس قدر "خرانٹ" فطرت کی مالک ہے۔۔۔۔

"انسان کتا پالے بلی پالے مگر غلط فہمی نا پالے"

وہ دانت پیس کے کہتی اب جھک کہ آخری ہر بہ استعمال کرنے لگی تھی۔۔۔جس پہ لمحوں میں بغیر وقت برباد کئے وہ برق رفتاری کا مظاہرہ کرتی حزیفہ کے ہاتھ میں اپنے دانت گڑھا چکی تھی۔۔۔

"افففف۔۔۔۔کتا یا بلی پالنے کی نوبت تو تب آئیگی ناجب تمہیں پال۔پوس کے بڑا کر دونگا۔۔۔۔"

صلہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر ٹیرس میں جا چکی تھی اور وہ بیچارہ اپنے ہاتھ پہ جمائے گئے دانتوں کے نشانات پہ ہی غور فکر کرتا رہے گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھائی مجھے آپ سے اہم بات کرنا تھی اگر آپ فری ہیں تو میں کہوں؟؟؟

حزیفہ کبیر کو ناشتہ کروا رہا تھا جب زینی اپنا اور اسکا ناشتہ بنا کہ کھانے کی ٹیبل پہ چنتے ہوئے دھیمے لہجے میں گوئی ہوئی تھی۔صلہ ابھی جاگی نہ تھی یا شاید اس کی دوائوں میں نیند تھی اسلئے حزیفہ نے اسکو جگانے سے گریز کیا۔

"میری گڑیا اگر دنیا کا اہم کام بھی میں کر رہا ہونگا تب بھی اگر میری بہن مجھے پکارے گی تو میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دوڑا چلا آونگا۔"

"اب جلدی سے کہو کیا کہنا ہے؟؟؟؟؟"

حزیفہ نے محبت سے زینی کے سر پہ ہمیشہ کی طرح بڑے بھائی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اسکے سر پہ دست شفقت بلند کرتے ہوئے کہا۔یہ انداز زینی سے اسکا ہمیشہ سے ہی رہا تھا اسکی نظر میں زینی اب بھی وہی معصوم گڑیا تھی جو ہمیشہ حزیفہ کے پاس مشکل وقت میں منہ بسورتی آیا کرتی تھی۔

"بھائی مجھے آپ اسپیشلائزیشن کیلئے ابراڈ بھیج دیں"

یہ وہی جانتی تھی کہ کتنی مشکل سے کہے پائی تھی یہ جملا ورنہ اسکو تو اپنے ملک کو چھوڑ کر جانے سے ہی شدید چڑ تھی۔

زینی یہ تم کہہ رہی ہو؟؟؟

تمہیں تو پاکستان میں رہے کر ہی یہاں پر اسپیشلائزیشن کرنا تھی؟؟؟؟

حزیفہ حیران تھا۔

"جی بھائی بس اب میرا دل اٹھ گیا ہے ہر ایک چیز سے' !!

ذینی کا لہجہ بھرا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم حالات سے فرار مانگ کر غلطی کر رہی ہو!! مت چھوڑو اپنی جگہ زینی اسطرح تو تم اس لڑکی کیلئے کھلا میدان چھوڑ رہی ہو۔"

"وہ تمہاری محبت قابض ہو جائیگی حق جمالیگی اپنا۔ گڑیا حالات ہمیشہ ایک سے نہیں رہتے اور پھر جس زینی کو میں جانتا ہوں وہ تو ہر اچھے برے وقت کو اپنے مطابق چلانا جانتی ہے۔۔۔"

حزیفہ نے نرمی سے زینی کو سمجھایا اور ساتھ ہی کبیر کے منہ میں آخری نوالا بھی ڈالا۔

"بھائی!! کس حق کیلئے لڑوں؟؟؟

وہ حق جس پہ میرا حق تھا یا وہ جس کو حمزہ پہلے ہی حریم کی جھولی میں پھولوں کی طرح ڈالا چکا ہے؟؟؟؟

یا پھر وہ حق جو مجھے ملاوٹ کے بعد خیرات کی صورت میں ملا ہے؟؟؟؟؟"

وہ ڈھکے چھپے لفظوں خود پہ گزری تمام تر واردات کہے گئی تھی۔

"تمہارا مطلب"!!

حزیفہ ششدر سا زینی کو بری طرح بلکتا دیکھ کر بات کی "اصل" گہرائی تک پہنچ چکا تھا۔اور پھر زینی کا اثبات میں سر ہلانا اسکے بدترین شک کو حقیقت کا عملی جامہ پہنا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی بس اب میری ہمت جواب دے گئی ہے اس سے زیادہ مجھ میں سہنے کی ہمت نہیں ہے۔میرا دم گھٹ رہا ہے مجھے زندگی خود پہ تنگ ہوتی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔مجھے لگ رہا ہے اسطرح میں گھٹ گھٹ کے ختم ہو جاونگی بھائی پلیز مجھے یہاں سے اس ماحول سے آزادی چاہیئے"

وہ بری طرح سسک رہی تھی اور حزیفہ کو جیسے گہری چپ نے آلیا تھا۔

"آپ مجھے میری خالہ جانی کے پاس بھیج دیں پلیز"

ذینی سب کچھ پہلے ہی طے کر چکی تھی۔

"لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تمہاری امی کی تو کوئی بہن ہی نہیں تھی زینی"

"بھائی آپ ٹھیک کہے رہے ہیں مگر امی کی ایک پھپی زاد بہن تھیں جو اکثر پاکستان آکر ہمارے گھر ضرور آیا کرتی تھیں نصرت خالا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نسرت۔۔۔نسرت۔۔۔۔۔۔ہاں نصرت آنٹی وہی ناجن کا بیٹا احتشام بہت شرارتی ہوا کرتا تھا اور اسکے آتے ہی میں اپنا کمرہ لاک کر دیتا تھا؟؟؟"

حزیفہ نے زہن پہ زور ڈالا اور پھر بہت تیزی سے آسکو یاد آیا تھا کہ ممانی کی ایک کزن آتی تھیں جو ممانی کو بے حد عزیز تھیں اور بلاشبہ ممانی انکو بھی بہت پیاری تھیں۔

ممانی کے انتقال کے وقت بھی وہ اتنی دور سے غم سے نڈھال دوڑی چلی آئیں تھی پاکستان۔

"جی بھائی آپ نے ٹھیک پہچانا"

"آپ پلیز میرے تمام ڈاکومینٹس تیار کروائیں مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے۔۔"

"اور بھائی میری ایک آخری بات مان لیں حمزہ کو میرے جانے کے بعد پتا چلے کہ۔ میں جا چکی ہوں اس ملک سے بہت دور اور شاید اسکی زندگی سے بھی۔"

"ٹھیک ہے میں کرواتا ہوں تمام ڈاکومینٹس وغیرہ جمع۔"

"مگر تم واپس تو آو گی نا؟؟؟"

حزیفہ کو خوف سا تھا کہ نجانے وہ آئے گی بھی یا نہی؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں میں آو نگی مگر فیصلہ کے اختیار آج کی طرح اس وقت بھی آکو میرے اختیار میں دینا ہو گا۔۔۔"

وہ بہت تلخ ہو رہی تھی۔

جبکہ حزیفہ ساکت۔۔

"مجھے میری غلطیوں کا احساس ہے زینی!!خدارا مجھے معافی دے دو"

"میں تمہارے قدموں میں تمام جہانوں کی خوشیاں ڈھیر کر دونگا"!!

"آخری کوتاھی سمجھ کر ہی مجھے معاف کر دو"!

زینی کے ملک سے باہر اسپیشلائزیشن کیلئے جانے کا سن کر حمزہ زینی کے بیڈ روم میں آیا تھا۔حزیفہ نے تمام کام اتنی جلدی کروائے تھے محض چند ہی دنوں میں آناًفاناًزینش کا انگلینڈ کا ویزا لگ کر آگیا تھا حزیفہ نے زینی کے والد کا بینک اسٹیٹمنٹ ہی اتنا اسٹرانگ شو کیا تھا اور پھر جب خدا نے ہی قسمت میں زینی کے سفر مقرر کر دیا تھا تو کوئی چاہ کر بھی اسکو نہیں روک سکتا تھا البتہ حمزہ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور رات کے تین بجے کی۔زینی کی فلائٹ!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ سے وہ بہت الجھا تھا کہ کیوں اس نے زینی کے اسقدر خاموشی سے تمام۔ڈاکومینٹس تیار کروائے اور اسکو بتایا تک نہیں!!اور اب جب اسکو اتنی بڑی بات حزیفہ نے بتائی تو وہ بھی محض زینی کے جانے سے چند گھنٹے قبل رات کے کھانے کے بعد۔۔

حمزہ کی چیخ و پکار کو زرا برابر بھی خاطر میں لائے بغیر حزیفہ نے بڑے سخت الفاظ میں حمزہ کی طبعیت ہرن کی تھی بس چند الفاظ پہ مبنی یہ بات کہہ کر کہ:

"ذینی تمہاری بیوی ہے لیکن تم نے اپنی من مانی کر کہ اسکے دل میں نفرت خود پیدا کی ہے!!اب تم اگر چاہتے ہو کہ زینی تمہارے لئے کچھ بہتر سوچ سکے تو اسکو وقت دو۔وہ کچھ عرصے کیلئے ہی سہی اس. ازیت سے باہر نکل کر بہتر فیصلہ کیگی"

"دوسری صورت میں اگر تم نے اپنے نام نہاد شوہر ہونے کا روب ڈالا تو زینش پہ!!تم میرا آخری دیدار نہیں کر سکو گے"

"امید کرتا ہوں میری بات تمہارے زہن میں بیٹھ چکی ہو گی!!اور میں اپنی زبان کا کتنا پکا ہوں یہ تم سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔"

"تم میرے بھائی ہو تو زینی میرے لئے میری اولاد ہے!!میں بھائی سے تو منہ موڑ سکتا ہوں ایک وقت کو لیکن اپنی اولاد سے نہیں سمجھے تم؟؟""

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ کا خشمگین و زہر انڈیلتا لہجا ایسا تھا کہ حمزہ بغیر کچھ کہے اپنی نشست سے اٹھ گیا تھا اور سیدھا زینی کے جمرے میں بغیر کسی قسم کی دستک دئے داخل ہوا تھا۔

زینی اپنی پیکنگ میں مصروف تھی۔ حمزہ کے اسطرح اپنے بیڈ روم میں آجانے پر صرف ایک نظر اسکو دیکھ کر واپس اپنے کام میں جت گئی لیکن اس ایک نظر نے حمزہ کی روح تک کو جھنجوڑ ڈالا تھا اسقدر نفرت تھی زینی آنکھوں میں حمزہ کیلئے کہ چہرہ تو چہرہ نگاہیں بھی نفرت جھلکا رہی تھیں۔

"حمزہ میں نے بھی غلطی کی تھی مجھے معافی کر دو تم بھی"۔

زینی کے تاثرات پتھریلے تھے جبکہ لہجہ حد درجہ سرد مہری سے پر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا غلطی؟ تم کیوں ایسا کہہ رہی ہو زینی؟؟"

"تم سے محبت کی!! یہی میری سب سے عظیم غلطی ہے جس کا خمیازہ میں بھگت رہی ہو"

زینی کی کہی بات حمزہ کی سانس رک سی گئی تھی وہ دم بخود رہے گیا۔

"ذین۔۔۔ی۔۔۔۔۔۔زے۔۔۔۔۔نی۔۔۔"

لبوں سے سرگوشی میں ٹوٹے بکھرے لفظوں میں زینی کا نام ادا ہوا تھا دل تھا کہ اسکا بس اب بند ہوا جاتا کہ تب بند ہوا جاتا۔

"ہاں حمزہ تمہاری جان کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ تم سے محبت کرنا بہت بڑی نادانی تھی میری"۔

"زینی میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں تمہارے بغیر نہیں رہے سکتا مر جاونگا!!اتنی لاتعلقی مت دکھائو، نہیں سہہ پارہا میں بے رخی"۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حمزہ کیا ہے یہ میں تمہیں بتاتی ہوں، لاتعلق ہوتا میں نے تمہیں دیکھا ہے، بڑی ہی آسانی سے تم نے مجھے جان سے انجان بناڈالا۔۔"

"زینی تنظزیہ انداز میں کہتی اپنے تمام تر کپڑے سوٹ کیس میں رکھتی جارہی تھی اور حمزہ کے آج سب سوالات کا جواب بھی خندہ پیشانی سے دے رہی تھی اسکے باوجود کہ وہ پل پل اندر سے مر رہی تھی ان لمحات میں مگر وہ چاہ کر بھی اپنے آنسوں کو نہیں روک سکی تھی۔

ٹپ ٹپ آنسوں سوٹ کیس پہ نیچے گر رہے تھے جو حمزہ کو سیدھا اپنی روح پہ گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

"میں نے اپنی محبت کو ثابت کرنے کے لئے بہت کچھ کیا، لیکن تم نے میرا دل توڑا، میرا محبت پر سے اعتماد توڑ ڈالا۔"

"بھروسہ کسے کہتے ہیں؟؟"

"میں آج اس لفظ کے معنی بھول چکی ہوں کیونکہ تمنے مجھے شک کی نظر سے دیکھا، یہی نہیں تم نے مجھے بے پناہ رلایا"

"بہت تکلیف دی ہے مجھے تم نے مگر یاد رکھنا تم۔ایک دفع میری روح تک تو پہنچ کر دکھاو اب!! جسم تک رسائی حاصل کرنا تو بہت معمولی بات ہے"

"اور ہاں آخری بات تم نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور حمزہ اس کے اسطرح بے رخی برتنے پہ گھٹنوں کے بل گرنے کے سے انداز میں زمیں پہ بیٹھتا چلا گیا۔

"میں آج اپنی زندگی سے زینی کی محبت کھو بیٹھا ہوں"

زینی نے آج حمزہ کو بہت تلخ حقیقت سے روشناس کروایا تھا۔

"ہر کوئی کہتا ہے محبت کو چوٹ پہنچتی لیکن ایسا نہیں ہے۔"!!

"سچ ہے تنہائی سے تکلیف ہوتی ہے، مسترد ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور کسی کو کھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ بہت افسوسناک ہے حمزہ میرے لئے کہ جس لمحبت کا دعویٰ تم آج مجھ کرتے ہو مگر تب یہ محبت کہاں جا سوئی تھی جب میری جگہ حریم کو دی تھی؟؟؟"

"میں اب چاہ کر بھی تمہیں فلحال موقع نہیں دے سکتی۔

میری جو جگہ تم نے حریم کو دی ہے وہ اب مجھے میری ہو کہ بھی نہیں مل۔سکتی۔"

"شاید نہیں یقیناً مزید مجھے اپنے آپ کو اس ازیت سے نکالنے کے لئے وقت کی ضرورت ہے۔"

"تم نے مجھ پر الزام لگایا جس نے اس دل کو توڑا اور اسے پتھر سے تبدیل کر دیا ہے۔"

"اس کے باوجود بھی میں اب بھی تم سے محبت کرتی ہوں"

"ہاں میں تم سے نفرت نہی کر پا رہی نا جانے کیوں؟؟"

مجھے وہ دن یاد آرہا ہے رہے رہے کر جب میری ساری زندگی بدل گئی تھی۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہارے انتظار میں پلکیں بچھائے منتظر تھی اور تم ہمارے بیڈ روم میں اس لڑکی کے ساتھ بند ہو گئے۔۔۔"

ہمارا کمرہ؟؟؟؟

نہیں تمہارا اور حریم کا!!!!

وہ جہاز میں بیٹھ چکی تھی اور آنسوں رواں تھے اسکی بند آنکھوں سے

وہ چاچکی تھی۔۔۔

ہر طرف جہاں زینی کی چہچہاہٹیں گونجا کرتی تھیں آج اس گھر میں خاموشی اپنے ہر پھیلائے برجمان ہوگئی تھی۔

2 نفوس کھلی آنکھوں سے اپنے بستر پر لیٹے تڑپ رہے تھے، ایک کو کسی کے جانے کا غم کھائے جارہا تھا تو دوسرے کو کسی غم کا روگ تکلیف دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دکھ کا رت جگہ کرنے کی وجہ سے آنکھیں سوج رہی تھیں دونوں۔

ایک روح بالکل ٹوٹ چکی تھی۔

دوسری روح قصوروار تھی۔

حمزہ۔نڈھال تھا زینی کے چلے جانے باعث اور حقیقتاً زینی کا قصوروار بھی جبکہ حریم وہ آج واقعی اپنی ہی نظروں میں مجرم بن کر رہے گئی تھی۔

وہ معافی چاہتی تھی اپنے ناکردہ گناہ کی حمزہ سے۔

لیکن وہ تو جیسے زینی کے ساتھ ہی اپنی روح کو بھی روانا کر چکا تھا، حریم کے عقب میں تو بس ایک بے دم وجود دراز تھا۔

وہ اس کے ساتھ کرنا چاہتی تھی، اسکا دکھ بانٹنا چاہتی تھی، اس کی مسکراہٹ چاہتی تھی۔

لیکن وہ تو آج مسکرانا ہی بھول گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسے خوشیاں دینے کی خواہ تھی لیکن اب اسکی خوشی اسکی زندگی "زینی" جا چکی تھی۔

وہ اس کو اپنی زندگی میں خوش باش دیکھنے کی چاہ کر بیٹھی تھی۔

لیکن اب اس کے حصے میں شاید حمزہ کا سرد اور سپاٹ چہرہ ہی تھا!!۔

شاید کچھ لوگ حریم کی طرح ہوتے ہیں جو بچپن سے ہی خوشیاں بانٹنے کی چاہ میں خود تہے دامن رہے جاتے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ھمزہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھا جو فجر کی نماز ادا کرنے کا وقت بتا رہی تھی اور زینی نے خاموش نظروں سے حمزہ کی سوجی آنکھوں کو۔

وہ بستر اٹھ کر بستھ روم میں جا گھسا تھا کچھ ہی دیر میں شاور سے پانی گرنے کی آواز آنے لگی۔

آدھے گھنٹے کے بعد جب وہ باتھ روم سے نکلا حریم نے بے ساختہ اسکے چہرے کو دیکھا تھا وہ جو سوچ رہی تھی بلکل ویسا ہی ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھمزہ کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھیں، وہ شاور لیتے دوران رویا تھا حد تو یہ تھی کہ اب بھی عارض نمی لئے ہوِے تھے۔

محبت جیت ہوتی ہے

مگر یہ ہار جاتی ہے

ھریم کو ان اشاعر کا مطلب آج بڑی اچھی طرح سمجھ میں آیا۔۔۔۔

وہ انگلینڈ پہنچ گئی تھی اور اس وقت ائیر پورپ کے ریسٹ روم میں شیشے کے سامنے کھڑی شاید خود کو تلاش کر رہی تھی۔

"سب کچھ عجیب ہے میرے لئے!!واپس آنے والے فلیش بیک،

یادیں میرے دل کو توڑ ریزہ ریزہ کر رہی ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بار پھر اس نے مجھے مار ڈالا۔"

"میرا ذہن بھولنا چاہتا ہے لیکن ایک دل ہے جو چاہتا ہے ہمیشہ یاد رکھو اس ستمگر کو"

"حمزہ۔۔۔۔۔۔"!!

"تم ہمیشہ میرے خیالوں میں رہتے ہو اور میرے دل میں بھی لیکن مجھے اب اس سے نفرت ہے۔۔۔۔۔۔"

"دراصل حقیقت یہ ہے۔۔۔۔۔۔"

"درد کم کبھی نہیں ہوتا، بس سہنے کی عادت ہو جاتی ہے"

"تم کبھی میرا نہیں تھے۔"

"تم دھوکہ باز ہو۔۔۔"

"تم نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی۔۔۔۔"!!

"کیوں حمزہ کیوں؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ذینی کے دل میں چھبن کا احساس اور تیزی سے بڑھا۔۔کچھ زہریلی سوچیں ہم سے زندگی جینے کا حق بھی چھین لینے کے درپہ ہوتی ہیں۔۔۔

"میں تمہاری وجہ سے تکلیف میں ہوں، میں کبھی یہاں نا آتی مگر۔۔۔۔۔۔"

"مجھے اب بھی درد محسوس ہو رہا ہے، مجھے ابھی بھی سب کچھ ٹوٹا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔"

"مجھے اس شہر سے نفرت ہے، جس میں تم سانس لے رہے ہو۔۔۔"

لیکن میں اب نہیں روونگی اور میں کیوں روئوں اس بے وفا شخص کیلئے؟؟؟

"جسے مجھ سے محبت نام کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔۔"

ذینی نے اپنے آنسو سختی سے پونچھے۔

چہرے پہ پانی سے چھپا کہ مارا اور خود کو شیشے دیکھتے ہو کہا۔

"اب میں نہیں روؤں گی"!!

"میں مضبوط عورت ہوں، میں اس بے ضمیر شخص کی وجہ سے کمزور نہیں ہو سکتی۔۔۔۔"

"میں اسے جیتنے نہیں دونگی ان دردناک یادوں سے لڑکر دکھاونگی!!زندگی کی رعنائیوں پہ میرا بھی حق ہے حمزہ۔۔۔۔"

وہ آنکھیں بند کئے جلدی سے نماز فجر ادا کرنے کے بعد بستر پہ جا لیٹی، کمرے میں سوائے بیڈ کے سونے کیلئے کچھ نہ تھا اور ٹھنڈ میں فرش پہ سونے سے جزیفہ نے پہلے ہی روز سختی سے منع کر دیا تھا اسکو سب سے بڑا مسئلہ تو یہ تھا کہ صلہ تنہا میں بھی نہیں سو سکتی ہمیشہ بہن بھائیوں کے ساتھ ایک کمرے میں سوتی اور اب اپنی یہ کمزوری وہ جزیفہ کو ہرگز بھی نہیں دینا چاہتی تھی اگر اسکو تنہائی سے ڈر نا لگتا تو وہ چپ چاپ جزیفہ کی اسٹڈی میں ہی سو جاتی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ زبردستی آنکھیں میچے سونے کی کوشش کر رہی تھی جزیفہ کے مسجد سے آنے سے پہلے لیکن اسکے سونے سے پہلے ہی جزیفہ آہستہ سے دروازہ کھول کہ اندر آ گیا تھا۔

گھڑی اور موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کی آواز، باتھ روم میں جانا اور آنا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سمجھ چکی تھی کہ جزیفہ آج اتوار ہونے کی وجہ سے آفس نہیں جا رہا ورنہ فجر کی نماز ادا کر کہ گھر آتے ہی وہ کمرے میں آکر تمام لائٹیں روشن کر دیتا تھا۔

اور جب صلہ شور کرتی تو کہتا:

"میں اٹھ گی ہوں اب چلو تم بھی اٹھو اور جب تک میں آفس کیلئے تیار ہو رہا ہو مجھے دیکھو شاباش۔۔"

صلہ کی ناک میں دم کر رکھا تھا اس نے حد یہ تھی کہ وہ محض کچھ دنوں میں ہی خود کو بری طرح صلہ کے سر پی زبردستی سوار کر چکا تھا اور یہ سب کرنے کی وجہ صلہ کو خود میں الجھا کر تمام دکھ و درد سے اسکے دل و دماغ کو خارج کرنا تھا۔ وہ مانتا تھا کہ یہ شادی اسنے زینی کیلئے کی تھی مگر اب وہ اس ایگریمنٹ کے تحت ہوئی فورس میرج کو حقیقت میں رب کے بنائے ہوئے رشتے میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ایک فیصلہ اور بھی اسنے کیا تھا اور وہ یہ کہ صلہ کے اختیار میں وہ اس رشتے کو نہیں دیگا وجہ صلہ کی بلا کی معصومیت اور کم عمری تھی اور جس عمر کے حصے میں اسکی "شریک حیات" تھی اس میں اکثر اپنے اچھے برے کی تمیز و پہچان نہیں ہوتی۔ ہاں مگر اسنے دل سے صلہ کو دو سال دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ ابھی بس اپنے ساتھ ہی اپنی دسترس میں رکھتے ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر یہ تو ایگریمنٹ میں کہیں نہیں تھا"

وہ چڑچڑے لہجے میں کہتی حزیفہ کو نادادانستگی میں اپنی مخمور آنکھوں کی طرف توجہ مبزول کر گئی تھی۔

"ایگری مینٹ میں کہ بھی کہیں نہیں تھا کہ تم میری بات کی نفی کرو گی لٹل گرل۔۔"

حزیفہ نے بالوں کو کنگھا کر کہ برش ڈریسر پہ رکھ کر کچھ ایسے جتاتے لہجے میں کہا کہ صلہ اپنے لب کچل گئی۔ حقیقت تو یہی تھی کہ اگلے چھ ماہ تک اسکو حذیفہ کی ہر پرنا۔ صرف اسنے حزیفہ کی بات سننی تھی بلکہ عمل بھی کرنا تھا دوسری صورت میں ایگریمنٹ کہ مطابق حزیفہ کسی بھی قسم کی کاروائی صلہ کے خلاف کرنے کیلئے آزاد تھا۔

"اف خدا جلدی سے ختم ہوں یہ دن"

وہ بڑبڑائی اس بات سے انجان کہ حزیفہ اب اسکو کبھی بھی اپنی دسترس سے رہائی نہیں دینے والا۔

"کون سے دن؟؟؟؟"

حزیفہ نے ایک دفع پھر اسکی بڑبڑاہٹ پہ اسکو زچ کر دیا۔

"قیامت کے دن سر"

اتنا کہہ کر وہ اپنے سر پہ سے ڈھلک جانے والا ڈوپٹے کا پلو برابر کرنے لگی اور صلہ کا یہی انداز تو حزیفہ کے دل کی دنیا کو اتھل پتھل کر کہ رکھ دیتا۔

اسطرح یہ حزیفہ کا معمول بن چکا تھا وہ رات دیر تک۔ اسکو جگائے رکھتا بات سے بات نکال کر اسکو خود میں مگن رکھتا اور صبح ہوتے اپنے ساتھ فجر کی نماز کیلئے اٹھا دیتا۔ مگر آج چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے حزیفہ کا نزید نیند پوری کرنے کا ارادہ تھا یا شاید صلہ کے وجود کی گرمائش کو اپنے وجود میں منتقل کرنے کی خواہش!!

وہ کروٹ دوسری طرف کئے خود کو سوتا ظاہر کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مگر۔۔۔

وہ بیڈ پہ دوسری صلہ کو دراز ہوتا محسوس ہوا تھا۔ حزیفہ کی باتیں اسکے سر سے گزرتی تھیں مگر اسکی نگاہوں کی تپش اسکو ہر ہر لمحہ بوکھلاہٹ کا شکار کرنے لگی تھی اور پھر سنف نازک میں تو خدا نے ایک خاص حس رکھی ہے جو اپنے اوپر پڑنے والی ہر طرح کی نظر کو پہچانجاتی ہے۔ وہ سونے ہی والی جب حزیفہ نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر صلہ کو ہاتھ اسکہ جگی سے اپنی طرف کھینچ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی حزیفہ نے مکمل اسکو اپنی گرفت میں لیکر اسکا رخ اپنی طرف موڑ لیا تھا

،صلہ کے اوپر ایک بھاری ٹانگ رکھ کر رکھ وہ اپنے تعیں اسکو خود میں لاک کر چکا تھا اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ اس اسکی پشت کے ارد گرد باندھے اسکی مزاہمت اور لرزش کی پراہ کئے بغیر اپنا سر صلہ کے سینے میں چھپا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یااللہ"!....

"اگلی بار لٹل گرل!! جب آپ بہانہ کر رہی ہوں سونے کا تو میری حرکات پر توجہ مت دینا ورنا نیند تو تمہیں آئے گی مگر میری آغوش میں"

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

ہزیفہ نے سرگوشی کی تھی جو صلہ کو مزید سہما گئی تھی اسکا وجود سرد ہو رہا تھا حزیفہ کی قربت اور اسکے لمس کی حدت صلہ کیلئے جھیلنا جھلسنے کے برابر تھا۔

حزیفہ نے صلہ کی مزاہمت کی پرواہ کِے بغیر اسکی شہہ رگ پہ اپنے لبوں سے بوسہ دیا۔وہ ہانپنے لگی ستم یہ کہ حزیفہ شاید آج بہت کچھ کر گزرنے کے موڈ میں تھا۔وہ آنکھیں بند کی بس نڈھال سی اسکی پناہوں میں سسک اٹھی تھی۔

"سمجھ تو تمہیں آگئی ہو گی؟؟؟"

وہ کہتا ہوئے سر اونچا کر کے اسکی تھوڑی پہ چٹکی لیکر دوبارہ اپنا سر اسکے سینے میں رکھ چکا تھا۔

"میرے سینے پر واپس سر نہیں رکھیں مجھے گھٹن ہو رہی ہے، سانس نہیں لے سک رہی ہوں میں سر.... "

"مجھ سے دور ہو جائیں.... آپ بہت بھاری ہیں۔"

تم شاید ابھی اس سب کیلئے تیار نہیں ہو مگر اس کی عادت ڈال لو".

وہ مخمور لہجے میں گویا ہوا اس وقت اس بات کو بھولے بیٹھا تھا کہ وہ صلہ کو فلحال اپنے احساسات سے انجان رکھنے کا وعدہ کر چکا تھا یا شاید نکاح میں ہی ایسی طاقت ہے جو اپنا آپ منوانا جانتی ہے۔

صلہ نے اسکی غستاخیوں کی تاب نالاتے ہوئے اسے دھکا دینے کی کوشش کی لیکن۔۔۔۔۔۔مزید وہشت زدہ سی ہو گئی اس بات کا احساس ہوتے ہی کہ وہ بغیر شرٹ کے اسکے اسقدر پاس ہے۔

صلہ نے لاشعوری طور پر حزیفہ کے سینے پہ رکھا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا،

اور سسکی بھری۔"

"آپ شرٹ لیس ہے سر"....

"براہ کرم شرٹ پہنیں۔"

وہ احساس دلا رہی تھی مگر وہ اس وقت کسی بھی قیمت اسکو آزادی دینے کیلئے راضی نا تھا

"نہیں، میں اس طرح آرام سے ہوں۔"

ڈھٹائی سے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نہیں.... آپ پلیز ہٹیں!! میں ہر جانہ بھرنے کیلئے تیار ہوں بس آپ مجھ سے دور ہو جائیں۔"

تمہیں برا لگ رہا ہے لٹل گرل؟؟؟

"لیکن معذرت، پیاری لڑکی۔ میں بغیر قمیص کے سونے کا عادی ہوں۔"

"پر۔۔۔۔۔۔"

اگر تم نے مزید مجھے خود سے دور کیا تو تو ہر جانا تمہیں اس سے بھی زیادہ گہری جسارتوں کی صورت ادا کرنا ہو گا"

تم چھوٹی ہو میں اپنی حدود جانتا ہوں مگر مجھے اتنا قریب آنے کی اجازت تم سے نہیں لینی پڑے بیوی ہو میری تم

۔۔"

"لہجہ سخت ہوا حزیفہ اور صلہ وہ رو دی تھی حزیفہ کی نخبت کا انداز بڑی شدت بھرا تھا آج اسکے انداز میں شرارت نہ تھی بلکہ استحقاق بول رہا تھا"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس چپ ہو جائو صلہ اب کچھ کہنا اور سو جاو بس ورنہ میں فلحال تو ادھر ہی بریک لگا گیا ہوں اگر ٹر ٹر کی تو بہت کچھ کر ڈالو نگا جو شاید تمہاری سوچ تو کیا وہم و گمان تک میں نہیں ہو گا۔"

سختی سے کہا۔۔

"میرا منہ بند ہے اب"

وہ اس وقت خوفزدہ تھی حزیفہ سے شدید اور دل ہی دل میں ایک کمزور سہ فیصلہ کر چکی تھی۔

وہ آنکھیں بند کئے جلدی سے نماز فجر ادا کرنے کے بعد بستر پہ جا لیٹی، کمرے میں سوائے بیڈ کے سونے کیلئے کچھ نہ تھا اور تھنڈ میں فرش پہ سونے سے جزیفہ نے پہلے ہی روز سختی سے منع کر دیا تھا اسکو سب سے بڑا مسئلہ تو یہ تھا کہ صلہ تنہا میں بھی نہیں سو سکتی ہمیشہ بہن بھائیوں کے ساتھ ایک کمرے میں سوتی اور اب اپنی یہ کمزوری وہ حزیفہ کو ہر گز بھی نہیں دینا چاہتی تھی اگر اسکو تنہائی سے ڈر نا لگتا تو وہ چپ چاپ حزیفہ کی اسٹڈی میں ہی سو جاتی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ زبردستی آنکھیں میچے سونے کی کوشش کر رہی تھی حزیفہ کے مسجد سے آنے سے پہلے لیکن اسکے سونے سے پہلے ہی حزیفہ آہستہ سے دروازہ کھول کہ اندر آ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گھڑی اور موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کی آواز، باتھ روم میں جانا اور آنا۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ حزیفہ آج اتوار ہونے کی وجہ سے آفس نہیں جا رہا ورنہ فجر کی نماز ادا کر کہ گھر آتے ہی وہ کمرے میں آ کر تمام لائٹیں روشن کر دیتا تھا۔

اور جب صلہ شور کرتی تو کہتا:

"میں اٹھ گی ہوں اب چلو تم بھی اٹھو اور جب تک میں آفس کیلئے تیار ہو رہا ہو مجھے دیکھو شاباش۔۔"

صلہ کی ناک میں دم کر رکھا تھا اس نے حد یہ تھی کہ وہ محض کچھ دنوں میں ہی خود کو بری طرح صلہ کے سر پی زبردستی سوار کر چکا تھا اور یہ سب کرنے کی وجہ صلہ کو خود میں الجھا کر تمام دکھ و درد سے اسکے دل و دماغ کو خارج کرنا تھا۔ وہ مانتا تھا کہ یہ شادی اسنے زینی کیلئے کی تھی مگر اب وہ اس ایگریمنٹ کے تحت ہوئی فورس میرج کو حقیقت میں رب کے بنائے ہوئے رشتے میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ایک فیصلہ اور بھی اسنے کیا تھا اور وہ یہ کہ صلہ کے اختیار میں وہ اس رشتے کو نہیں دیگا وجہ صلہ کی بلا کی معصومیت اور کم عمری تھی اور جس عمر کے حصے میں اسکی "شریک حیات" تھی اس میں اکثر اپنے اچھے برے کی تمیز و پہچان نہیں ہوتی۔ ہاں مگر اسنے دل سے صلہ کو دو سال دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ ابھی بس اپنے ساتھ ہی اپنی دسترس میں رکھتے ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر یہ تو ایگریمنٹ میں کہیں نہیں تھا"

وہ چڑچڑے لہجے میں کہتی حزیفہ کو نادادانستگی میں اپنی مخمور آنکھوں کی طرف توجہ مبزول کر گئی تھی۔

"ایگری مینٹ میں کہ بھی کہیں نہیں تھا کہ تم میری بات کی نفی کرو گی لٹل گرل۔۔"

حزیفہ نے بالوں کو کنگھا کر کہ برش ڈریسر پہ رکھ کر کچھ ایسے جتاتے لہجے میں کہا کہ صلہ اپنے لب کچل گئی۔ حقیقت تو یہی تھی کہ اگلے چھ ماہ تک اسکو حذیفہ کی ہر پرنا۔ صرف اسنے حزیفہ کی بات سننی تھی بلکہ عمل بھی کرنا تھا دوسری صورت میں ایگریمنٹ کہ مطابق حزیفہ کسی بھی قسم کی کاروائی صلہ کے خلاف کرنے کیلئے آزاد تھا۔

"اف خدا جلدی سے ختم ہوں یہ دن"

وہ بڑبڑائی اس بات سے انجان کہ حزیفہ اب اسکو کبھی بھی اپنی دسترس سے رہائی نہیں دینے والا۔

"کون سے دن؟؟؟؟"

حزیفہ نے ایک دفع پھر اسکی بڑبڑاہٹ پہ اسکو زچ کر دیا۔

"قیامت کے دن سر"

اتنا کہہ کر وہ اپنے سر پہ سے ڈھلک جانے والا ڈوپٹے کا پلو برابر کرنے لگی اور صلہ کا یہی انداز تو حزیفہ کے دل کی دنیا کو اتھل پتھل کر کہ رکھ دیتا۔

اسطرح یہ حزیفہ کا معمول بن چکا تھا وہ رات دیر تک۔ اسکو جگائے رکھتا بات سے بات نکال کر اسکو خود میں مگن رکھتا اور صبح ہوتے اپنے ساتھ فجر کی نماز کیلئے اٹھا دیتا۔ مگر آج چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے حزیفہ کا نزید نیند پوری کرنے کا ارادہ تھا یا شاید صلہ کے وجود کی گرمائش کو اپنے وجود میں منتقل کرنے کی خواہش!!

وہ کروٹ دوسری طرف کئے خود کو سوتا ظاہر کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مگر۔۔۔

وہ بیڈ پہ دوسری صلہ کو دراز ہوتا محسوس ہوا تھا۔ حزیفہ کی باتیں اسکے سر سے گزرتی تھیں مگر اسکی نگاہوں کی تپش اسکو ہر ہر لمحہ بوکھلاہٹ کا شکار کرنے لگی تھی اور پھر سنف نازک میں تو خدا نے ایک خاص حس رکھی ہے جو اپنے اوپر پڑنے والی ہر طرح کی نظر کو پہچانجاتی ہے۔ وہ سونے ہی والی جب حزیفہ نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر صلہ کو ہاتھ اسکہ جگی سے اپنی طرف کھینچ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی حزیفہ نے مکمل اسکو اپنی گرفت میں لیکر اسکا رخ اپنی طرف موڑ لیا تھا

،صلہ کے اوپر ایک بھاری ٹانگ رکھ کر رکھ وہ اپنے تعیں اسکو خود میں لاک کر چکا تھا اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ اس اسکی پشت کے ارد گرد باندھے اسکی مزاہمت اور لرزش کی پراہ کئے بغیر اپنا سر صلہ کے سینے میں چھپا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یااللہ"!....

"اگلی بار لٹل گرل!!جب آپ بہانہ کر رہی ہوں سونے کا تو میری حرکات پر توجہ مت دینا ورنا نیند تو تمہیں آئے گی مگر میری آغوش میں"

ہزیفہ نے سر گوشی کی تھی جو صلہ کو مزید سہا گئی تھی اسکا وجود سرد ہو رہا تھا حزیفہ کی قربت اور اسکے لمس کی حدت صلہ کیلئے جھیلنا جھلسنے کے برابر تھا۔

حزیفہ نے صلہ کی مزاہمت کی پرواہ کِے بغیر اسکی شہہ رگ پہ اپنے لبوں سے بوسہ دیا۔وہ ہانپنے لگی ستم یہ کہ حزیفہ شاید آج بہت کچھ کر گزرنے کے موڈ میں تھا۔وہ آنکھیں بند کی بس نڈھال سی اسکی پناہوں میں سسک اٹھی تھی۔

"سمجھ تو تمہیں آگئی ہو گی؟؟؟"

وہ کہتا ہوئے سر اونچا کر کے اسکی تھوڑی پہ چٹکی لیکر دوبارہ اپنا سر اسکے سینے میں رکھ چکا تھا۔

"میرے سینے پر واپس سر نہیں رکھیں مجھے گھٹن ہو رہی ہے، سانس نہیں لے سک رہی ہوں میں سر.... "

"مجھ سے دور ہو جائیں.... آپ بہت بھاری ہیں۔"

تم شاید ابھی اس سب کیلئے تیار نہیں ہو مگر اس کی عادت ڈال لو".

وہ مخمور لہجے میں گویا ہوا اس وقت اس بات کو بھولے بیٹھا تھا کہ وہ صلہ کو فلحال اپنے احساسات سے انجان رکھنے کا وعدہ کر چکا تھا یا شاید نکاح میں ہی ایسی طاقت ہے جو اپنا آپ منوانا جانتی ہے۔

صلہ نے اسکی غستاخیوں کی تاب نالاتے ہوئے اسے دھکا دینے کی کوشش کی لیکن۔۔۔۔۔۔مزید وہشت زدہ سی ہو گئی اس بات کا احساس ہوتے ہی کہ وہ بغیر شرٹ کے اسکے اسقدر پاس ہے۔

صلہ نے لاشعوری طور پر حزیفہ کے سینے پہ رکھا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا،

اور سسکی بھری۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ شرٹ لیس ہے سر"....

"براہ کرم شرٹ پہنیں۔"

وہ احساس دلا رہی تھی مگر وہ اس وقت کسی بھی قیمت اسکو آزادی دینے کیلئے راضی نا تھا

"نہیں، میں اس طرح آرام سے ہوں۔"

ڈھٹائی سے جواب دیا۔

"میں نہیں.... آپ پلیز ہٹیں!! میں ہرجانہ بھرنے کیلئے تیار ہوں بس آپ مجھ سے دور ہو جائیں۔"

تمہیں برا لگ رہا ہے لٹل گرل؟؟؟

"لیکن معذرت، پیاری لڑکی۔ میں بغیر قمیص کے سونے کا عادی ہوں۔"

"پر۔۔۔۔۔۔"

اگر تم نے مزید مجھے خود سے دور کیا تو تو ہرجانا تمہیں اس سے بھی زیادہ گہری جسارتوں کی صورت ادا کرنا ہو گا"

تم چھوٹی ہو میں اپنی حدود جانتا ہوں مگر مجھے اتنا قریب آنے کی اجازت تم سے نہیں لینی پڑے بیوی ہو میری تم

"۔۔

"لہجہ سخت ہوا حزیفہ اور صلہ وہ رودی تھی حزیفہ کی نحبت کا انداز بڑی شدت بھرا تھا آج اسکے انداز میں شرارت نہ تھی بلکہ استحقاق بول رہا تھا"

"بس چپ ہو جائو صلہ اب کچھ کہنا اور سو جاو بس ورنہ میں فلحال تو ادھر ہی بریک لگا گیا ہوں اگر ٹر ٹر کی تو بہت کچھ کر ڈالونگا جو شاید تمہاری سوچ تو کیا وہم و گمان تک میں نہیں ہو گا۔"

سختی سے کہا۔۔

"میرا منہ بند ہے اب"

وہ اس وقت خوفزدہ تھی حزیفہ سے شدید اور دل ہی دل میں ایک کمزور سہ فیصلہ کر چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فجر کے بعد جب وہ حزیفہ کی زبردستی کی پناہوں میں سوئی تو ایسی مدہوش سوئی ہر غم سے بے نیاز پریوں کی حسین وادی کی سیر اور تحفظ کا ایسا احساس جو اسکے دل و دماغ کو پر سکوں کر گیا اور وہ دن چڑھے بارہ بجے کے قریب جاگی۔

وہ بھی جب حزیفہ کی گھمبیر آواز نے اسکے کانوں کی لوح کو سانسوں کی دہک سے سنا اور محسوس کیا!!

صلہ تب بھی یہی سمجھی کہ وہ پرستان میں ہے اور کوئی شہزادہ اسکو سفید گھوڑے پہ سیر کوانے کیلئے بلا رہا ہے لیکن یکایک اپنے کان کی لوح پہ کسی کاٹنا یا چھبنا صلہ کو ہڑبڑا کہ اٹھنے پہ مجبور کر گیا۔

مندی مندی آنکھوں سے بوکھلا کر ارد گرد کا جائزہ لیتی، اپنے حواس برابر ہوتے ہی صلہ گڑبڑا کے اٹھنے ہی لگی تھی لیکن کان پر اپنے عجیب درد سا محسوس کر وہ بخوبی سمجھ گئی تھی معجرہ کیا ہے۔

اسکے بلکل قریب بیڈ پہ دراش شخص اپنا کام انجام دے چکا تھا۔یعنی حزیفہ نے صلہ کے کان کی لوح پہ کٹا کیا تھا اور اب صلہ کے حیران پریشان نگاہوں سے خود کو تکتا دیکھ ایک بھنوا چکا کہ چہرے پر جبری سخت مہری تاری کئے ایسے سوالیہ نظریں صلہ پر مرکوز جیسے صلہ نے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد دے ڈالا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لٹل گرل!!!اگر صبح ہو گئی ہو تمہاری میرے اور اپنے لئے ناشتہ بنا کر لے آو"

"بس ابھی لائی سر" !!!

"میں تمہیں ایک شرط پہ اس بیڈ سے اور اپنے قریب سے اٹھنے کیلئے اجازت دونگا"

"شرط کیسی شرط؟؟؟"

صلہ نظریں چرا گئی حزیفہ کو دیکھ کر جو ابھی بھی شرٹ سے بے نیاز صلہ کا سر اپنے بازو پر رکھے اسکے لبوں کو فوکس کئے ہوئے تھا۔ فیصلہ کرنے کے بعد تو وہ مزید صلہ کو خود سے قریب تر رکھنے کی تدابیریں کر رہا تھا۔

"تم مجھے آج کے بعد سر کے بجائے حزیفہ کہا کرو گی"

وہ صلہ کے چہرے پہ جھکا اسکے سراسیمہ تاثرات سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"مگر سر!!!!"۔۔۔۔۔

"شش۔۔۔۔لٹل گرل!!اگر تم نے ایک دفع اور سر کہا تو تمہارے ان لبوں سے کچھ اسطرح حزیفہ کہلواونگا جس کے بعد تم میرے سامنے آنے سے پہلے خود کو عبایا میں لپیٹ کر آنا پسند کرو گی"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مم۔۔۔مگرررر۔۔۔۔سسسسر.۔۔۔"!!!

"نن نہیں ح۔۔۔۔حز۔۔یفہہ" !!

صلہ کا اٹک اٹک کو یہ کہنا تھا کہ حزیفہ نے بے ساختہ اسکو خود میں سمو لیا تھا اور کئی لمحوں تک اسکو خود میں بھینچے اسکی دھڑکنوں کے زیر و بم کو سنتا رہا مگر جب صلہ کے سرد وجود میں لرزش محسوس کر وہ یکدم اپنے منہ۔زور

ہوتے جزبات پہ لگام ڈال گیا اور بغیر کچھ کہے صلہ کو اپنی پناہ سے آزادی فراہم کر وہ اسکو لمحے میں پشت ست تھام کر بیڈ سے اتار کر زمین پہ اسکو اسکے قدموں پہ کھڑا کر چکا تھا۔

"ہمم مطلب تو اب تمہاری عقل میں سمجھ آگیا ہو گا سولٹل گرل آئندہ بولنا حزیفہ مجھے اور اگر نہیں کہو گی تو تمہیں سزا ملے گی۔۔۔"

ھزیفہ اسکے پسینے میں شرابور وجود سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا اور صلہ وہ تو جیسے حزیفہ سے خوفزدہ ہو چکی تھی بری طرح۔ آزادی ملتے ہی جلدی سے باتھ روم میں غراپ سے جا بند ہوئی۔ پیچھے سے اسکو حزیفہ کا فلک شگاف کہکہ باتھ روم تک سنائی دیا تھا۔

وہ باتھ روم کا دروازہ اچھی طرح بند کر دروازے سے پشت ٹکائے اپنی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

ذینی کے جانے کے بعد صلہ نے خود بخود گھر کی زمیداری سنبھال لی تھی ساتھ ہی کبیر کو بھی خود کھانا کھلانا اور اسکی ہر ایک چیز کا خیال رکھنا اس نے اپنے زمے لگالیا تھا اسطرح اسکو لگتا کہ وہ اپنے بہن بھائیوں سمیت حزیفہ پہ بوجھ نہیں بن رہی۔وہ بلکل دانی اور جفا کی طرح کبیر کے لئے حساس ہو چکی تھی۔جفا اور دانی کا حزیفہ نے اعلی اور معیاری اسکول میں ایڈمیشن کروادیا تھا اور ساتھ ہی صلہ کو کالج جانے کی بھی سختی سے وارننگ دے دی تھی۔

جو کہ صلہ فلحال تو ہفتے میں دو اک دن ہی جاتی کالج اور کام لیکر آجاتی سارا اپنی ایک دوست سارہ سے (جو کہ حزیفہ کے گھر کے برابر میں ہی رہا کرتی تھی) اسطرح صلہ کو گھر اور اپنی تمام زمیداریاں پوری کرنے میں کوئی

خاص مشکل درپیش نہیں آرہی تھی۔کل وہ جب کالج گئی تو ڈرائیور کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہونے کے باعث وہ نا آسکا صلہ پریشانی سے راہ تکتی رہی ڈرائیور کی لیکن وہ جب کافہ دیر تک نا آیا تو سارہ نے اسکو گھر ڈراپ کرنے کی زد کی اور زبردستی اسکو لئے سامنے موجود گاڑی میں لیکر جا بیٹھی۔سارہ کو اسکا بڑا بھائی زیب لینے آتا تھا۔

زیب اچھا خاصہ فرینڈلی لڑکا تھا اور اپنی باتوں سے آدھے راستے تک ہی وہ صلہ کو مسکرانے پہ مجبور کر گیا تھا یہی نہیں زیب نے صلہ کو اپنی اکیڈمی میں ٹیچنگ کرنے کی بھی آفر کر ڈالی تھی جو صلہ نے اسوقت تو بڑی سہولت منع کر دی تھی مگر اب جب حزیفہ کی بڑھتی ہوئی وارفتگیاں اور عجیب وغریب حرکات و باتیں اسکو یہ فیصلہ کرنے پہ مجبور کر گئی تھیں کہ اسکو کم از کم اپنے بہن بھائیوں کا خرچ خود اٹھانا چاہیئے وہ حزیفہ کی تابع تھی مگر اسکے بہن بھائی نہیں اور زیب نے تو ویسے بھی پندرہ سے اٹھارہ ہزار ماہانہ دینے کی آفر بھی کر ڈالی تھی جو صلہ کے نزدیق بہت تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر وہ اتنا بھول گئی تھی کہ زیب کیسے ایک میٹرک پاس لڑکی کو وہ اپنی نامور اکیڈمی میں ٹیچنگ کی آفر کر سکتا ہے وہ بھی تب جبکہ وہ کالج کی بھی بلکل فریش طالبہ میں سے تھی۔؟؟؟؟مرد کی کرم نوازیاں خوامخواہ نہیں ہوتی اور ہر مرد حزیفہ کی طرح بھی نہیں ہوتا۔!!

"کدھر چلیں لٹل۔گرل؟؟"

وہ ناشتے کے برتن سمیٹ کر جلد از جلد کمرے سے یا پھر حزیفہ کی پر تپش نظروں سے فرار حاصل۔کرنے کیلئے کمرے سے نکلنے کیلئے پر تول رہی تھی آج اتوار کے دن لگتا تھا جیسے حزیفہ نے پورے دن ہی کمرے میں رہنے کا عہد کر لیا تھا۔وہ بظاہر ناشتہ کرنے کے بعد لیپ ٹاپ اٹھا کر سوفے پر ہی نیم دراز ہو گیا تھا لیکن دماغ اور نگاہیں اسکی اپنی لٹل گرل پہ ہی تھیں۔

"جی برتن لیکر جا رہی ہوں کچن میں اور رات اور دوپہر کیلئے کھانے کا انتظام کرنا ہے، کبیر، دانی اور جفا شور کرینگے پھر اگر دوپہر کے کھانے میں وقت لگا تو"

صلہ نے جلدی تفصیل سے بات کہی اب تو اسکے دل میں ڈر بیٹھ گیا حزیفہ کی صلہ کیلئے منتخب کردا "سزا" کے بارے میں سوچ کے ہی اسکے پورے وجود میں جھر جھری سی دوڑ جاتی۔

"ٹھیک ہے برتن رکھ کر واپس آو لٹل گرل"!!!

حزیفہ نے لب دبا کے جملہ ادھورا چھوڑا۔

"لل۔۔۔۔لیکن کیوں؟؟؟"

"کوئی کام ہے؟؟"

صلہ کے دل میں وہم نے سر اٹھایا کہ کہی اس نے دوبارہ کوئی غلطی تو نہیں کر دی۔اس جیسی پر اعتماد لڑکی جو اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار تھی، حزیفہ کی باتوں سے الجھ کر اب ہر پل اسکی موجودگی میں گڑبڑاہٹ کا شکار رہتی اور حزیفہ وہ صلہ کی اسی ادا پہ تو اپنا خالص دل اسکے نام کر چکا تھا۔

"افففف۔۔۔۔یہ محبت۔۔۔۔۔۔کیا کیا نہیں کرواتی انسان سے۔۔"

وہ سوچ کے خود ہی مسکرا دیا اور صلہ کی طرف متوجہ ہوا جو اب نماز کے انداز میں دوپٹا باندھے حزیفہ کی نگاہوں سے بچنے کی اپنے تعیں تمام تدابیر کر چکی تھی۔

"ہاں بہت اہم کام ہے تم سے بلکہ میرے تو اب مطالب تم سے پورے ہونے ہیں لٹل گرل۔۔۔"

پھر آنکھوں میں شرارت جاگی اور لبوں سے حزیفہ کے پھر ذو معنی جملے کی آتش بازی شروع ہوئی اور وہ بیچاری یکدم اپنی نگاہوں کا رخ موڑ گئی۔گویا مظر گریزاں تھی حزیفہ کی نگاہوں کی تحریر پڑھنے سے۔۔۔۔

"ہمممم اچھی بات۔۔۔۔لٹل گرل تو تم ہو مگر اتنی بھی نہیں۔۔۔۔"!!

وہ خود پہ حیران تھا یکے بعد دیگرے ریپڈ فائر کرنے پہ یا پھر صلہ کے چہرے کے پیارے سے حیاء سے لبریز تاثرات اسکو بہت اچھے لگنے لگے تھے۔اک خواہش بڑی شدت سے حزیفہ کے دل میں جاگی تھی کہ صلہ تاعمر اس سے اسی طرح شرمائے، گھبرائے اور اسکی کہی ان کہی پہ نگاہیں جھکائے!!۔۔

"حزیفہ پلیز کام کہئے مجھے کچن بھی دیکھنا ہے۔"

انگلیوں کو مڑوڑتی لبوں کو بیدردی سے کچلتی تو آخر کار بے بسی سے رو دینے کو تھی۔

"ہمممم۔۔۔میرا نام لیا تمنے لٹل گرل!!میں خوش ہوا اب جلدی سے یہ ٹرے میڈ کو دو اور تم آج ڈنر اور لنچ کی فکر مت کرو کبیر کو اسکی کیئر ٹیکر سنبھالے گی اور جفا اور وفا کو حریم اپنے ساتھ لیکر گئی ہے آوٹنگ کیلئے بچے گھر میں بور ہو رہے تھے اس لئے حریم کے اجازت طلب کرنے پہ مجھے جو بہتر لگا وہ میں نے کیا اور ہم دونوں ڈنر ہو سکتا آج باہر کریں۔"

"اب تم میری الماری ٹھیک کرو جلدی سے اور میری ان تمام ضروریات کا خیال تم بن کہے رکھا کرو گی آئندہ۔۔۔"

"ورنہ سزا۔۔"

"نن۔۔ سزا نہیں دیں میں کر دیتی ہوں بس ابھی زرا سے دیر ڈیرں سب ٹھیک کر دونگی۔" .

"ہمممم۔۔۔۔۔شاباش لٹل گرل"

حزیفہ نے کہتے کے ساتھ ہی اٹھ کر صلہ کے رخسار پہ محبت بھری چٹکی بھری اور واپس اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز حزیفہ مجھے اس قدر اپنا آدی تو مت بنائیں۔۔۔۔"

صلہ نے دکھتے دل کے سارھ سوچا۔ عجیب سی کیفیت سے دوچار تھی وہ، جو فلحا اسکی خود کی سمجھ سے باہر تھی مگر جو بھی تھا اسنے ایک بات بڑی شدت سے محسوس کی تھی کہ حزیفہ کے چھونے سے اسے برا نا جانے کیوں برا نہیں لگتا لیکن سمیر کے صرف ہاتھ پکڑنے پہ ہی وہ عجیب ہی بلکے بہت ہی زیادہ برا محسود ہوتا۔

ذہن کو جھٹک کر اس نے الماری کے پٹ کھول کر اک طائرانہ نظر پوری الماری کے اندر ڈالی اور اس کی طرف دیکھا۔

الماری اندر سے مکمل ابتری کا شکار تھی کپڑے استری اور تہہ ہونے کے باوجود الٹ پڑے تھے یا شاید دانستہ صلہ کو اپ۔ی نگاہوں کے سامنے رکھنے کیلئے یہ سب سر انجام کیا گیا تھا۔

"اس میں قریب آدھا دن لگے گا۔"

"اسے صاف کرنے کیلئے تو بہت وقت درکار ہو گا۔۔"

اس نے اسے دیکھتے ہوئے معصوم سا چہرہ بنایا۔

اور پھر حزیفہ کے خفگی کے ڈر سے الماری کی صفائی شروع کر دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جبکہ حزیفہ مسلسل اسکو ہی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا۔بظاہر صلہ کے پلٹنے کے خیال سے اک اچٹتی سے نظر لیپ ٹاپ پر کام پہ ڈال لیتا مگر ابھی تو اسکا سب سے اہم ترین فعل صلہ۔کو تکنا اور تکتے ہی رہنا تھا بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ اسکی پر تپش نظریں دوسرے فریق پہ کس قدر ظلم ڈھا رہی ہیں۔

"افف ایسے بے ڈھنگے ہیں سر"!!

"مگر ایسے لگتے تو نہیں دیکھنے میں تو لگتا ہے بہت نفاست پسند ہیں لیکن یہاں الماری کا حال تو ایسا ہے جیسے دو بلیوں نے پانی پت کی آخری جنگ لڑی ہو۔۔"

"ویسے تو اہنی ہر چیز میں نفاست چاہتے ہیں۔"

"مگر الماری تو جیسے انکی تمام پول پٹیاں کھول رہی ہے کہ کس قدر ترتیب سے دور ہے انکی نیچر ہو نہہہ۔"

وہ عادت کے مطابق با آواز بلند بڑبڑاتے ہوئے کپڑوں ایک بر اطر ترتیب میں رکھتی اس بات کو یکسر فراموش کر گئی کہ حزیفہ کمرے میں موجود ہے اور چ کر خود سے چیخ اٹھی۔

"توبہ ہے یہ اپنے استعمال شدہ کپڑوں کو فرش پہ پٹخنے کے بجائے گندے کپڑوں کی ٹوجری میں انکو نہیں پھینک سکتے۔۔۔"

ٹوکری کے بجائے فرش پہ پڑے کپڑوں کو اٹھا کہ وہ ٹوکری میں ڈالتی چکرا گئی۔اپنے کام میں صلہ کی زور و شور سے غصے و چڑاہٹ سے بھرپور بڑبڑاہٹیں عروج پر تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بار پھر اگر تم نے میرے لئے مزید کوئی گوہر افشانی پی تو تمہیں بھی ان میلے کپڑوں سمیت ٹوکری میں ڈال کر از خود کپڑوں سمیت تمہیں بھی دھو دونگا۔۔۔"

پچھلے آدھے گھنٹے میں، وہ تقریباصلہ کی مسلسل نایاب ترین اپنے زات کیلئے کمنٹس ملاحظہ کر رہا تھا مگر جب برداشت سے باہر ہو گئیں صلہ کی افسوس بھری ملامتی بڑبڑاہٹیں تو بھی تنک اٹھا۔

"اوہ لٹل گرل!! اپنا کام کرو اور میرے بارے میں بری چیزوں کو سوچ کر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کے بجائے جلدی سے اپنا کام ختم کرو، اسکے بعد اور بھی بہت کچھ ہے میرا کام کروانے کیلئے تم سے۔"

وہ بغیر کچھ کہے جلدی جلدی حزیفہ کی الماری درستگی تک پہنچانے میں جت گئی اور بڑی مشکل سے خود پہ ضبط کیا بڑابڑانے سے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ اپنی الماری میں صلہ کو مصروف چھوڑ کر لبوں پہ شوخ سی دھن گن گناتے ہوئے شاور لینے باتھ روم میں جا گھسا تھا۔

باتھ روم سے باہر نکلتے ہی وہ صلہ کے بلکل پشت پہ جا کھڑا صرف اور قدم بھر کے فاصلے پہ تھا تھا وہ مگر صلہ اس قدر مگن تھی اپنے کام میں کہ جیسے ہی سب کچھ ترتیب دے کر الماری کے پٹ بند کر کے پلٹی یکا یک بے دیہانی میں حزیفہ کے وجیح سینے سے جا ٹکرائی صلہ کے قد کے باعث اسکا سر حزیفہ کے سینے میں مکمل فکس سا ہو گیا تھا۔ ہڑبڑا کر گردن اونچی کر کے اس نے دیکھا کہ آیا کونسے لمبے تڑنگے کھمبے سے جا ٹکرائی مگر گردن اونچی کر کے دیکھنے پہ معلوم ہوا کہ وہ بانس نما چیز کوئی اور نہیں بلکے وہ "جبری" شخص ہے،

"آئندہ مجھے دیکھنے کی خواہش ہو تو بتا دینا چھوٹا اسٹول لا دونگا اس پر چھڑ کر تم مجھے با آسانی دیکھ سکتی ہو""

تازہ تازہ شاور لئے وہ اسی کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا لیکن جلد ہی اسکی مسکراتی آنکھوں میں حیرت گھلی تھی جب صلہ نے اس کے منہ پر چیخ ماری۔

ھزیفہ نے صرف جینز پہن رکھی تھی اور اس کے گردن کے گرد ایک تولیہ پھیلا ہوا تھا۔

"اوہ!!۔۔۔"

وہ سمجھ گیا تھا صلہ کے چیخ و گریز کی وجہ، جلدی سے بیڈ پر سے ٹی شرٹ اٹھائی اور اسے پہنا۔۔۔۔

وہ اب بھی صلہ کے پاس تھا اتنا کے صلہ کے نتھنوں سے حزیفہ کے وجود سے اٹھتی باڈی اسپرے کی خوشبو اسکو اپنی مٹھیاں سختی سے بند کرنے پہ مجبور کر گئی تھی۔

وہ طہرہ موڑے کھڑی ہو چکی تھی حزیفہ سے لیکن لمحوں میں پہلے حزیفہ نے ایک دفع پھر اس کا رخ اپنی طرف موڑ لیا۔

"لٹل گرل آپ ابھی مڑ سکتی ہو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسکے شانوں پہ دباو ڈالتا گھمبیر تا سے گویا ہوا۔

وہ اس کی آواز سن کر آہستہ آہستہ مڑی اور ہچکچاتے ہوئے اس کے اوپری جسم کی طرف دیکھا۔ حزیفہ لبوں پہ مسکراہٹ لئے اسکی جھجک کو انجوائے کر رہا تھا۔

"سنیں آپ پلیز بغیر شرٹ کے میرے سامنے مت آیا کریں۔"

"۔یہ غلط ہے اچھی بات نہیں ہوتی میری ماما جان تو دادی کو بھی کبھی بغیر شرٹ کے ہم بہنوں کے سامنے نہیں آنے دیا کرتی تھیں۔"

صلہ کی زبان میں ایک دفع پھر کھجلی ہوئی۔

"لٹل گرل!!تمہاری کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ میں نے کپڑے پہن رکھے تھے۔"

۔

اور مجھے عادت ہے اپنے روم میں اسی طرح گھومنے کی،واقعی مجھے تمہیں دکھانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔میرا بہت ہی چست اور سکس پیک والا کسرتی و انتہائی ہاٹ جسم ا" !

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ نے بے رخی سے پر لہجے میں مغرور تاثرات کا سہارا لیا۔،اس کو صلہ کو چھیڑنا مزہ آنے لگا تھا۔۔

"اوہ حزیفہ ! آپ بے شرم ہیں بہت !!کوئی کیسے اتنا آوٹ اسپوکن ہو سکتا ہے۔"

یہ محض وہ دل میں سوچ کر رہے گئی کہنے کی جرت نہ کر سکی۔

" میرا اسلام کہہ دینا تم اپنی اینجل کو" .

خالہ نے بیٹے (احتشام) کو کہا جو کہ جاگنگ کرنے کے بعد سیدھا کچن میں آیا تھا عرفا کے ہاتھوں سے نکالا گیا فریش اورنج جوس پینے۔ یہ اسکا روز کا معمول تھا وہ پہلے ماں کی پیشانی پہ بوسا دیتا اسکے بعد ہی اپنا نیا دن شروع کرتا ماں کی دعا سے۔

"ہونہہ کہدونگا کیوں آپ آج جلدی جارہی ہے آفس؟"

"ہاں آج ایک اہم کام ہے پہلے وہ نمٹاؤنگی پھر وقت سے پہلے آفس پہنچ جاونگی تاکہ میری کھڑوس باس میری شامت نہ بلائے۔"

خالہ جاب جرتی تھیں صبح ۸ تا شام ۵ بجے تک کے انکے دفتر کے اوقات تھے اور احتشام بھی انگلینڈ کی نامور ملٹی نیشنل کمپنی میں اونچی پوسٹ پہ فائز تھا۔

"اوکے امی آج آپ میرے مشورے پہ عمل کرہی لیں، دے دیں اپنی اس چڑیل باس کو چوہے مارنے والی دوا تاکہ چند دن آپکو اپنا دیدار ہی نہ کرواسکے"۔۔

احتشام نے دودھ میں کارن فلیکس ڈالکر کر چمچہ چلاتے ہوئے مزے سے ہانک لگائی اور دو چار چمچہ کھا کہ بھرا ہوا پیالا ناں کی طرف کھسکا دیا۔

"یہ کیا احتشام تم نے اپنا ناشتہ کیوں چھوڑ دیا؟؟"

خالہ نے آنکھیں دکھائیں۔

"آدھا اینجل اینجل کے ساتھ بھی تو کرو نگا اور پھر اسکو کمپنی دیکر ۹ بجے تک آفس چلا جاونگا۔۔۔"

"شریر ہو تم بہت احتشام مگر تم اسکو زیادہ ستایا مت کرو وہ بیت برے وقت سے گزر رہی ہے، اور آجکل اسکی طبیعت بھی بہت خرابی کا شکار رہتی ہے اور ہو سکتا ہے وہ آج بھی یونیورسٹی نہ جا سکے۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خالہ نے بیٹے سے نظریں چراتے ہوئے دکھی دل سے کہا۔زینی حرف با حرف اپنے اوپر گزرنے والی تمام تکلیف دہ داستان خالہ کے سینے میں منہ چھپا کہ کہے ڈالی تھی اور خالہ وہ تو جیسے زینی کا دکھ کچھ اسطرح سے محسوس کر رہی تھیں جیسے وہ انکی سگی اولاد ہو، زینی کی تکلیف پہ انکی بھی شدت غم سے انکھوں میں آنسو تیر گئے تھے۔

"کیاہوا زینی کی۔طبیعت کو؟؟؟"

"کیا پھر اس زلیل انسان نے کچھ کہا ہے اسکو"

زینی کی خرابی طبیعت کے بابت سن کر وہ فکر مند ہو گیا اور ساتھ ہی حمزہ کا خیال دماغ میں آیا کہ کہی اسنے تو زینی کو کچھ اوٹ پٹانگ نہیں بولا؟؟ اتنی مشکل سے وہ اور ماں زینی کو واپس زندگی کی طرف لانے کی کوشش کر رہے تھے اور کافی بد تک کامیاب بھی ہو چکے تھے تو پھر اب؟؟؟؟؟

"بس بیٹا اللہ بیٹیوں کے نصیب اچھے لکھے سب کی!!وہ کیا کہے گا،وہ جتنا زینی کے ساتھ برا کر چکا ہے اسکے بعد تو برا لفظ بھی چھوٹا ہے کہنے کو۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو پھر آپ زینی سے بولے کہ میں خلع کے پیپرز فائل کر دیتا ہوں بہت سہے لی اسنے ازیت میں مزید اب اور اسکو ازیت برداشت نہیں کرنے دونگا۔۔"

'زینی ابھی خلع نہیں لے سکتی"!!

وہ تمہید باندھنے لگیں۔

"کیوں امی کیوں نہیں لے سکتی وہ دیزرو نہیں کرتی اس خبیث الفطرت شخص کی ہم سفری۔۔۔"

احتشام کی آنکھوں غصے سے سرخی اتر آئی تھی لگ ہی نہی رہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جو زینی کو ہنسانے کیلئے، اسکی صرف ایک مسکراہٹ کی خاطر کیا کیا اوٹ پٹانگ حرکتیں اور فضول کی اونگیاں بونگیاہانکتا رہتا تھا۔

۲۸ سالہ احتشام زینی۔کے آگے پیچھے ایسے گھومتا جیسے کوئی ٹین ایجر لڑکا اپنی محبوبہ کو امپریس کرنے کیلئے کرتا نظر آتا ہو۔

"کیوں کیوں نہیں ہو سکتی اینجل کی حمزہ سے علیحدگی؟؟"

وہ غصے میں جرح پہ اتر آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ امید سے ہے احتشام"!!

خالہ نے نڈھال سے انداز میں کہا اور بیٹے سے نظریں ملائے بغیر اپنا پرس اٹھاتی ٹیبل سے گھر کا بیرونی دروازہ عبور کر گئیں۔

جانتی تھیں کہ انکا اکلوتا لاڈلا بیٹا اب سے نہیں بہت پہلے سے زینی کیلئے نرم گرم جزبات رکھتا ہے۔وہ تو اسکا رشتہ تک لیکر پہنچی تھیں پاکستان زینی کی ماں کے انتقال سے ایک ماہ پہلے مگر معلوم ہوا کہ اسکا نکاح حمزہ سے ہو چکا ہے ۔وہ یہ خبر سن کر واپس انگلینڈ آئیں تو احتشام کو منتظر پایا زینی کے گھر سے ملنے والے مصبت جواب کا مگر جب انہوں نے بیٹے کو اسکی محبت کے کسی اور کے نام لکھے جانے کی خبر سنائی تو جیسے اسکی آنکھوں سے چمک ہی مابد ہڑ گئی وہ پہلے جیسا رہا ہی نہیں مگر وقت کے ساتھ اسنے سمجھوتا کر لیا تھا اپنی ماں کی خاطر۔

قسمت نے ایک دفع پھر اسکو تحفہ دیا تھا خوشیاں جینے کیلئے اور وہ تھا زینی کا اسپیشلائزیشن کیلئے انگلینڈ آنا۔

مگر زینی کے ویران چہرے کو فیکھ کر ششدر رہے گیا۔اس

کی بنجر آنکھیں جن میں سے خواب کے دریچے بڑی بے رہمی سے نوچ پھینکے گئے تھے۔احتشام کیلئے زینی کا یہ روپ موت کا سا تھا. وہ اسکو واپس زندگی کی طرف کھینچ لایا تھا مگر اب۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ایک دفع پھر زینی کو میں اسکے خول سے نکال۔سکونگا؟؟؟؟؟"

ذینی کو انگلینڈ آئے ہوئے ایک ماہ سے زائد وقت ہو چکا تھا اور اس دوران اسکی حزیفہ، صلہ، کبیر، دانی اور جفا سے روز ہی بات ہوا کرتی۔ حزیفہ اسکو اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتا۔ حزیفہ نے بھاری بھر کم رقم زینی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادی تھی تاکہ اسکو دیار غیر میں کسی بھی وسم کی پریشانی کا سامنا نا کرنا پڑے یہی نہی حزیفہ نے زینی کیلئے اپنے سگے بھائی سے قطع تعلقی اختیار کرلی تھی وہ حمزہ سے کلام تک کرنے کا روادار نہیں رہا تھا لیکن حریم سے اسکا رویہ قدرے نرم تھا کیونکہ وہ اسکو حقیقتاً بے قصور لگی تھی۔ قصور تو اسکے سگے خون کا تھا اس نے رشتوں پہ اعتماد نا کیا اور پھر حزیفہ کی سرشت میں نا تھا کہ عورت سے وہ تلخ رویہ اختیار کرتا۔ کچھ چیزیں انسان اپنی عادت سے مجبو ہو کر کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہی معملہ حزیفہ کے ساتھ تھا۔

احتشام تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب اسکی تیز رفتاری کی وجہ سے اوپر سے نیچے اترتی زینی اس سے بری طرح تصادم سے لڑھکنے کو تھی لیکن احتشام نے اسکو شانوں سے تھام کر گرنے سے روکا اور زینی کو اسکے قدموں پہ کھڑا کر جھٹ اپنے ہاتھ اسکے شانے سے اٹھا لئے۔

"اینجل یار تم اب سیڑھیاں دیکھ بھال کر اترا کرو، ابھی تو میں تھا تمہیں گرنے سے بچا لیا ہے میں نے"۔۔

ذینی گرنے کے خوف سے چیخ نکل گئی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید خوفزدہ ہوتی احتشام نے نرمی سے کہا تھا۔

فرش و چھت اس کے ارد گرد گھومنے لگے سر چکرانے کے باعث زینی نے گھبرا کے سینے مٹھیوں سے سختی سے اس کا گریبان پکڑا۔

"اینجل اب تم آنکھیں کّو سکتی ہو!!میں تمہیں تمہارے قدموں پہ جما چکا ہو اور اعتماف رکھوں تمہیں دوبارہ لڑکھڑانے نہیں دونگا۔۔۔"

"بس ایک دفع مجھ پہ اعتماد کر کہ تو دیکھو۔۔"

احتشام نے بہت آرام۔سے لیکن بہت بڑی بات کہہ ڈالی تھی اور یہ اسنے دل کی بات کہہ ڈالی تھی زینی سے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خالی چہرہ۔۔

ویران آنکھیں۔۔۔۔۔

رتجگوں سے مرجھایا سراپا۔۔۔۔

وہ بس اخاموشی سے آنکھیں کھول کر احتشام کو دیکھتی رہے گئی۔سب سے بڑا دھچکا تو اسکے لئے یہ تھا کہ احتشام جان چکا تھا کہ وہ امید سے اور دوسرا احتشام کے ڈھکے چھپے الفاظ میں کہی بات سے۔

یعنی وہ اسکو یقین دلا رہا تھا کہ وہ ہمیشہ اسکے ہر دکھ سکھ میں ساتھ ہے یا پھر اسکو بہت تحزیب کے دائرے میں رہے کر پرپوز کر گیا تھا؟؟؟

وہ فلحال بس اپنے دماغ میں چکراتے سوالات کا جواب چاہتی تھی۔

اب تو اس میں احتشام سے نظر ملانے تک کی ہمت نا رہی تھی۔نظر ملاتی بھی تو کیسے جس کو اس حال میں اسکا ہمدرد اسکا ساتھی بننا چاہیئے تھا وہ تو بے وفا ٹھہرا اور جو اسکا صرف ایک کزن لگتا تھا وہ اسکے احساس میں گھل رہا تھا۔بلکل ویسے ہی احساس جیسے وہ حمزہ کیلیئے کیا کرتی تھی۔۔

وہ اب بھی اسکو احتیاط سے سیڑھیوان سے اتار رہا تھا یہی نہیں اسنے خود اوپر جس کمرے میں زینی قیام پزیر تھی اس میں ہی شفٹ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا اور زینی کو نیچے اپنے کمرے میں۔۔!!

"پلیز ڈاکٹر زمیری وائف کے بارے میں کچھ تو بتائیں پلیز"

حمزہ نے آپریشن تھیٹر سے باہر نکلتیڈاکٹر سے پوچھا۔

حریم تینوں بچوں کے ساتھ گھر واپس آرہی تھی جب تینوں کو آئسکریم کھلانے کیلئے گاڑی پارک کر کے سڑک پار کر کے آئسکریم لینے اتری یہ سوچ کر کہ لمبا یوٹرن لینے سے بچ جائیگی مگر قسمت کو تو جو جیسے کچھ اور ہی منظور تھا روڈ کے دوسری طرف بنے آئسکریم پارلر تک پہنچنے سے ہی پہلے ایک گاڑی اسکو ہٹ کر کے آگے نکل گئی تھی۔

"آپکی مسز خطرے سے باہر ہیں مگر۔۔۔"

مگر کیا ڈاکٹر؟

"ہم آپکے بیبی کو نہیں بچا سکے اور اب آپکی مسز کمپلیکیشن کے باعث دوبارہ کبھی کنسیو نہیں کر سکینگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھمزہ کو لگا جیسے اسکے اوپر بہت بڑا بم آگرا تھا۔

احتشام نے آفس سے آکر شاور لیکر تازہ دم ہونے کے بعد کاٹن کا کرتا شلوار پہنا اور سر کے نم بالوں میں انگیاں چلاتا انکو خشک کر کے نیچے کی طرف جانے والے زینے کی سیڑھیاں پھلانگتے کہ سے انداز میں اترتا سیدھا کچن میں ہی جا پہنچا۔

کیک بیک ہونے کی خوشبو نے اسکی بھوک چمکا دی تھی وہ بڑے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کرسی کھسکا کر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ کچن سے ملحق ڈرٹی کچن سے کھڑ پٹر کی آواز نے اسکو تیزی سے کرسی پرے دھکیل کر ڈرٹی کچن کی طرف ڈوڑ لگانے کیلئے مجبور کر دیا تھا۔

"اینجل (زینی)"۔۔۔۔

"تم یہ کیا کر رہی ہو تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟؟؟"

"کیوں تم چیئر پہ چڑھی ہو؟؟؟"

زینی کرسی پر کھڑی اوپری کیبنیٹ کا پٹ کھولے نا جانے کس انمول خزانے کی تلاش میں سرگرم تھی، زینی کا تو نہیں پتا لیکن احتشام کا تو جیسے سانس بند ہونے والا تھا کیونکہ جس کرسی پہ وہ کھڑی تھی اسکا اک پٹ ٹٹا ہونے کے باعث کیل سے جڑا تھا اور اس کرسی کو خالہ نے اسی لئے ادھر رکھا تھا کہ احتشام اسکو ٹھیک کروا دے وقت ملنے پر۔

"کچھ نہیں بس ایک اور بیکنگ ٹرے ڈھونڈ رہی ہو دب جگہ دیکھ لی مگر نہیں ملی تو سوچا آخری کیبنٹ بھی دیکھ ہی ڈالوں۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینی نے بغیر پلٹے جواب دیا۔

"میرے ہاتھ کے بنائے گئے کھانے کو میں اتنی آسانی سے سرو نہیں کرونگی آپکی خدمت میں جو آپ انتظار کر رہے ہیں کہ میں اتر کے فوری آپکے آگے دستر خوان بچھانے لگونگی۔۔۔۔۔"

وہ احتشام سے ہنسی مزاق میں مصروف یہ جانے بغیر کہ اک بہت بڑا طوفان اسکا منتظر ہے اور احتشام بغیر مزید

کچھ کہے بیت احتیاط سے کرسی تک پہنچا تھا کیونکہ زینی اگر زرا سا بھی پلٹتی تو کرسی کا پچھلا پایا نکل جاتا اور صورت میں زیمی سمیت اسکے وجود میں سانس لیتی زندگی کو بھی نقصان پہنچ سکتا تھا۔

بیکنگ ٹرے ملتے ہی وہ خوشی سے پلٹی تھی اور۔۔۔۔۔

وہی ہوا جس کا ڈر تھا کرسی کا پایا یکدم چرررر کی آواز کے ساتھ الگ ہوا اور زینی زمین بوس ہونے ہی والی تھی مگر آحتشام نے ہاتھ پھیلا کہ کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زینی کو گرنے سے بچالیا۔

وہ یکایک ہانپ گئی صدمے اور خوف سے اسکی آنکھیں وہشت زدگی کا شکار ہوئیں، احتشام کے پاس زینی کو بازووں میں اپنے لپیٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا اور اگر ایسا وہ نہیں کرتا تو۔۔۔۔

اس معصوم ننھی سی جان کا سوچ کے ہی اسکا دل لرز گیا تھا۔ جبکہ بیکنگ ٹرے چھماکے سے زمین پہ جا گری تھی۔

"زینی اپنا نہیں تو کم از کم معصوم زندگی کا ہی خیال کر لیا کرو!! آ بھی اگر تم گر جاتی تو جانتی ہو کیا ہوتا؟؟؟"

وہ بھنوٹ ہوا زینی کے اوپر صحیح معنوں میں راشن پانی لیکر چڑھ دسڑا تھا۔

"اسی کیلئے تو خود کو مصروف رکھنے کی کوشش کر رہی ہوں تاکہ ننھی پنپ سکے، اسی کیلئے تو خوش رہنا چاہتی ہوں تاکہ میرے آنسوؤں کا پرچھاوا اسپر ہرگز بھی نہ پڑھ سکے۔۔۔۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں احتشام کے سامنے اپنا دل ہلکا کر رہی تھی اور وہ یکدم خانوش یو گیا چند لمحوں قبل والا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

اس کے صبیح چہرے پر آنکھوں تلے کالے سیاہ حلقے اس بات کی گواہی دے رہے تھے کے وہ کس قدر زہنی تناو کا شکار ہے، احتشام نے تاسف سے زینی کو دیکھا اور لو دبخود اپنا غصہ ڈھنڈا ہوتا محسوس کیا۔ وہ اچھی طرح سمجھ رہا

تھا زینی کے بظاہر مطمعین نظر آنے والے چہرے کے پیچھے کتنی ازیتیں رقم تھیں، کتنے ہی رتجگے اور اس سے کئی زیادہ اپنی کم مائیگی کا دکھ۔۔۔۔!!

وہ زہنی کی قوت برداشت پہ حیرت زدہ تھا کہ وہ ایسا کیسے اب تک جھیل رہی ہے؟؟
کیوں نہیں کرتی وہ حمزہ سے دوٹوک بات؟؟؟؟

"زینی تم اچھی نیند لو، میرا مطلب ہے کہ تم اپنا خیال رکھو دن بدن کمزور ہو رہی ہو۔"
"لیکن تمہیں خود سے کیا پرواہ ہے؟"
وہ تلخ ہوا۔

"تو تم بھی میری پرواہ کرنا چھوڑ دو احتشام"!!
وہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھسکا کر بیٹھی نم لہجے میں آنکھوں میں تویل مسافت کی تھکن لئے کہے رہی تھی۔

"میں جس کی پرواہ کرتا ہوں وہ میرے لئے مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے" !!

احتشام زینی پہ یہ آشکار کر چکا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اب سے نہیں بہت پہلے سے اور زینی خاموش ہو گئی تھی، فیصلہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا اور ایسے وقت میں جب وہ خود پیروں تلے جنت کو اپنی جن رہی تھی۔
صلہ سے اسکو پتا چلا تھا حریم کی محرومی کے متعلق لیکن وہ یہ سب سن کے شدید دکھی ہوئی تھی قصور کس کا تھا اور سزا کس کو ملی تھی۔۔

حزیفہ نے ڈرائیور سے دریافت کیا کہ صلہ کہاہے؟؟؟

اور ڈرائیور کے جوِاب پہ تو وہ سن ہی رہے گیا۔

اور سیدھا بغیر ڈرائور کے اکیڈمی جا پہنچا جدھر سے صلہ کلاس لیکر باہر ہی نکل رہی تھی۔

ھزیفہ کو ڈرائیور کی جگہ دروازے کے باہر گاڑی میں موجود پا کہ وہ سہم گئی اپنی متوقع شامت کا سوچ کر، وہ چپ چاپ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھی شدید خوفزدہ تھی حزیفہ سے۔

"کس سے پوچھ کر تم نے اکیڈمی میں حاب کی؟؟؟"

ھزیفہ نے کرختگی سے دریافت کیا اور گاڑی اسٹارٹ کر مین روڈ پہ دوڑانے لگا۔

"بس۔۔۔۔میں۔۔۔۔دانی اور وفا کیلئے۔۔۔۔"

وہ نظریں ملائے بغیر حقیقت بیاں کر گئی۔

"دانی اور وفا کیلئے میں زندہ ہوں تمہیں انکی فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی۔۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کہ بولا۔ابھی صلہ مزید کچھ کہتی کہ اسکا موبائل بج اٹھا جو کہ حزیفہ نے اسکرین پہ جگمگ نمبر کو دیکھ کر فوری صلہ کے ہاتھ سے جھپٹا اور کال اٹھائی۔

"صلہ ڈیئر کہاں ہو تم؟؟؟"

"کیا گھر چلی گئی ہو؟؟؟"

"مجھ سے ملکر تو جاتی کم از کم یارا۔۔"

سارہ کا بھائی دوسری طرف کال پہ تھا اور کافی مایوس بھی تھا صلہ کے بغیر بتائے چلے آنے پر۔

"تھینک یو بڈی میری وائف کو اپنی بہن سمجھ کر اتنا خیال کرنے کیلئے، میں اپنی بیوی کو پک کر چکا ہوں، اور وہ کل سے اکیڈمی نہی آسکے گی!! خدا حافظ۔۔۔۔۔۔"

دوسری طرف موجود شخص کی ایک بھی سنے بغیر حزیفہ نے کچھ ہی دن قبل صلہ کو تحفتاً دیا قیمتی مالیت کا موبائیل فون ڈیش بورڈ پر دے مارا۔ صلہ اب کی دفع حزیفہ کے اس قدر شدید رد عمل پہ بھونچار ہے گئی۔

"تم میری بیوی ہو اور ہمیشہ رہو گی"۔۔

وہ حتمی فیصلہ کر چکا تھا جس کے متعلق اب صلہ کو سخت برہم لہجے میں آگاہ کر رہا تھا۔

"مگر یہ شادی تو ایک ایگریمنٹ تھا؟؟؟؟"

صلہ کے بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ خود کو حیرت سے نکال کر چیخی۔

"ایگریمنٹ ہاہاہا وہ ایگریمنٹ میں پھاڑ چکا ہوں اب باقی ہے تو صرف اور صرف نکاح نامہ"

وہ آج پہلی دفع اس قدر کرخت لہجے میں صلہ سے مخاطب تھا آج سے پہلے وہ کبھی غلطی سے بھی اسپر اونچی آواز سے گویا تک نا ہوا تھا مگر سارہ کے بھائی کی رنگین فطرت کو بھی وہ بخوبی جانتا تھا۔ صلہ کی معصومیت سے بھی وہ شدید خوفزدہ تھا وہ اسکے ساتھ ایک گھر ایک کمرے میں رات دن رہتا تھا صلہ کی اچھی اور بری ہر ایک عادت سے واقف ہو چکا تھا۔

"کیا جانتے ہے آپ میرے بارے میں؟؟؟"

"کیا آپکو پتا ہے میرا ماضی کیا ہے؟؟؟؟"

"کیا آپ جانتے ہیں کہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔"!!

صلہ روتے ہوئے اپنی بات کہنے کو تھی مگر گاڑی ایک انجان بنگلے کے سامنے رکتی دیکھ وہ پہلے تو حیران ہوئی مگر حزیفہ کو کسی کو فون کر کہ۔باہر آنے کا کہتے دیکھ جلدی سے اپنے آنسوں صاف کئے اور دوپٹہ برابر کیا سر پہ۔

"حزیفہ آپ اگر ایک اکیڈمی جوائن کرنے پر اتنا خفا ہو رہے ہیں تو تب کیا ہو گا جب آپکو علم ہو گا کہ میں پہلے بھی کسی کے نکاح میں رہے چکی ہوں؟؟؟"

"میں آپکو چاہنے لگی ہوں لیکن خوفزدہ ہو کہ آپ مجھے کہیں چھوڑ ہی نہ دیں یہ سن کر کہ میں پہلے بھی۔۔۔۔۔۔"

"ابھی میرے پاس کچھ وقت باقی ہے میں اپنے بہن بھائیوں کیلئے کچھ کر لونگی اس مختصر عرصے میں لیکن اگر جو آپکو علم ہو گیا تو شاید آپ مجھے گھر سے ہی نکال باہر کھڑا کرینگے اور پھر ہیں تو آپ بھی ایک مرد ہی بلاشبہ ابھی آپکو میں اچھی لگنے لگی ہوں لیکن جب آپکو حقیقت کا علم ہو گا تو میرا یہی وجود آپکو ناقابل برداشت ٹھہرے گا اور میں خود کیلئے کم از کم آپکی آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔"

وہ گہری سوچوں میں گم تھی لیکن ایک جانی پہچانی آواز سن کر وہ تو جیسے ہوش میں آکر ساکت ہی رہے گئی۔

"یار حزیفہ تو اندر تو آجا۔۔۔"

سمیر نے آفس کے کچھ کاغزات لینے کیلئے جیسے ہی گاڑی کے اندر جھانکا صلہ پہ نظر پڑتے ہی اسکے لب پھڑپھڑائے تھے۔

"صل۔۔۔لہہہہہ۔۔۔۔"

جبکہ حزیفہ دونوں جے چہرے کے اڑے اڑے تاثرات دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

ھزیفہ غصے میں باہر جارہا تھا اپنے ہائیر کردا وکیل کے پاس جب کاریڈور سے گزرتے ہوئے اسکا زوردار تصادم حریم سے ہوا جسکے ہاتھ میں ایک پرانی سی تصاویر کی البم تھی جو کہ فرش پہ جا گرنے کہ باعث کھل گئی تھی اور اندر موجود ایک تصویر نے حزیفہ کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی تھی۔

وہ جھکا تھا اور تصیر پر سے گرد صاف کر کہ جیسے سن ہی رہے گیا۔ سامنے موجود تصویر میں ۳ماہ کی بچی کسی آدمی کی گود میں شریر مسکراہٹ لئے ہوئے تھی جبکہ دوسری طرف موجود ایک لڑکی تھی جو کہ شاید تصویر میں موجود آدمی کی بیوی تھی کیونکہ اس عورت کے شانے پہ دراز ہاتھ اور عورت کی شرمگیں مسکراہٹ واضح بتارہی تھی کہ وہ اس شخص کی بیوی ہے اور یہی نہیں وہ اس مکمل گھرانے کو پہچان بھی چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ وہی گھرانہ تھا جو آج سے کچھ سالوں پہلے حزیفہ کے ماموں کے گھر کے بلکل برابر میں رہائش پزیر تھا لیکن پھر اچانک رات ورات کسی دوسری جگہ گھر لیکر ایسے شفٹ ہوا جیسے کسی نے بندوق کے زور پر خالی کروایا ہو۔۔

ان دونوں کے ساتھ موجود درمیانی عمر کی خاتون کو دیکھنے کے بعد وہ بغیر کسی دوسری بات کئے یہ دعوے سے کہہ سکتا تھا کہ وہ عورت کوئی اور نہیں اسکی ماں تھی۔

اگلی تصویر میں وہی سب لوگ تھے مگر ایک اور تقریباً ۱۱ سالا بچی اور ۱۴ سال کے بچے کا اضافہ تھا۔

"کون ہے یہ سب لوگ؟؟؟"

ھزیفہ کے لہجے میں کرب پنہا تھا وہ اپنے بدترین شک کی تصدیق چاہتا تھا۔

"یہ میری فیملی ہے۔۔۔"

"صبیحہ آپی، بھائی، مما، بابا اور میں۔۔۔"

"اور تم۔۔۔۔؟؟؟؟"

ھزیفہ کے زہن میں چھناکا ہوا کیونکہ تصویر میں موجود دو بچے تو اسکو یاد تھے اور انکے ماں باپ بھی لیکن تیسری اسکی اپنی ماں اور وہ بچی کون تھی؟؟؟ یہ اسکو نہیں معلوم تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ میں ہوں"

ھریم نے چھ ماہ کی بچی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"اور یہ۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

ھزیفہ ضپط کی کڑی منزلیں تہہ کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"یہ۔۔۔میری سگی ماں ہیں،انہی سے لیکر مجھے پالا گیا تھا۔۔۔"

ھریم نے الجھن بھری نظروں سے حزیفہ کو دیکھا جسکے چہرے کے تاثرات نا فہم ہو رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیرت انگیز طور پر حریم نے جس گھر کے آگے گاڑی رکوائی تھی وہ کسی اور کا نہیں بلکہ سمیر کا گھر تھا،صلہ بھی ساتھ تھی اور وہ بھی اتنی ہی حیران تھی جتنا کے حزیفہ،کیونکہ صلہ کی بھی دو روز قبل ادھر ہی سمیر سے ملاقات ہوئی تھی۔

حزیفہ شدید حیران تھا کہ آخر معجرا کیا ہے؟؟؟

زینی کی وجہ سے اس نے کبھی یہ جان لینے کی کوشش ہی نہیں کی کہ حریم کون ہے؟؟؟

کس خاندان سے ہے یا پھر اسکا ولی وارث کون ہے؟؟

جتنا کچھ پتا چلا تھا وہ سب حمزہ سے ہی پتا لگا تھا کہ وہ لے پالک ہے اور اس سب میں بے قصور بھی۔

اس وقت حزیفہ کا سارا کا سارا رجحان حمزہ اور زینی کی طرف مبزول تھا۔۔

"تم یہاں مجھے کیوں لیکر آئی ہو؟؟"

"یہ تو میرے بزنس پارٹنر سمیر کا گھر ہے۔۔۔"

حزیفہ نے کر خشگی سے کہا۔

"جی اچھا بھائی لیکن یہ میرے بہنوئی کا گھر بھی"۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھریم نے تھکے تھکے لہجے میں جواب دیا بہن اور بہنوئی کو لیکر بڑی سخت یادیں وابستہ تھی اسکی اور اب بھی وہ صلہ کا ہاتھ تھامے سہارے سے کھڑی تھی ابھی اسکو ہسپتال سے آئے اسکو زیادہ دن نہیں گزرے تھے۔اسلئے حد درجہ کمزوری کا شکار تھی۔

"تو یہ وجہ تھی حمزہ تمہاری خاموشی کی!!تم نے مجھے اس لئے حقیقت سے دور رکھا کیونکہ تم سمیر کو جانتے تھے ،تم یہ بھی جانتے تھے سمیر کے شئیرز ہمارے بزنس میں لگے ہوئے۔۔۔کاش تم مجھے اسی وقت سمیر کے اصل سے واقف کر یتے۔۔۔۔۔۔"

"لیکن ابھی بھی پانی سر سے نہیں گزرا۔۔۔۔جن لوگوں نے صلہ،تمہاری،زینی اور حریم کی زندگیوں سے کھیلا ہے میں انکو انجام تک جلد پہنچادونگا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھزیفہ کے زہن نے سب کچھ اس پر بڑی تیزی واضح کر ڈالا تھا۔لیکن اس سے پہلے وہ ھریم کی بہن سے ملنا چاہتا تھا جس کو اسکی ماں کے بارے مکمل علم تھا۔

حریم کے ساتھ وہ لوگ سمیر کے گھر میں موجود تھے۔

صبیحہ کے چہرے پہ صلہ کو دیکھ کر تاریکی چھاگئی تھی جبکہ صلہ اس نے لمحے میں بڑے اعتماد سے حزیفہ کا بازو پکڑا تھا۔کیونکہ وہ پہچان چکی تھی کہ سامنے موجود لڑکی وہی ہے جو سمیر کے ساتھ اسکی بہن بن کر آئی تھی رشتہ مانگنے۔

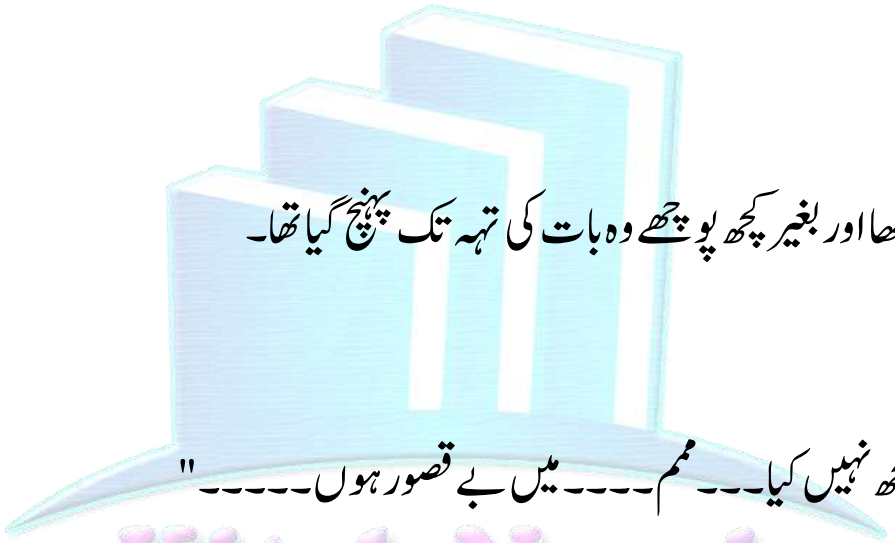

ھزیفہ نے صلہ کو دیکھا اور بغیر کچھ پوچھے وہ بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

"مم۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ممم۔۔۔۔میں بے قصور ہوں۔۔۔۔۔"

صبیحہ نے خوفزدہ لہجے میں حزیفہ کی طرف دیکھ کر کہا وجہ پچھلے دو دنوں میں وہ حزیفہ کی پاورز کا اندازہ لگا چکی تھی سمیر جیسے شخص کو اسنے دو دن میں تارے دھکا دئے تھے بزنس ہی ایسے دائو پیچ کھیلے تھے اسنے سمیر کے خلاف کہ وہ آج پولیس کے ہتھے چڑھ جانے کے خوف سے چھپتا پھر رہا تھا لیکن حزیفہ نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیل رکھی تھیں ایک گھنٹے قبل اپنے زرائع کا استعمال کرتے ہوئے سمیر کو حوالات کے اندر بند کروادیا تھا۔اس تمام معملے میں اسنے صلہ کا کہیں بھی نام تک آنے نا دیا تھا۔وہ اسکی عزت تھی اور اپنی عزت کی رکھوالی کرنا حزیفہ کو بہت اچھی طرح آتا تھا۔

"تمہاراوہ زلیل شوہر بھی بے قصور تھانا؟؟

، "دیکھ لووہ بھی ابھی ایک گھنٹہ قبل ہی جیل کی سیر کو بھیجا ہے اسکواب تمہاری باری ہے۔۔۔"

"مم۔۔۔میں سب بتادونگی۔۔۔"

صبیحہ نے کہتے کے ساتھ ہی سب کچھ اگل ڈالا۔۔کہ وہ سمیر کے ساتھ لڑکیوں کہ رشتے مانگتے تھے اور پھر باہر کے ملک لیجانے کا لالچ دیکر سمیر انکو کہاں غائب کرتا تھا؟؟

یہ حقیقت وہ خود بھی نہیں جانتی تھی، صبیحہ نے یہ بھی بتایا کہ وہ حریم کا بھی سودہ کر دیتے جو اگر صبیحہ کے اوپر انتقام لینے کا بھوت سوار نا ہوتا اپنے بھائی کا اور اسکیلئے سیدھی سادھی حریم بہترین مہرہ صابت ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ سب توتم نے وہ بتایا جو تمہیں بھی سمیر کا دیدار جیل میں کروائے گا اب زرا یہ بتاو یہ کون خوتوں ہے جلدی ورنہ تمہیں ابھی موت کے منہ دھکیل دونگا۔"

حزیفہ نے کہتے کے ساتھ ہی صبیحہ کو کر دن سے دبوچہ تھی جبکہ حریم نے صبیحہ کے ہاتھ کو پشت پر لیجا کر جکڑا تھا اور صلہ نے ایک زور دار کئی تھپڑ اسکے منہ پر جڑ ڈالے تھے ان دونوں کی وجہ سے آج وہ یتیم تھے۔

"یہ۔۔یہ ہمارے گھر رہا کرتی تھیں ایک روز ماما کی گاڑی صدر کے بازار کے سامنے سے گزر تب انکو یہ روڈ پہ بیحوش ملیں، انکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور انکی یاداشت چلی گئی تھی۔۔۔۔"

"اس دن سے ماما نے احساد حمدردی اور ثواب کے طور پر انکو اپنی بہن بنالیا تھا، میرے ماما بابا نے انکا بہت اعلاج کروایا تاکہ یہ ٹھیک ہو کر اپنے گھر چلی جائیں لیکن وقت گزرتا گیا اور وہ مزید اپنی یاداشت کھوتی گئیں اور پھر ایک دن اچانک دماغ کی رگ پھٹی اور وہ رضائے الہی سے جا ملیں اس وقت حریم محض ۵ سال کی تھی۔ ٹھیک چار ماہ اور دس ماہ تک وہ ہمارے ساتھ رہیں اور انکو ہم لالابی کے نام سے بلاتے تھے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھزیفہ کو لگا کہ آج اسکی تلاش مکمل ہوئی ورنہ وہ اپنی ماں کیلئے ہر ہر جگہ جا چکا تھا جہاں اسکو انکی موجودگی کا گماں ہوتا آج وہ پر سکون تھا۔ کئی سوالات کا جواب اسکو مل چکا تھا۔

"ایک آخری سچ اور بھی سن لیں!!میری تو تقدیر اب جیل ہی لیکن حریم۔۔۔۔۔۔حریم میری سگی بہن ہے، میں تمام تر کہانی جھوٹی بنائی تھی اور اب جو کچھ میں نے آپکو بتایا اسکا ایک ایک حرف سچ پہ مبنی ہے اور حریم کو پانچ سال تک لالابی نے ہی پالا تھا کیونکہ مما کہتی تھیں لالابی کا زہن حریم میں لگ جائیگا تو وہ شاید زندگی کی طرف واپس آسکے۔۔۔۔"

"آج سے تم میری بہن ہو حریم کیونکہ میری کے ماں کے ہاتھوں میں تم کھیلی ہو، تمہار چہرے میں مجھے اکثر میری ماں کی چھبی آتی تھی۔شاید یہی وجہ تھی کہ میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نا کر سکا۔۔۔۔۔"

حزیفہ نے یہ سن کر حریم کے سر پر دست شفقت دراز کیا۔حریم کو لگا آج حقیقتاً وہ حقیقی رشتوں سے جاملی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ھزیفہ اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ فائل کنورٹ کر رہا تھا رات کے نو بجنے کو تھے اور وہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر آرام دہ لباس پہنے بیڈ کے ارد گرد ڈھیر ساری دفتری فائلز بکھرائے کام میں مگن تھا۔

صلہ ہچکچاتے ہوئے جب کچن کے تمام امور سے فارغ ہو کر کمرے میں داخل ہوئی اس وقت حزیفہ کچھ دیر کیلئے بیڈ خکر اون سے سر ٹکائے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔صلہ سے وہ ناراضگی بھی جتا رہا تھا کہ اتنا کچھ وہ تنہا برداشت کرتی رہی۔

آج ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا مگر حزیفہ بس منہ پھلائے روٹھے صنم کی طرح صلہ کے سامنے گھوم رہا تھا۔

صلہ دبے قدموں چلتی حزیفہ کے بلکل سامنے جا کھڑی ہوئی اور بغیر آہٹ پیدا کئے یکٹک اس کو بس اپنی نظروں میں اتارتی رہی۔

اور پھر بیساختگی میں حزیفہ کے چہرے پہ جھک کر اسکی صبیح پیشانی پہ اپنی محبت کی پر حدت مہر صبت کر دی۔

جب بلکل ہی اچانک صلہ کی مرمری کلائی کو حزیفہ نے اپنے ہاتھ میں جکڑا تھا۔صلہ تو جیسے سر دپڑ گئی بیحوشی کے قریب جا پہنچی تھی،وہ تو یہی سمجھ رہی تھی کہ حزیفہ سو رہا ہے لیکن۔۔۔۔۔

اور پھر بیساختگی میں حزیفہ کے چہرے پہ جھک کر اسکی صبیح پیشانی پہ اپنی محبت کی پر حدت مہر صبت کر دی۔

جب بلکل ہی اچانک صلہ کی مرمری کلائی کو حزیفہ نے اپنے ہاتھ میں جکڑا تھا۔صلہ تو جیسے سر د پڑ گئی بیحوشی کے قریب جا پہنچی تھی،وہ تو یہی سمجھ رہی تھی کہ حزیفہ سو رہا ہے لیکن۔۔۔۔۔

"کیا؟"!

ھزیفہ نے تیوری چڑھا کر سخت لہجے میں کہتے ہوئے صلہ کو تیز نظروں سے دیکھا۔ایسا کرتے ہوئے حزیفہ کا دل تھوڑا سا سکڑا تھا مگر پھر دوبارہ صلہ کی خود پر بے اعتباری یاد آگئی۔

"مجھے اپنے ہوم ورک میں مدد کی ضرورت ہے۔"

وہ لرزتے لہجے میں نحیف سا عزر پیش کر رہی تھی،فلحال کچھ بن بھی نہیں پڑھ رہا تھا کہ کیا کہے۔؟؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کچھ نہیں کر سکتا!!تم ملٹی ٹیلنٹڈ ہو سب کچھ اکیلے ہی کر سکتی ہو،پھر بھلا میرے جیسا ادنی شخص تمہارے کیا کام آسکے گا؟؟؟۔"

ھزیفہ خفا خفا سے لہجے میں جواب نہیں دیا اور صلہ کے ہوائیاں آرے چہرے کو دیکھا۔

"آپ بڑے ہیں بہت!!"۔۔۔

دھت تیری کی صلہ نے نادانستگی میں ہی حزیفہ کہ دکتی رگ پہ پیر رکھا تھا۔

"میرے بڑے ہونے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟؟"

حزیفہ لڑاکا عورتوں کی طرح لڑنے مرنے پہ اتر آیا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔میرا مطلب ہے کہ آپکو مجھ سے زیادہ نالج ہے اسلئے آپ ہی میری میتھ میں کچھ مدد کر سکتے ہے۔"

وہ اب خود کو سنبھال چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں اس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

حزیفہ نے دوبدو نے مقابلہ کیا۔

"میں آپ کی مدد کے لئے یہاں آئی تھی، لیکن اب مجھے ضرورت نہی رہی آپکی۔"

وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی، حزیفہ کا یہ اکھڑا اکھڑا سا رویہ اسکو توڑ رہا تھا۔

"پھر تم یہاں کس لئے آئے ہو؟"

صلہ کے جواب پہ حزیفہ کچھ اور بھی تلخ ہوا۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے سارہ کا نمبر دیں

تا کہ میں اس سے پڑھائی میں مدد کرنے کے لئے بلا سکوں۔"

صلہ نے تو جیسے سارہ کا نام لیکر تابوت میں آخری کیل ٹھوک ڈالی تھی۔

"باہر نکل جاو".

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ نے غصے سے دلبر داشتہ ہو کر کہا وہ اب صلہ سے ایسی بچکانہ بات کی امید نہیں کر رہا تھا۔صلہ چاموشی سے دل پہ دکھ کے بادل لئے کمرے واک آوٹ کر گئی۔

صلہ گھٹنوں میں سر چھپائے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھی تھی،وہ اپنی بے بسی پر افسوس کرتی ڈرائنگ روم میں جا بیٹھی تھی اور چپ کے آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

ھزیفہ چند لمحوں بعد ہی اسکو ڈھونڈتا ادھر ہی نکل آیا تھا۔اس نے ڈرائینگ روم کا دروازہ بند کیا اندر سے اور اندر داخل ہوا.

صلہ کے کے سامنے لبوں پہ مسکراہٹ سجائے جا کھڑا ہوا اور اسکے پاس انچ بھر کے فاصلے سے صوفے پہ بیٹھ کر معنی خیز نگاہوں سے اسکو دیکھا۔

"آپ کب آے ہے؟؟؟؟۔۔۔"

اپنی پشت پہ مانوس لمس محسوس کرتی وہ یکدم چونکی تھی۔۔۔آنکھوں میں حیرت لئے وہ حد درجہ خفگی سے استفسار کر رہی تھی کڑے تیوروں کے ساتھ!!

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"دنیا میں آئے تو انتیس سال ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔تم سے شادی ہوئے چار ماہ اور پچیس دن۔۔۔۔۔۔اور قسمت تو دیکھو زرا ایک عدد بیوی کا شوہر ہو کر بھی اب تک چنو منو کی خوشخبری سنے سے محروم ہوں۔۔۔۔مجھ سے اچھا تو میرا چھوٹا بھائی فاسٹ فارورڈ نکلا۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حزیفہ اپنی ٹون میں واپس آ چکا تھا۔صلہ کی کمر کے گرد گہرا تند کرتا اسکی پشت پہ ڈھلکا دوپٹہ سائیڈ میں کر کہ حزیفہ نے صلہ کے ریشمی لانبے صوفے کو چھوتے شہد رنگ بالوں کو ہیئر بینڈ سے آزاد کروایا۔

"کیا میں نے کہا کہ آپ بیٹھ سکتے ہیں؟؟؟؟"

صلہ کے چہرے پہ گلابیاں بکھری تھیں ھزیفہ کی کہی بات سن کے،وہ خفت مٹانے کی بھرپور کوشش کرتی ناراضگی ظاہر کر رہی تھی۔

"میں نے نہیں پوچھا۔"

"میں تو حق سے اپنا حق وصول کرنا جانتا ہوں لٹل گرل۔۔"

اس نے آنچ دیتے لہجے میں صلہ کو آگاہ کیا..

"اب کیوں آئے ہیں؟؟؟"

"پہلے تو میری شکل بھی دیکھنے کے روادار نہیں تھے۔۔۔۔"

صلہ نے اسکی طرف سے اپنی توجہ پھیرتے ہوئے نروٹھے لہجے میں طنز کیا۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارے گلے شکوے ہی تو میں دور کرنے آیا ہوں۔۔۔۔اصولاً تو یہ ڈیپارٹمنٹ تمہارا تھا مگر یار اتم بھی کیا یاد رکھو گی کیسا سخی شوہر تمہارے متھے لگا ہے۔۔۔۔۔"

ٹھیک تین سیکنڈ بعد حزیفہ نے بغیر کچھ کہے صلہ کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اپنے ایک ہاتھ سے صوفے پہ دھکیل کر اسکو صوفہ پر دراز کیا تھا اور خود اسکے اوپر جھکا۔

وہ جو دُور رہ کر حرارتِ جاں بنا ہُوا ہے،

وہ شخص میرے قریب ہو گا تو کیا بنے گا_

حزیفہ کی جزبات سے بوجھل آواز میں کہے گئے اشعار اور کان کی لوح کو چھوتی نرم گرم سانسیں صلہ کے دل میں ہلچل برپا کر چکی تھیں، وہ بس دم سادھے بغیر کسی مزاہمت کے سامنے موجود دھوپ چھاہوں کے سہ مرد کو دیکھ رہی تھی اور دل ہی دل میں خدا کی شکر گزار تھی جس نے اعتبار کرنے والا اور اعتماد جیتنے والا شوہر اسکی قسمت میں لکھا تھا۔ یقیناً نہیں لازماً یہ اسکے ماں باپ کی ہی کوئی نیکی تھی جس کا پھل قدرت نے اسکو حزیفہ کی صورت میں ادا کیا تھا۔ بلاشبہ ہمارا ہر برا اور اچھا عمل ہماری اولاد کیلئے تحفہ ہوتا ہے جو ہمیں مکافات عمل کی صورت میں ملتا ہے جبکہ ہماری اولاد کو خوشی یا بد نصیبی کی صورت میں۔

"کہاں کھو گئی ہو؟؟؟"

"میں اتنا رومینٹک موڈ میں ہوں لٹل گرل اور تم ہو کہ چپ۔۔"۔

"اس نے مصلہ کے سرد پیروں پہ اپنے پیر سے شرارت کی۔

"میری مدد کریں".

صلہ نے دبی دبی سرگوشی کی جبکہ حزیفہ نے اسکے اس انداز پہ خشمگیں گھوری سے نوازہ،وہ اب بھی اسکے اوپر جھکا ہوا تھا اور صلہ کی دھڑکنوں کی آواز نے جیسے حزیفہ کے احساسات میں مزید تلاطم برپا کر ڈالا تھا۔۔

"کیا؟؟؟؟"

"میں ہوں مدد کیلئے حاضر کہو کیا لدمت کر سکتا ہوں"

وہ اسکی ناک میں پروئی بالی سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔صلہ کی ناک میں موجود بالی اسکے نوخیز حسن میں بھرپور سوگواریت پیدا کر رہی تھی اور ساتھ ہی حزیفہ کو اسکا استحاق بھرا جزبہ ابھارنے میں پیش پیش بھی تھی۔

"پلیز"..

اس نے لرزتے ہوئے کہا۔۔

"میرا بازو، میرا وجود تھوڑا سا دب گیا اور مجھے سانس بھی سہی سے نہی آ رہی۔۔۔"

"میرے بازو دکھ رہے ہیں آپکے وزن سے۔۔۔"

اسے تھوڑا سا شانوں پہ ہاتھ رکھ کر ہمت کر کہ صلہ نے کہتے ہوئے پرے کرنے کی نہیف سی کوشش کی۔

"جاری رکھو اپنی یہ کوشش لیکن لٹل گرل!! لیکن تم میری حرارت جاں بن چکی ہو تم سے دوری اب ممکن نہیں تمہیں محسوس کرنا میرا حق بھی اور فرض بھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کہتی ہو آپ پلیز چلے جائیں یہاں سے مجھے میرا ہوم ورک کرنا ہے۔۔۔"

وہ ہڑبڑائی۔۔

'ہمممم۔۔۔ہوم ورک۔۔۔'

"چلو آو میں تمہاری ہوم ورک میں مدد کرتا ہوں۔۔"

ھزیفہ شریر ہو رہا تھا تمام خود ساختہ حدود کی دیواروں کو گرا دینے کو تھا۔

"میں نے کہا تھا اس وقت میری مدد کریں ہوم ورک میں مجھے اب آپکی مدد نہیں چاہیئے۔"

صلہ نے بگڑے تنفس کے ساتھ کہا۔

"مگر مجھے تو اب تمہیں ہوم ورک کے ساتھ نیو ورک کیلئے بھی ریڈی کرنا ہے، تم پر بہت محنت کرنی پڑے گی لٹل گرل!! بلکل کوری ہو تم نئے پروجیکٹ کو ڈیل کرنے کیلئے۔۔۔۔۔۔"

وہ معنی خیزی سے کہتا صوفے سے اٹھ کر صلہ کو سنبھلنے کا موقع دئے بغیر اسکو اپنی پنہائوں میں بھر کر ڈرائینگ روم سے اپنے بیڈ روم میں لیکر آ چکا تھا اور کمرے میں آ کر بڑی احتیاط سے صلہ کو اسکے قدموں پہ کھڑا کیا تھا اور خود پلٹ کے کمرے کا دروازہ بند کرتا وہ پیار بھری نگاہوں سے صلہ کو دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کس پراجیکٹ کی بات کر رہے ہیں؟؟؟"

"مجھے تو کوئی پراجیکٹ نہیں ملا۔۔۔"

حزیفہ کے لمحہ بالمحہ قریب آتے قدم صلہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑا چکے تھے، اسکا خوبصورت و نازک سراپہ لرزش کی چادر اوڑھ چکا تھا۔

"ڈرو نہیں!! یہ میرا پروجیکٹ ہے، اسکی تیاری میں تمہیں پریکٹیکلی کرواونگا اور پہلی دفع میں ہی ایسا سمجھاونگا اور کر کہ دھکاونگا کہ تمہیں دوبارہ سمجھنے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔۔۔۔۔"

"مجھے نہیں چاہیئے آپکی کوئی مدد ودد کر لیا میں نے اپنا ہوم ورک۔۔۔۔۔"

"مگر مجھے تو تمہارا ہوم ورک کروانا ہے لازمی۔۔۔۔"

ھزیفہ نے مزید اسکے کچھ بھی کہنے سے پہلے اسکے لبوں کو قید کر لیا تھا۔۔۔

رات دھیرے دھیرے خوشی سے دو دلوں کے ملن پہ جھومتی جھامتی سرکتی جا رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم نے مجھے کیا بلایا تھا گزری شب زرا بتاو گی؟"

حزیفہ شاور لیکر نکلا تھا حسب حال بس ٹراوزر میں ملبوس، شرٹ سے بے نیاز اور ٹاول کو لاپروائی سے استری اسٹینڈ پہ پھینکتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے موجود اپنی لٹل گرل کے چہرے کے شرمیلے تاثرات کو انجائے کرتا عین اسکی پشت پہ جا کھڑا ہوا اور اپنی تھوڑی اسکے شانے پہ ٹکاتے ہوئے اسکو اپنے حصار میں لیا۔۔

حزیفہ کی گہری آواز نے صلہ کے وجود گداز سی لرزش پیدا کی، رات کے تمام مناظر ایک دفع پھر نگاہوں کے سامنے رقص کر اٹھے، ہمت ہی نا کر پا رہی تھی وہ ان لمحات میں حزیفہ سے سامنا کرنے کی۔

وہ ایک پل میں اسکا رخ اپنی طرف پھیر کر اسکو گود میں اٹھا کہ ڈریسنگ ٹیبل پہ بٹھاتا صلہ کے ارد گرد شیشے پہ ہاتھ رکھ کر اسکے فرار کی تمام راہیں مسدود کر گیا تھا، خود سے خود تک اسکو محدود کر چکا تھا۔۔

لمحوں نے فضاء میں ایک فسوں سا بھر ڈالا تھا جیسے کوئی سحر پھونکا ہو۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہو کیا تھا مجھے یا پھر اقرار کرو کہ میں بھی تمہاری حرارت جاں بن گیا ہوں؟؟؟؟"

"جائنٹ....(giant)!"

صلہ نے خلوت کے لمحات میں کہا ہوا جملہ کانپتے ہوئے دہرایا بحر حال اقرار محبت کرنے کی اس میں ہمت نہ تھی، وہ رات میں ہی بڑے مشکل سے حزیفہ کی جسارتیں سہہ سکی تھی کجا کہ اب۔۔۔۔۔۔

"ھنہہ۔۔۔۔۔۔تو تم اقرار نہیں کرو گی؟"

ھزیفہ نے اس کے مخملی سراپے پر پھر پور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا.

"آپ میری روح تک کو تسخیر کر چکے ہیں، میں اقرار کرتی ہوں اپنے رب کو حاضر ناظر جان کر کہ آپ میری بن چکے ہیں۔۔۔۔"

"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حذیفہ نے صلح کی آنکھوں سے جھانکتی سچائی کو دیکھ کے مسرور ہو کر اس کی کشادہ پیشانی پر اپنے لبوں کو رکھ کے محبت کی ایک اور مہر ثبت کی.۔۔۔۔

"کیا تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟؟؟"

ھزیفہ نے حیرت سے صلہ کو دیکھا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور پھر ایک نظر سمیر کو جو اب نارمل ایکسپریشن چہرے پہ سجائے کھڑا تھا۔

"ھزیفہ پلیز یہاں سے چلیں"

صلہ کی آواز میں نفرت گھلی ہوئی تھی جو حزیفہ کو واضح محسوس ہوئی۔

"ارے حزیفہ تم نہیں جانتے کیا کہ صلہ میری منکوحہ رہے چکی ہے"

صلہ کے چہرے پہ شاطرانہ نظر ڈال کر سمیر نے ہلکے پھلکے لہجے میں سچ آشکار کر دیا تھا حزیفہ پر۔ جبکہ صلہ وہ تو بس خاموش ہی رہے گئی تھی جس سچ کا سامنا کرنے سے وہ خود خوفزدہ تھی وہی سچ آج سر آم اسکے شوہر کے سامنے آچکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا واہیات قسم کی بات کی ہے تم نے سمیر! میں تمہاری جان لے لونگا ایک لفظ بھی اگر مزد صلہ کی زات کیلیئے تمہارے منہ سے ادا ہوا تو۔۔"

حزیفہ نے اتر کہ گاڑی کا دروازہ زور سے مارا اور سمیر کا گریبان پکڑے اس پر پل پلا۔

"واہیات بات نہیں کر رہا میں تم سے، میں نہیں جانتا تمہارے ساتھ موجود لڑکی تمہاری کیا لگتی ہے مگر میرے پاس صبوت ہے اپنی بات کی سچائی کا۔۔۔۔"

سمیر نے زہر خند لہجے میں اپنے گریبان کو چھڑواتے ہوئے آخری حربہ بھی استعمال کیا یہ سوچے بغیر کہ اسکے پاس موجود نکاح نامہ جعلی ہے اور حزیفہ لمحوں میں وکیل کے زریعے اسکو جیل کی ہوا کھلوا سکتا ہے لیکن سمیر تو جیسے ہاتھ سے نکلی قیمتی شہہ کو دیکھ کر سوچ بوجھ ہی کھو بیٹھا تھا۔

"نہیں جانتا تو جان لے یہ لڑکی میری بیوی ہے سمجھا تو! اور مجھے کسی صبوت کی ضرورت نہیں ہے، یہ تو سمجھ لے اچھی طرح۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھاڑ میں گیا صبوت تیرا اور میں تجھ سے سارے بزنس کے بھی تعلق ختم کرتا ہوں بہت جلد تجھ سے تو اب میرے وکیل کی ملاقات ہو گی۔۔۔۔"

صُلہ کے معملے میں وہ ایسا ہی تھا حد درجہ محتاط اور۔۔۔۔۔

"حزیفہ میں آپکو سب کچھ سچ سچ بتادونگی بس آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں۔۔"

صلہ نے گھر پہنچ کے حزیفہ کے کمرے میں جاتے ہی خود بھی کمرے کا رخ کیا اور دروازہ بند کر کہ دھیمے لہجے میں گویا ہوئی۔ آنکھیں راستے بھر رونے سے سرخ ہو چکی تھیں۔

"کیا میں نے تم سے کسی قسم کی سفائی مانگی ہے؟؟؟"

حزیفہ اضطرابی انداز میں ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے قدرے نرمی سے گویا ہوا۔

"پلیز حزیفہ مجھے معاف کر دیں۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے آپکو سچ بتا دینا چاہیئے تھا پہلے ہی تو آج شاید آپکا اعتماد مجھ پر سے ناٹوٹتا!!مجھے معاف کر دیں میں نے آپکا بھروسہ ٹوڑًا الا۔۔۔۔"

'صلہ میں تمہارے آج پہ اعتماد کرتا ہوں، تم میرا آج ہو اور آنے والا کل بھی۔۔۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔"

"مجھے افسوس اس بات کا نہیں ہے کہ تم۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ تم کاش مجھے اس قابل سمجھ لیتی کہ اپنے اوپر گزری بری یادوں کا سلسلہ مجھ سے جوڑ دیتی۔۔۔۔۔"

"اسکے بعد صلہ نے اپنا دل حزیفہ کے سامنے کھول کر رکھ دیا سمیر کے متعلق ایک ایک بات اسکے گوش گزار کر دی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں اس زلیل شخص کو عبرت کا نشان ضرور بناونگا اور تم آئندہ مجھ سے کچھ چھپانے کی غلطی مت کرنا۔"

وقت کا کام ہے گزرتے چلے جانا پر زینی کو لگتا تھا کے وقت جیسے تھم سا گیا ہے اس کا نواں مہینہ اپنے اختتام کو تھا کسی بھی وقت اس کی ڈیلوری ہو سکتی تھی، اس کے خوبصورت چہرے پر اداسی نے مستقل اپنا ڈیرہ جما لیا تھا۔خالہ اور احتشام بلاشبہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے کبھی کبھی وہ بہت شرمندہ بھی ہو جاتی تھی۔آج بھی احتشام

اسے اسلامک سنٹر چھوڑ کر گیا تھا وہ ادھر آ کر عبادت میں مشغول ہو کر کچھ دیر کے لیے اپنے سارے غم بھول جاتی تھی۔

احتشام زینی کو اسلامک سنٹر چھوڑ کر گھر واپس آیا تو سامنے ہی اس کی امی کچن میں رات کے کھانے کی تیاری کرتی نظر آئیں۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔"

"وعلیکم السلام بیٹا، چھوڑ آئے زینی کو؟؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی امی بس ابھی دو گھنٹے تک پک کر ونگا آپ بتائیں یہ کس کی دعوت کا اہتمام ہو رہا ہے؟؟" وہ کچن کاؤنٹر پر گوشت سبزیوں وغیرہ کے پیکٹ دیکھ کر حیرانگی سے پوچھ رہا تھا

"احتشام بیٹا میں نے حذیفہ کو زینی کی حالت بتائی تھی تم خود بھی تو دیکھ رہے ہو اس بچی نے تو لگتا ہے جیسے جینے کی آس ہی چھوڑ دی ہے ایسے وقت میں حذیفہ ہی اسے سمجھا سکتا ہے۔۔۔۔" وہ رسان سے بولیں

"تو کیا؟؟؟"

"ہاں بیٹا حذیفہ آج لندن پہنچ رہا ہے ان شاءاللہ رات کے کھانے پر وہ ادھر ہی ہو گا۔۔۔"

"ہمم ٹھیک ہے یہ آپ نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے لیکن اگر انہوں نے زینی کو پاکستان لے جانے کی کوشش کی تو میں ایسا نہیں ہونے دونگا۔۔۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولتا ہوا کچن سے باہر نکل گیا۔

"حذیفہ میں نے آپ کی ساری پیکنگ کر دی ہے پھر بھی آپ چیک کر لیں اگر کچھ رہ گیا ہے تو بتا دیں۔۔۔"

صلہ نے سوٹ کیس بند کرتے ہوئے اداس لہجے میں کہا اسکا بھی شدید دل تھا حزیفہ کے ساتھ جانے کا کیونکہ یہ پہلی دفع تھی جب اسکو حزیفہ کے بغیر دن کاٹنے تھے جو کہ اسکیلئے سوہان روح تھا۔

"ادھر آؤ"

حذیفہ نے صلہ کے چہرے کی اداسی کو نوٹ کرتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا وہ جانتا تھا اسکی معصوم بیوی اسکے نغیر نہیں رہے سکتی صلہ کی اتری صورت دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ بن موسم برسات گرج چمک کے ساتھ برسات ہونا ہی چاہتی ہے۔

"اگر تم مجھے اس طرح اداس ہو کر بھیجو گی مجھے سات سمندر پار، تو میرا دل کسی کام میں نہیں لگے گا اور پھر اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم بھی میرے ساتھ چلو یا پھر میں زینی کے پاس جاتا ہی نہیں ہوں کہہ دونگا کہ بھئی تمہاری بھابھی آنے نہیں دے رہی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شرارت سے اس کی ناک دباتے ہوئے بولا۔

"اللہ حذیفہ آپ بھی!! میں نے بھلا آپ کو کب روکا ہے۔۔۔" وہ تلملا کر دور ہٹی حزیفہ کے شانے پہ خفگی سے کئی مکے جڑ ڈالے۔

"تو پھر یہ منہ کیوں پھولا ہوا ہے۔۔۔ مجبوری ہے تمہارے فرسٹ ائیر کے پیپرز ہو رہے ہیں ورنہ تم لازمی میرے ساتھ ٹنگتی لٹل گرل"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

س نے ابرو اچکا کر پوچھا اور ساتھ ہی صلہ کو زچ کرنے کی پوری کوشش کی۔صلہ کا حال حزیفہ کی محبت میں ایسا ہو چکا تھا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی اسکیلئے حزیفہ سے دوری ناممکن تھی آفس سے آنے کے بعد وہ اسکے ارد گرد سائے کی مانند منڈلاتی رہا کرتی۔حزیفی اسکو ایلفی کہتا اور وہ چڑھ کر خود ہی ناراض ہو جاتی مگر جیسے ہی حزیفہ جان بوجھ کر

کہیں کسی کام سے باہر جانے کا کہتا توصلہ میڈم اس سے پہلے گاڑی میں پائی جاتیں۔وہ دونوں ایک دوسرے کی ہمسفری میں بہت پیارے دن گزار رہے تھے۔

"اب آپ پہلی بار دور جارہے ہیں تو ظاہر ہے دل تو اداس ہو گا نا؟؟"

"یا اس پر بھی کوئی پابندی ہے؟؟"

وہ روٹھے ہوئے لہجے میں بولتے ہوئے آنکھوں میں نمی لئے کمرے سے باہر نکلنے کو تھی مگر حزیفہ نے لمحوں میں اسکے کنر کے گرد حصار مضبوط کیا تھا۔

"اس طرح سے مت ناراض ہو جان حزیفہ !!میرے لئے سات سمندر پار جانا مشکل ہو جائیگا۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بہت مشکل سے ایسا کر رہا ہوں میرے لئے بھی تمہارے بغیر ایک پل گزارنا بہت بڑا تجربہ صابت ہو گا۔۔۔"

وہ اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر صبت کر اسکو خود می بھینچ مکمل بھینچ چکا تھا۔

فلائٹ میں چند گھنٹے باقی تھے حذیفہ نے جلدی جلدی اپنا سارا سامان ایک بار اچھی طرح سے چیک کیا اور کچھ دیر بعد صلہ اور جفا اور دانی کو خدا حافظ کہتے ہوئے ائیر پورٹ کیلئے روانہ ہو گیا۔

جانے سے پہلے اس نے سب کو سخت ہدایات دی تھی کہ حمزہ کو کچھ نہیں بتانا ہے ویسے بھی حمزہ حریم کو لیکر اس قدر پریشان تھا کہ اسے زینی یا اس کی پریگنینسی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے جب وہ لندن ائیر پورٹ پر اترا کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر باہر آیا تو سامنے ہی خوبرو سا احتشام اس کا انتظار کر رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم حذیفہ بھائی۔۔۔" وہ بڑے پر جوش انداز میں اس سے گلے ملا

"وعلیکم السلام!! تم ادھر کیسے؟؟ میں نے تو خالہ کو منع کیا تھا کہ سرپرائز دونگا۔۔۔" حذیفہ نے شکایت کی

"بھائی مجھے بھی امی کی کچن میں پھرتیاں دیکھ کر شک ہوا تھا اور بیفکر رہیں زینی کو کچھ نہیں پتا ابھی اسے ہی گھر چھوڑ کر سیدھا ادھر آیا ہوں تا کہ راستے میں آپ سے اپنی کچھ پرسنل باتیں بھی کر لوں۔۔۔"احتشام سنجیدگی سے بولا

"شیور کیوں نہیں۔۔۔"حذیفہ خوشدلی سے بولتا ہوا اس کے ساتھ گاڑی تک آیا ان دونوں نے سامان ڈگی میں رکھا اور گھر کیلئے روانہ ہو گئے

"احتشام تم کیا بات کرنا چاہتے ہو؟؟"حذیفہ نے سنجیدگی سے گاڑی چلاتے ہوئے احتشام کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حذیفہ بھائی آپ کو شاید یہ سب برا لگے لیکن پلیز کھلے دل سے سوچیئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"احتشام نے زینی کی حالت اس کا حمزہ کے پاس نہ جانے کے فیصلے سے لیکر اپنے دلی جذبات زینی کو لیکر ایک ایک بات حذیفہ کے گوش گزار کر دی

"بھائی وہ اکیلی کمزور لڑکی اس معاشرے میں سروائیو نہیں کر سکتی اور پھر اس سب میں اس معصوم بچے کا کیا قصور ہے؟؟میں زینی کو اور اس کے بچے کو اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔۔"گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے احتشام نے اپنی بات مکمل کی

"ہمم!!"حذیفہ کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں رقص کر رہی تھی وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر چلا گیا

زینی چپ چاپ خاموشی سے ٹی وی پر نیوز چینل لگائے ہوئے غائب دماغی سے بیٹھی ہوئی تھی جب اس کے کانوں میں مین ڈور کھلنے کی آواز سنائی دی اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو شاکڈ سی رہ گئی

"زینی گڑیا!!میرا بچہ۔۔۔۔"حذیفہ نے اسے پکارا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چونک کر تیر کی طرح حذیفہ کی سمت بڑھی اور اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی نہ جانے کب کا رکا ہوا لاوا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں نکل رہا تھا

نہ سلام نہ دعا بس وہ چھوٹے بچوں کی طرح اسے کے سینے سے لگی روئے جا رہی تھی وہ تو بس حیرت سے زینی کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی یا سکون کا تاثر نہیں تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے برسوں کی بیمار ہو۔وہ

وہی کھڑے کھڑے زینی کیلئے اس کی خوشیوں کے لئیے فیصلہ کر چکا تھا۔بس اب اس پر عملدرآمد کرنا تھا اور اس بار اس نے زینی حمزہ دونوں سے سختی سے اپنی بات منوانے کی ٹھان لی تھی

اس کی فطرت میں خود غرضی شامل تھی

اور اسے اپنی خوشیاں مجھ سے زیادہ عزیز تھیں

اس نے اپنی خود غرضی اور خوشیوں کی خاطر

اپنے سارے کے سارے موسم بدل لیئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساری رات تکلیف میں گزار کر ایک ننھا سا گلگوتھنا سا بچہ اس کی گود میں تھا یہ بچہ ہو بہو حمزہ کی کاپی تھا زینی کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر ماضی گھوم رہا تھا جب احتشام نے اس کی گود سے بچے کو لیا

"خبردار جو میرے بیٹے کو دیکھ کر تم نے رونا دھونا مچایا۔۔۔"وہ پیار سے بچے کا ماتھا چومتے ہوئے بولا

"احتشام ٹھیک کہہ رہا ہے زینی!!دیکھو تو اللہ نے تمہیں کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے خبر دار جو تم نے ایک بھی آنسو بہایا۔۔۔"حذیفہ نے ٹوکا

خالہ سارے ہسپتال کی نرسوں کا منہ میٹھا کرانے میں لگی ہوئی تھیں۔احتشام زینی اور بچہ ایک پرفیکٹ فیملی کی جیتی جاگتی تصویر لگ رہے تھے

تین دن بعد زینی کو ہسپتال سے ریلیز کیا گیا وہ گھر آئی تو حذیفہ واپس پاکستان جانے کے لئیے تیار کھڑا تھا

"بھائی ابھی تو آپ آئے تھے اتنی جلدی واپس جا رہے ہیں"زینی نے حذیفہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی شکوہ کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹا ابھی جا کر مجھے کچھ اہم کام کرنے ہیں اور تم ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔"اس نے زینی کو ساتھ بٹھایا

"زینی میں جو کہہ رہا ہوں اسے بہت غور سے سننا،ساری زندگی اس طرح سے اکیلے نہیں گزاری جا سکتی ہمارا تو مذہب بھی کہتا ہے ہے کہ کہ لڑکیوں کی شادی وقت پر کرو اور بیوہ،طلاق یافتہ کی شادی میں جلدی کرو۔۔۔"

"پر بھائی میں بیوہ یا طلاق یافتہ تو نہیں ہوں۔۔۔"زینی نے زخمی لہجے میں کہا

"میں تمہارے سامنے دو راستے رکھتا ہوں ہو یا تو تم حمزہ سے طلاق لو اور احتشام کے ساتھ اپنا گھر بساؤ، یقین کرو وہ تمہیں بہت چاہتا ہے، میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیئے عزت محبت دیکھی ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا لیکن اگر تمہارا دل نہیں مانتا تو پھر تمہیں حمزہ کی زندگی میں واپس جانا ہو گا جو کہ میں ہر گز نہیں چاہتا لیکن تمہاری خاطر یہ کڑوا گھونٹ برداشت کر لونگا۔اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے اور تمہیں ابھی یہ فیصلہ کرنا ہو گا ۔۔۔"وہ نرمی سے بولتے بولتے سخت ہوا

"بھائی مجھے سوچنے کا وقت تو دیں۔۔۔"زینی کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں

"ایک سال!!پورے ایک سال سے تمہیں سوچنے کا موقع ہی دیا ہوا تھا اب مزید اور نہیں جلدی سے اپنا فیصلہ سناؤ۔۔۔"وہ جانتا تھا کہ زینی کے ساتھ سختی کی ضرورت ہے

"ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ چاہیں۔۔۔۔"وہ سر جھکا کر آنسو پیتے ہوئے بولی

"اللہ بہتر لیکر بہترین سے نوازتا ہے، تم مینٹلی تیار رہو میں جاتے ہی اس سے سائن کرواکر طلاق کے پیپرز بھجوا دونگا اور تمہاری عدت کے بعد احتشام سے نکاح کی تقریب خود ادھر آکر انجام دونگا۔۔۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

اسے بعض لمحے بہت دکھ محسوس ہوتا تھا زینی کی اتنی سچی اور مخلص محبت سے دور ہو جانے کا دکھ، اپنے باپ جیسے بھائی کے ناراض ہو جانے کا دکھ، بعض اوقات تو وہ اس قدر ڈیپریشن کا شکار ہو جاتا کہ تنہائی میں بیٹھ کر بری طرح سے رونے لگتا تھا لیکن یہ سب اس کا اپنا کیا دھرا تھا اس کی وجہ سے ہی آج حرم بھی خوش نہیں رہ پاتی تھی حرم کے دل میں بھی چور چھپا تھا کہیں نہ کہیں غلطی تو اس کی بھی تھی جو اس نے ایک شادی شدہ آدمی کی زندگی میں قدم رکھا اس کا ضمیر اسے کچوکے لگاتا رہتا تھا وہ دن بدن کمزور رہنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ ابھی آفس سے گھر آیا ہی تھا کہ گھر کی بیل بجی وہ دروازے تک گیا اور حذیفہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا

"بھائی آپ۔۔۔۔"

"اندر آنے کا نہیں کہو گئے۔۔۔"

"آپ آئیں پلیز آئیں۔۔۔۔"وہ بوکھلا کر ایک طرف ہوا

حذیفہ ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھ گیا تھا حمزہ چپ چاپ بس خاموشی سے اپنے بھائی کو دیکھے جا رہا تھا جب حذیفہ نے جیب سے طلاق کے پیپرز نکال کر اس کی سمت بڑھائے

"بھائی یہ کیا ہے۔۔۔"حمزہ نے پیپرز کو الٹ پلٹ کر دیکھا

"یہ تمہارے لیئے اپنی غلطیاں سدھارنے کا آخری موقع ہے تم ان پر سائن کر کے واپس گھر آسکتے ہو ورنہ بات کورٹ تک جائیگی۔۔۔"حذیفہ سنجیدگی سے بولا

"کیا!!کیا آپ مجھے اس کے بعد معاف کر دینگے؟؟کیا آپ مجھے اپنے گلے لگا لینگے۔۔۔۔"وہ ترسے ہوئے لہجے میں بولا

"ہاں۔۔۔"

اس ایک ہاں میں حمزہ کا سکون چھپا ہوا تھا اس نے خاموشی سے زینی کی آزادی کے پروانے پر دستخط کر دیئے۔۔

ہر ایک زی روح دوسرے مواقع کا مستحق ہے،

لیکن ایسا کرنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے جب آپ جانتے ہوں کہ آپ کو کسی کی محبت بار بار اپنی آہٹ سنانے، احساس دلائے اور تڑپ محسوس کرانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور آپ اس مقدس محبت کو محسوس کر کہ بھی اس شخص کی تڑپ اور شدت کے باوجود بھی نظر انداز کرنا ایسا ہے جیسے جانتے بوجھتے خدا کی دی ہوئی خوشیوں کو ٹھکرانا وہ بھی ایک ایسے فرد کیلئے جس کو صرف آپ نے چاہا ہو اور بڑی بے لوث محبت کی ہو۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن سب بیکار گر جب محبت ہی یکطرفہ ٹھہرے۔۔۔!

"ہر وہ شخص جو ضرورتوں کے وقت کسی پل بھی محبت کو قربان کر دے وہ چاہت دینا تو دور کی بات آپکو تحفظ بھی در حقیقت نہیں دے سکتا۔۔۔"

اپنے احمق دل کو سمجھا بجھا کر ہمیں ایک نئ زندگی کی شروعات کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ رب العزت کی دی گئ نعمتوں سے منہ موڑ کر اپنی من مانی کرنا دنیا اور آخرت دونوں میں ہی ماسوائے رسوائی کے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

آپ گر جواب بھی کسی پہ اپنی بے لوث محبت لٹا دینے کے بعد فریب کھا کر بھی چاہے جانے کے انتظار کی پلصراط پہ چلکر انتظار کا تویل سگر راہ داری عبور کرنے کی تگ و دو میں ہے تو یقین جانیئے ناممکن ہونے کا انتظار کرنا کم عقلی ہے۔

وہ ٹوٹ گئی تھی اور وہ افسردہ تھا!..

ماضی میں قسمت نے ان دونوں کو کت پتلی کی مانند نچایا تھا۔

ایک یکطرفہ محبت کے ہاتھوں مجبور اپنا دل کسی کے قدموں تلے بے دردی سے کچلا پڑا اپنے لٹ پٹنے پر بین کر رہا تھا اور دوسرے کا کوئی اشارہ نہیں تھا وہ اس محبت کے پیچھے بھاگ رہا تھا جو پہلے ہی کسی اور کو اپنا من مان کر سب کچھ لٹائے ہار کر بری طرح مات کھائے بیٹھی اپنی کوک میں پلنے والی نئ زندگی کیلیئے خوشیوں کا سامان تک نہیں کر پا رہی تھی۔ لیکن کوئی تھا جو اس سے اس قدر بے مایا محبت کرتا تھا کہ اس سے جڑی اسکی زندگی کیلیئے بھی حراساں تھا۔

سارے راستے بھر زینی کچھ نہیں بولی تھی آج ان دونوں کا نکاح ہوا تھا لیکن زینی دلہن کے روپ میں احتشام کے پہلو میں بیٹھی اس نئے اور پیارے رشتے میں بندھنے کے باوجود چپ چپ تھی یا شاید اپنے ۴ ماہ کے بیٹے صفیان کو مس کر رہی تھی جو کہ خالہ کے پاس تھا اور ان سے زینی سے زیادہ انسیت رکھنے لگا تھا وجہ احتشام اور اسکی امی (خالا) کا زینی اور صفیان پر بے لوث محبت نچھاور کرنا تھا...

"زینی تم اب زینش احتشام بن چکی، تمہارے لبوں پر سے کبھی مسکراہٹ نہیں سمٹنی چاہیئے!!اس کو تم میرا حکم سمجھو یا مان سے کہی بات لیکن اب سے تم میری پابند ہو.....۔"

"تمہاری آنکھوں میں آج سے بلکہ ابھی اسی وقت سے صرف طمانیت کا احساس جھلکنا چاہیئے۔۔۔۔"

وہ ابھی باہر گاڑی سے جھانکتے بھاگتے دوڑتے مناظر دیکھنے غرق تھی یا شاید احتشام سے گریزاں تھی، نئے بنے رشتے سے احتشام سے اسکو جھجک سی محسوس ہو رہی تھی لیکن احتشام کے گھمبیر اور حد درجہ سنجیدہ لہجے میں کہی بات پہ خود کو اسکی طرف رخ پھیرنے سے خود کو نہیں روک سکی...

احتشام جانتا تھا کہ اس کی سخت لہجے میں کی گئی باتوں نے زینی تکلیف دی بہت مگر زینی کو مکمل اپنی طرف راغب کر خوشیوں بھری نئی زندگی کی طرف لانے کیلئے احتشام کا کچھ روب دار رویہ اختیار کرنا بہت ضروری تھا کیونکہ زینی جس فیس سے گزر رہی تھی وہ ان حالات میں خود کو بس کی خود ازیتی کے خول میں لپیٹتی چلی جا رہی تھی...

اسے زینی کو پریشان دیکھ کر برا لگا لیکن ابھی نرمی برتنے کا مطلب تھا کہ کچھ لمحوں قبل کہی باتکا اثر زائل کرنا۔ اور وہ یہ ہرگز نہیں چاہتا تھا، بس ادی لئے وہ بغیر مزید کچھ بھی کہے مسرور سا گاڑی چلانے میں خود کو مصروف ظاہر کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر میں.. وہ گھر پہنچ گئے...

احتشام کار سے اتر کر آیا دوسری طرف.. اس نے دروازہ کھولا اور زینی کو باہر ہاتھ بڑھا کر سہارا دیکر گاڑی سے اتارا زینی کا مخروطی ہاتھ اب بھی گاڑی سے اتر جانے کے بعد احتشام کے ہاتھ میں ہی تھا جبکہ زینی اس پر تو جیسے احتشام کے بدلے بدلے لب و لہجے کے باعث شدید گھبراہٹ نے اپنا حصار تنگ کر ڈالا تھا...

خالہ نے بڑھ کر سن دونوں کا استقبال کیا تھا اور ننھے صفیان کو دیکھتے ہی احتشام نے بے قرار ہو کر بے ساختہ اپنے بازوؤں میں ماں سے لیکر بھرا تھا اور سینے لگا کر اسکی حرارت کو اپنے دل کی دھڑکن سے محسوس کرتا چند لمحوں

کیلئے ہی سہی مگر وہ سب دکھ اور تلخیاں بھلا چکا تھا۔زینی نے یہ منظر بہت محبت سے دیکھا ایسے جیسے ان حسین لمحات کو اپنی نگاہوں میں قید کرنا چاہ رہی تھی عمر بھر کیلئے۔۔۔۔

"لاو اسکو مجھے دیدو تم لوگ آرام کرو تھک گئے ہو گے"۔

خالہ نے آگے بڑھ کر صفیان کو لینا چاہا لیکن احتشام نے اس سے اٹھکیلیاں کرتے ہوئے ماں کو نرمی سے انکار کر دیا۔

"یہ میری سانسیں ہے، اسکے وجود سے تو میری تھکان اترتی ہے اور آج تو میرے لئے بہت بڑا دن ہے جب صفیان اپنی ماما سمیت میرے کمرے سوئے گا کیونکہ آج۔سے پہلے کبھی صفیان آپکی اور اپنی ماما کی غیر موجودگی میں رات میں میرے پاس نہیں سویا اور اگر میں زبردستی سلا بھی لیتا ہوں تو محترم تھوڑی دیر بعد راہ فرار کے طور پر مجھسے غداری کر کے بھوک کے بہانے سے اپنی ماما کے پاس دادو کے زریعے پہنچ جاتے تھے اپنی۔۔۔۔"

احتشام نروٹھے پن سے ننھے صفیان سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے واقعی وہ اسکی ناراضگی اور چھڑ چھاڑ کو انجوائے کر رہا ہو۔

احتشام کے اس پیارے انداز پر خالا سمیت زینی بھی مسکرا دی۔

احتشام نے بیڈ روم میں آکر دروازہ بند کیا ہی تھا جب پہلی نظر صفیان پر پڑی جو بیڈ کے بیچ و بیچ ایسا سو رہا تھا جیسے زینی کا باڈی گارڈ ہو۔صفیان کے ایسے سوئے ہوئے انداز پر احتشام کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ بکھر گئی،

ادھر ادھر جائزہ لینے کے بعد اسکو اندازہ ہو چکا تھا زینی ڈریسنگ میں جا گھسی تھی۔اسکی جھجک اور بوکھلاہٹ دیکھ کر بے ساختہ اسکا دل کیا کہ وہ زینی کو اپنے سینے سینے سے لگا کر بس پو د خود سے خود تک محدود کر دے۔

شرم وحیاء کے سب ہی پردے گرا ڈالے لیکن۔۔۔۔

"یار صفی!!تو ایسے پڑا ہے بیڈ کے بیچ و بیچ جیسے میں تیری اس نک چڑھی ماما کو سونے نہ دینے کی رات بھر قسم کھا کر کمرے۔میں آیا ہوں۔۔۔۔۔"

"لگتا ہے تو بڑا ہو کر پاکستان کی مارخور فوج میں بھرتی ہو گا اور بارڈر پہ ایسا ہی بیچ و بیچ جم کے موجود رہیگا کہ تیری زمین پر کوئی پنجھا بھی مارنے کی جرعت نا کر سکے۔"

وہ بڑے مزے سے صفیان کے برابر میں نیم دراز ہوا اسکی ننھی ننھی انگلیوں سے کھیلنے میں مگن ہو چکا تھا جب زینی کے ڈریسنگ روم سے باہر آنے کے بعد اسکی آہٹ پر چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔

زینی پزل سی کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔نازک انگیاں مڑوڑتی،لبوں کو دانتوں تلے کچلتی وہ شدید ذہنی ابتری کا شکار لگ رہی تھی۔

وہ اس کو چند سیکنڈ بغور دیکھتا اور پھر بیڈ سے اٹھ کر گھمبیر چال چلتا زینی کے عین سامنے جا کر تھم گیا۔

"زندگی کی قسم زینی!!میری زندگی تم سے ہے"

وہ اسکے مرمری ہاتھوں کو تھام کر اسکی نگاہوں میں دیکھتے ہوئے ایک جزب کے عالم میں کہے رہا تھا لیکن زینی وہ حق دق سی رہے گئی ایسا ہی محبت تو اس نے حمزہ سے کی تھی لیکن حمزہ نے ہمیشہ سرد مہری ہی دکھائی،محبت کا جواب محبت سے دینا تو دور کی بات اس نے تو مروتاً بھی دو بول محبت کے کبھی نا کہے تھے اور سامنے موجود شخص اسکی محبت،کسی مقدس موتی کی مانند اپنے کھرے جزبات کی گواہ تھی۔

اب وہ وقت آچکا تھا جب زینی کو اپنے تلخ ماضی کو ہمیشہ کیلئے چیپٹر کلوز کر آگے بڑھنا تھا۔

محبت کا جواب مکمل خلوص سے دینا تھا۔

وہ اسے اپنے حصار میں لیکر مزید کچھ کہے زینی کی خاموشی کو محسوس کر کے چپ چاپ خود سے لگائے بیڈ پہ اسکا تکھیہ سرہانے سے ٹکا کر زینی کو بٹھا کر اسکے لئے گلاس میں سائیڈ ٹیبل پر رکھی پانی کی باتل سے پانی انڈیل کر گلاس زینی کے لبوں سے لگا گیا۔وہ جانتا تھا کہ یہ وقت اسکی محبت کیلیئے بے حد کڑا ہے۔۔۔!!!

"آزمائش اور اسکے بعد راحت۔۔۔۔۔۔۔بس تھوڑا تحمل۔۔۔"

وہ اسکے مقابل بیٹھ گیا اور گہری نگاہوں سے بس زینی کے چہرے کو تکے گیا جیسے آج اسکیلیئے ایسا کرنا شرعی و قانونی دونوں لحاظ سے حلال ہو چکا تھا۔زینی بہت کچھ سوچے بیٹھی تھی احتشام سے کہدینے کو مگر اس وقت خود پہ منجمند اسکی نگاہوں سے پزل ہو کر ایک لفظ بھی کہنے کی اس میں ہمت نا رہی تھی۔

"زینی تم اپنے آپ کو اور اپنے دل و دماغ کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرو آرام کرو... مت پریشان ہو مجھ سے میری موجودگی سے خوفزدہ بلکل مت ہو۔۔۔"

"میری محبت تمہارے وجود پہ حکمرانی کرنا نہیں ہے اور نا ہی میں تمہاری خود سپردگی کے بغیر ایسا کر سکتا ہوں یہ میری مردانگی کی شان کے خلاف ہے"

"میری زندگی کی اولین خواہش ہے اک بس کہ تم بھی کبھی مجھے محبت کی چھائوں پہ اپنی پناہ دو اور میری محبت کا جواب محبت سے نا سہی مگر چاہت سے ہی دے دو۔۔۔۔"

ذینی ساکت سی احتشام کے کہے میں کھو کر رہے گئی تھی سامنے بیٹھا شخص اسکو اپنا آپ کی دکھاتا لگا بلکل ایسا ہی شدت تو تھی اسکی محبت میں حمزہ کیلئے۔۔۔

"احتشام۔۔۔"

وہ نگاہیں جھکائے سرگوشیانہ انداز میں گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی جان احتشام۔۔۔۔! کہو میں ہم تن گوش ہوں میری اینجل۔۔۔۔"

"مجھے آج پتا چلا ہے کہ کسی کو چاہے جانا اور کسی کا خوف چاہنا کیا ہوتا۔۔۔۔"

"بلاشبہ اپنے آپ کو چاہے جانے کا احساس ہی ایسا ہے کہ معمولی انسان بھی مغرور ہو جاتا ہے۔۔۔۔"

"ہاں مگر ہمیں ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے !! مغروریت میرے رب کو پسند نہیں زینی۔۔۔۔"

"چلو اب تم سو جائو شاباش۔۔۔"

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے"

احتشام اسکے اوپر کمفرٹر پھیلا کر صفیان کو بوسا دیکر ایک مطمعین نظر زینی پر ڈال کر پلٹنے کو تھا۔جب زینی نے اسکے ہاتھ کو بڑھ کر تھاما تھا۔احتشام زیر لب مسکرا دیا بغیر رخ موڑے وہ زینی کے پاکیزہ لمس سے خود کو سیر اب کر رہا تھا۔

"مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔۔۔"

"مجھے آپکی محبت کی چاہ ہے۔۔۔۔۔میں خود کو چاہے جانے کا احساس محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

"میں محبت کیلیئے ترس گئی ہوں آپکی محبت میں خود کو پور پور بھگا کر روح کو پر سکون کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

ذینی نے محبت کی واہوئی بانہوں کو تھام کر نئی زندگی کی شروعات میں پہل کر ڈالی تھی۔

ختم شد

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com